

# بیسرا لکھنؤ

الذکر ترجمہ

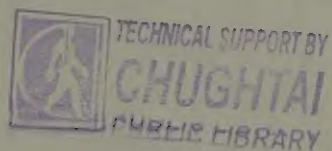
# اندر لکھنؤ

اس کتاب میں ادا و امر تو ابی عبادات، تصوف اور حقوق العباد سیاسی سماجی اور اقتصادی مسائل پر خاطر خواہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ علم دین کا ایک ایسا خزانہ ہے جس میں اسلام کے ہر حصے پر تجھے مسئلے پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ ایک انوکھی اور قابل قدر کتاب

تصنیف • مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشی ر ۲

ترجمہ • مولانا محمد برکت اللہ لکھنوی ذکی محل

سچی ایمہ کمپنی ادب منزل کراچی  
پاکستان چوک



Mahmood Faizal Jhandir Library

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

# جلدیس الناصحین

اُردو ترجمہ

## انیس الواصلین

تصنیف

مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشی

ترجمہ: مولانا محمد برکت اللہ صاحب لکھنوی سندھ کی علی

باہتمام

نیاز مند حاجی محمد زکی ابن علی جناب حاجی محمد شفیع صاحب غفر اللہ له

سید احمد کھٹنی ادب منسل کرچی  
پاکستان چوک



## عرض مترجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا  
 اما بعد راجی رحمۃ اللہ محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی ابن مولانا حافظ محمد احمد صاحب  
 مدظلہ ابن مقدم المحققین امام الرباضین مولانا مفتی محمد نعمت اللہ بن بحر العلوم والجاہ مولانا مفتی  
 محمد نور اللہ بن واقف علوم حق وحلی حضرت مولانا مفتی محمد ولی ابن ناصب الوہیدی مولانا  
 قاضی غلام مصطفیٰ ابن فاضل ارشد مولانا محمد اسعد بن حضرت ملا قطب الدین شہید سہالوی  
 اذہم اللہ فی اعلیٰ علیین واقاض علینا من برکاتہم وبرکات مشائخہم الکاملین ارباب دانش  
 کی خدمت میں عرض پیرا ہے کہ کتاب انیس الواعظین مصنفہ مولانا ابوالکیر بن محمد  
 علی القرشی رح فارسی زبان میں وعظ کی بے مثل کتاب ہے، اب تک اس کے کئی ترجمے  
 ہوئے مگر بعض کی زبان بے ربط اور بعض ناانطویل ہونے کی وجہ سے مقبول عام نہ ہوئے  
 اسی لیے میرے ایک کرم فرما جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸ و مالک مطبع مجیدی  
 کا پورنہ مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ اس کا ترجمہ با محاورہ کر دوں جس میں نہ بہت طول ہو نہ بجا اختصار، پس  
 خدا کا شکر ہے کہ باوجود عیدیم القرصتی کے میں نے اس ترجمہ کو تم کیا اور جلیس الناصحین نام رکھا۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری اس تالیف کو پسند فرما کر مسلمانوں کو اس سے نفع دے اور میرے  
 لیے ذریعہ نجات اخروی کر دے چونکہ اس کتاب میں موضوع روایتیں بہت تھیں اس لیے میں نے  
 بعض کو ترک کیا اور بعض مقام پر اس کی تفصیل اپنا قول لکھ کر کر دی ہے، علاوہ اس کے واقعہ معراج  
 اور واقعہ شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہما میں اکثر مفید باتیں زائد کر دی ہیں۔ پس تاجران دیار  
 و مالکان مطابع بمصار کو لازم ہے کہ اس ترجمہ کو بغیر حاجی صاحب موصوف کی اجازت کے  
 نہ چھاپیں، کیونکہ میں نے حق شناسیت حاجی صاحب کو دے دیا ہے۔ (وَمَا عَلَيْنَا الْاَبْلَاغُ)

(مولانا) محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرضِ ناشر

مولانا مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان فرماتے ہیں کہ "اولیاء اللہ کی زیارت و صحبت جس طرح انسان کی عملی و اخلاقی اصلاح کے لیے نسخہ اکسیر ہے اسی طرح دوسرے درجے میں ان کے حالات و ملفوظات کا مطالعہ کرنا اور سننا بھی بے حد مفید و مجرب ہے۔" اسی لیے تزکیہ نفس اور صفاتی قلب کے لیے یا تو کسی بزرگ کی صحبت نصیب ہو یا پھر ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے۔ فی زمانہ ایسے بزرگوں کی تعداد بہت ہی محدود ہے جن کی صحبت سے زندگیاں بدل جایا کرتی تھیں۔ البتہ بزرگانِ سلف کا اسوۂ حسنہ اور ان کی روحانی کتب آج بھی ہمارے لیے تنویرِ قلب و اصلاحِ حال کا سامان فراہم کرتی ہیں۔

مولانا ابوبکر بن محمد علی قریشی کا شمار بھی اولیاء اللہ میں ہوتا ہے نہ صرف یہ کہ وہ ایک بلند پایہ صوفی تھے بلکہ ایک جلیل القدر عالم دین بھی تھے "انیس الواعظین" آپ کی ایک شہرہ آفاق تصنیف ہے جو موصوف نے فارسی زبان میں تحریر فرمائی اور جس کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ مولانا بکرت اللہ صاحب لکھنوی قرمچی نے کیا اور اس کا نام "جلس الناصحین" رکھا۔

اس کتاب میں چالیس عنوانات ہیں اور ہر عنوان مختلف موضوع پر مشتمل ہے۔ جملہ عنوانات کی ابتدا اُسی موضوع کے حسبِ حال حدیث شریف سے کی گئی ہے جس کی تشریح مصنف رحمۃ اللہ نے عالمانہ تقریر کی صورت میں کی ہے۔ کتاب ہذا میں عبادات، اوامر و نواہی، تصوف اور حقوق العباد وغیرہ مذہبی امور کے علاوہ سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل پر بھی خاطر خواہ روشنی ڈالی ہے۔ علاوہ ازیں خاص خاص مہیتوں کے خصوصی اعمال اور ان کے فضائل کا ذکر بھی بڑے ہی اثر انگیز انداز میں کیا گیا ہے۔ الغرض یہ کتاب اپنے طرز کی انوکھی، قابلِ قدر تصنیف ہے اور علم دین کا ایک ایسا خزانہ ہے جس میں اسلام کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ پر محققانہ بحث کی گئی ہے جس کے مطالعہ سے عقائد درست ہوتے ہیں اور نیک اعمال کرنے کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ کتاب ایک صوفی و فقیرِ منش بزرگ کی تالیف

ہے اس لیے اخلاص و روحانیت سے پوری طرح منزین ہے۔ یہی اس کی عوام و خواص میں مقبولیت کی بڑی وجہ ہے۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ جناب حاجی محمد سعید، تاجر کتب، کلکتہ اور مالک مشہور و معروف مطبع مجیدی، کانپور نے مولانا بکرت اللہ صاحب فرنگی محلّی سے کرواکر شائع کیا۔ یہ ترجمہ ہندوستان میں اتنا مقبول ہوا کہ وہاں اس کے متعدد اڈیشن شائع ہوئے اور چونکہ ہندوستان کی مطبوعہ کتب کی فراہمی پاکستان میں بہت دشوار تھی، لہذا ہم نے یہاں سب سے پہلے اس مقبول عام تصنیف کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کتاب کے پاکستان میں شائع ہونے کے بعد یہاں بھی اس کو وہی مقبولیت حاصل ہوئی جو ہندوستان میں حاصل ہوئی تھی۔ چنانچہ ادارہ ہذا کو بھی اس کے متعدد اڈیشن شائع کرنے پڑے۔ اور اب اس کا جدید اڈیشن جس کی از سر نو کتابت کروائی گئی ہے ہدیہ ناظرین ہے۔ اس اڈیشن کو کتابت کی اغلاط سے پاک و صاف رکھنے کے لیے خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اور کتاب کی باطنی خوبیوں کے شایان شان اس کی ظاہری خوبیوں پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس کو پسند فرمائیں گے۔

ناشر  
خادم العلماء، حاجی محمد زکی

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک کراچی

رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ

# فہرست مضامین "جلیس الناصحین" (ترجمانیس العظیم)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	نوحہ کرنے والا، غلہ جمع کرنے والا اور تارکب	۲	عرض مترجم
	جماعت کا بیان، نیز الوب علیہ السلام کے	۳	عرض ناشر
	قصہ کا تذکرہ۔	۵	فہرست
۲۰۷	گیارہویں تقریر جمعہ کی فضیلت، نماز اور	۷	پہلی تقریر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت کا بیان
	اس کے متعلقات کا بیان	۱۵	دوسری تقریر۔ ایمان، نماز اور ماہ رمضان المبارک کا بیان۔
۲۱۹	بارہویں تقریر۔ پیشہ اور فقر کا بیان	۵۹	تیسری تقریر۔ فضائل زکوٰۃ کا بیان
۲۲۸	تیرہویں تقریر محرم الحرام اور اس کے روزے	۶۸	چوتھی تقریر۔ خشیت الہی اور قیام لیل اور نظر نیچی رکھنے کا بیان
	کی فضیلت کا بیان		
۲۳۲	چودھویں تقریر۔ یوم عاشورہ کی فضیلت اور	۸۶	پانچویں تقریر۔ قیامت کا بیان
	امیر المؤمنین حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت	۱۰۵	چھٹی تقریر۔ شک، ذکر، صبر کا بیان
	کا بیان	۱۲۲	ساتویں تقریر۔ غرور، غیبت، شک اور بدگمانی کا بیان۔
۲۴۸	پندرہویں تقریر۔ ماہ صفر کا بیان		
۲۵۳	سولہویں تقریر۔ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۹	آٹھویں تقریر۔ حج اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کا بیان
	کا بیان		
۲۵۸	سترہویں تقریر۔ ماہ رجب المرجب اور لیلة الرعاب کی فضیلت کا بیان	۱۵۰	نویں تقریر۔ انصاف، جوانی، عبادت، مسجد کی طرف جانے، اللہ کی محبت، زنا سے بچنے، پوشیدہ طور پر خیرات کرنے اور ذکر الہی کا بیان
۲۶۵	اٹھارہویں تقریر۔ پندرہویں رجب کے روزہ کی فضیلت اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کا بیان۔		
		۱۸۹	دسویں تقریر۔ عذاب قبر، شراب، آدمی بچنے والا، جھوٹی گواہی دینے والا سود خوار
۲۷۱	انیسویں تقریر۔ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۸	تیسویں تقریر۔ تفسیح اوقات اور ہفتہ وار نماز کا بیان	۲۷۷	بیسویں تقریر۔ ماہ شعبان کی فضیلت کا بیان
۳۱۵	اکیسویں تقریر۔ کلمہ تہلیل اور اس کے ثواب کا بیان	۲۸۰	اکیسویں تقریر۔ شبِ برأت کی فضیلت کا بیان
۳۲۱	تیسویں تقریر۔ شہادت کی فضیلت کا بیان	۲۸۲	بیسویں تقریر۔ رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان
۳۲۲	تیسویں تقریر۔ استغفار کی فضیلت کا بیان	۲۸۸	تیسویں تقریر۔ لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان
۳۲۶	چوبیسویں تقریر۔ تسبیح کے فضائل کے بیان میں	۲۹۱	چوبیسویں تقریر۔ ماہِ شوال و ذیقعد کے فضائل اور ان کے روزے و نماز کا بیان
۳۳۰	پینتیسویں تقریر۔ فضائل درود شریف کا بیان	۲۹۳	پچیسویں تقریر۔ ماہِ ذی الحجہ کی فضیلت کا بیان
۳۳۲	چھتیسویں تقریر۔ دعا اور دعواتِ مانورہ اور فضائے حاجات کی نماز کا بیان		بیان۔
۳۴۰	سینتیسویں تقریر۔ نکاح کے فضائل اور ان کے متعلقات کے بیان میں	۲۹۶	چھتیسویں تقریر۔ ترویج اور اس کے متعلقات کا بیان
۳۴۷	اڑتیسویں تقریر۔ سخاوت کی فضیلت کا بیان	۲۹۸	تسیسویں تقریر۔ عرفہ اور اس کی نماز کی فضیلت کا بیان
۳۵۳	اتالیسویں تقریر۔ خیرات کی فضیلت کا بیان	۳۰۲	اٹھتیسویں تقریر۔ قربانی و یومِ نحر کی فضیلت کا بیان
۳۵۸	چالیسویں تقریر۔ بخل کی مذمت کا بیان	۳۰۶	انیسویں تقریر۔ عید الفطر کی فضیلت کا بیان



تَحْمَدًا وَنُصَلِّيَ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## المجلس الأول

فی فضیلة التسمیة

### بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرَّسَالَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ عَشْرَةَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَحُجِيَ عَنْهُ عَشْرَةَ أَلْفِ  
سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَةَ أَلْفِ دَرَجَةٍ بِرَأْسِ حَضْرَةِ الْوَكِيلِ صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيِّ الْكَرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے دس ہزار  
نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس ہزار بُرائیاں مٹاتا ہے اور اس کے دس ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ ایسا ہی  
خدا متہ الاخبار میں ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ ایسے بزرگ ہیں جن کی  
شان میں حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے وَاللَّهِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ  
بَعْدَ النَّبِيِّينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ یعنی اللہ کی قسم ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
کے بعد کسی ایسے شخص پر آفتاب طلوع اور غروب نہیں ہوا جو مرتبہ میں حضرت صدیقؓ سے افضل ہوا اور  
آپ کو صدیق اس لیے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے آپ ہی نے حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
نبوت کی تصدیق کی ہے اس کے بعد حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مجلس کی ابتداء

تسمیہ سے دو چیزوں سے کی ہے (۱) اتباع قرآن کی وجہ سے، کیونکہ قرآن کی ہر سورۃ بسم اللہ سے شروع ہے (۲) جو کام اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے وہ انجام کو نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِبِسْمِ اللَّهِ فَهُوَ آتِلٌ رِزْقِي شَانِ کَامِ جَوْسِمِ اللَّهِ سے شروع نہ کیا جائے ایترے یعنی ناتمام رہے گا۔ جانا چاہیے کہ پہلے کتب و صحائف منزل کی دوسو تین میں فصل کے لیے کوئی شی مقرر نہ تھی بلکہ بعض میں بِاسْمِ الْمَلِكِ الْفَخْرَارِ سے اور بعض میں بِاسْمِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ سے اور بعض میں بِاسْمِ الْحَقِّ الَّذِي كَيْمُوتُ سے ابتداء تھی جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں اور حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھ کر بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یہ دوسو تین میں تو آپ نے فرمایا کہ ان میں فصل کیونکر معلوم ہوگا۔ اُس وقت جبریل حکیم رب جلیل بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نور کے کاغذ پر لکھ کر دونوں ہاتھوں میں لیے ہوئے اس طرح پر کہ ستر ہزار فرشتے ان کے چوہوں میں طرّفوا طرّفوا کہتے تھے، حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ آپ کو اور آپ کی تمام امت کو بشارت ہو کہ میں سوا آپ کے کسی نبی پر اس کو لے کر نہیں آیا۔ یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایسی متبرک شے ہے کہ توریت میں ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت یہود نہ ہوتی اور اگر انجیل میں ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نصاریٰ نہ ہوتی آگاہ ہو جائیے کہ جس نے ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لی وہ بیخوف ہوا۔ یعنی اس کے پڑھنے کا یہ اثر ہے کہ خوف دور ہو جاتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور جان لیجیے کہ تسمیہ میں ایسی حروف ہیں اور اسی قدر دوزخ کے طبقے ہیں جو شخص ایک بار اس کو پڑھ لے گا وہ ان سب طبقوں سے نجات پائے گا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَمْ يَمُنْ مِنْ ذُنُوبِهِ ذَرْبٌ لِيْنِ جِسْنِے ایک بار اس کو پڑھا اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہتا اور آپ نے فرمایا ہے إِذَا قَالَ الْعَبْدُ لِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَذُوبُ الشَّيْطَانُ كَمَا يَذُوبُ الرِّصَاصُ فِي النَّارِ، یعنی جب بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو شیطان اس طرح پگھلتا ہے جیسے آگ میں رانگا پگھلتا ہے اور کعب احبار رضی اللہ عنہ حضرت جی کریم علیہ النجیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میری امت پر عذاب کرنا منظور ہوتا تو ان پر بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ اتارتا۔ اول تفسیر نابری میں دس تحت قول وَقَدْ مَوَّالَ أَنْفُسِكُمْ یعنی اپنی جانوں کے لیے کچھ تحفہ آگے بھیجو لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک قَدْ مَوَّالَ أَنْفُسِكُمْ سے اللہ تعالیٰ کی مراد تسمیہ ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا





کہنا چاہیے۔ یعنی ہم اس مردے کو اللہ کے نام پر اور اس کے رسول کے مذہب پر دفن کرتے ہیں اس  
 کے کہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس مردے کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ کشتی پر  
 حواری موتے وقت بِسْمِ اللہِ مَجْرُودِہِ وَمُسَدَّدِہِ اِنَّ رَبِّيْ يَغْفِرُ رَجِیۡۃَ رَشَیْۃِ کا چیلنا اور غنہِ ناعانہ نام  
 بر سے بیشک میرا مغفرت کرنے والا مہربان ہے) کہنے سے کشتی ڈوبنے سے بچو تو جہاں سے۔  
 اور بھی آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص تمام عمر میں ایک رکھ بسم اللہ رحمن رحیم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس  
 کے سرِ مغت نام پر آتشِ دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ فائدہ کا۔ جنتِ نازم سے سرورِ سینہ اور پیو دردِ انوس  
 بقدر و دونوں پاؤں مر دہیں۔ ترمذی اور سببِ مغفرت میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ تجلیہ تسمیہ  
 فرمایا کہ جو شخص جہت سے بڑھکے وقت بِسْمِ اللہِ رَبِّہِ یَعْلَمُ عَلٰی اللہِ اَحْوٰی وَاَفْوَی اِنْ ہُوَ اِلَّا اللہُ ہے۔  
 اللہ کے نام پڑھتا ہوں اور اللہ ہی ہے مددِ چاہتا ہوں اور اللہ ہی پر ہر دوسہ کرتا ہوں نہیں سے وقتِ ناس سے  
 بچنے کی اور نہیں سے وقتِ عبادت کرنے کی اور اللہ ہی سے تو تینوں کتابوں سے بچے جو سے چھوڑا۔  
 نہیں سے حکایت سے کہ یہ فاسق کو مرنے کے بعد کسی شخص نے خوب میں ایمہ کہ پوچھتے تھے تیرے  
 ساتھ کیا کیا میں نے خوب یہ اللہ نے مجھے اس سے بیش بہا کیا میں ایک دن کتب کی طرف سے نکلا اور ایک  
 پڑھنے سے لے لے اللہ پڑھتی سے سن کر میرے دل میں اللہ کے ناموں شیرینی سے شیریں اور کسی وقت میں  
 لے لے کوئی سے دے لے لے ہم دو چیز جمع نہ کریں گے۔ اللہ کے نام کی شیرینی اور جان کی دھجی۔  
 اور حضرت سرورِ نبی علیہ تجلیہ تسمیہ والہا سے فرمایا کہ جو کوئی ایک بار بسم اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے  
 پانچ برس کے نادم و عاف تر ہے۔ اور اگر یہ پڑھا کر دنا دنا جائے جائیں گے۔ اور آپ نے فرمایا کہ روزی  
 شخص اس کا غنہ جو بسم اللہ رحمن رحیم بھی نو پڑا دیکھے اور اللہ کے ناموں غنمت کے نہیں سے لے لے  
 تو اللہ تعالیٰ اس کو مددِ غنوں میں لکھتا ہے اور اس کے دل میں سے مذہب مکر دین سے رچیدہ و جہر بڑھنے  
 والوں میں ہوں۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بسم اللہ رحمن رحیم لکھے اور اللہ کی جہاد قبول نہیں کر لے  
 صاف مجھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ عمل میں نہ زنجیر مبتلا سے اور مزید زنجیریں اور مرنا سے درشت  
 میں اس کے سے نہ زہر دے بند کرتا ہے خداوندِ نقران میں سے کہ قرن مجید میں سو نقد صفت کے  
 کوئی بے لکھ نہیں سے جس میں بسم اللہ رحمن رحیم کا کوئی حرف نہ ہو اور حضرت سرورِ نبی علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کے نام کی تعظیم کی غرض سے بسم اللہ رحمن رحیم کو خوب صورت لکھا ہے تو اللہ

اس مکھنہ وے کو بخش دیتی ہے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ سو بار بسم اللہ ترحلن  
 السحابة احوالہ ولا توتراہا باللہ تعالیٰ اعیانہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں  
 پوری کرے۔ سنی حاجتیں عقیقی کو اور بین حاجتیں دنیا کی۔ بزرگوں کا قول ہے کہ جس شے کے  
 کھاتے پیتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں کہی جاتی وہ شے کھانے وے کے پیٹ میں ٹکی رہتی  
 ہے اور یہ بھی قول ہے کہ قرآن شریف میں غلطی نہ کہ ایک ہزار پانچ سو بار بسم اللہ مقام پر آیا ہے۔  
 مصوٰۃ مسعودی میں ہے کہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کثرتاً مہربان رحمتہ اللہ کے نزدیک مستحب  
 اور ہدف ثانی رحمتہ اللہ کے نزدیک فرض اور ہدف ثانی رحمتہ اللہ کے نزدیک سنت ہے۔ تفسیر  
 زمخشری میں ہے کہ اس مراد یہ تفسیرین کا اتفاق ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن شریف کی ایک  
 آیت ہے جو فضل سورہ کے لیے نازل ہوئی ہے۔ مشاف میں ہے کہ قرآن و فقہاء یہ نیزہ منورہ و البصرہ  
 شامہ و قون سے کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے اور دوسری سورہوں کی آیت  
 نہیں بلکہ دوسروں کے فضل کے لیے مرسوت کے قول میں کھچی جاتی ہے۔ مہربان کو ہم  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ اور ان کے تابعین نے اختیار کیا ہے۔ اسی سبب سے نماز میں سو کو ہنسنے پڑھنے  
 ہیں اور فقہاء اور قریبہ معظمہ کو فائدہ کا قول ہے کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ اور سورہ کی ایک آیت ہے  
 مہربان کو ہدف ثانی رحمتہ اللہ اور ان کے تابعین نے اختیار کیا ہے اسی سبب سے نماز  
 میں ہدف ثانی کے مذہب میں بسم اللہ کو روزے پڑھتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ شب معراج  
 میں حضرت نبی کریم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شبست  
 میں جو چیز نازل جاری ہیں ان کی صلہ کھانے سے حضرت جبرائیل نے آپؐ کو اپنی برائی پر مہربان  
 کیا اور خود گئے گئے چپے۔ پانچ سو برس کی راہ پر ایک نور کا قبہ بنا جس کے چار دروازے  
 تھے اور ہر دروازے سے ایک نور ممتی تھی۔ اس قبہ کا دروازہ اھول کر ہیں برس کی راہ چل  
 کر بعد قبہ میں ایک نور کا تختہ نظر آیا تو دیکھا کہ اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہے اور بسم کی  
 میم سے ایک نور اور اللہ کی دوسری نور اور رحمن کی میم سے تیسری نور اور رحیم کی میم سے  
 چوتھی نور جاری ہے۔ اسی وقت آپؐ کو حکم الہی پہنچا کہ وہ جو جیسے آپؐ کی امت میں سے جو  
 شخص ایک مرتبہ اس کو پڑھے گا میں اُسے ان چاروں نوروں سے میرا بکروں گا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم



[illegible]

نے جواب دیا۔ حضرت کعبہ ایک اندیشہ ہے۔ آپ نے کہا میں کروڑوں نے عین کو مجھے مذہب  
یہ کہ یہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے کہ باوجود عقل و دانش کے تو نے بتوں کو یوں  
سمجھ لیا تو میں کیا جواب دوں گا۔ امیدواروں کہ آپ مجھے اس کا جواب بتادیں۔ حضرت سرور عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالت منہ پر میں یہ غرہ  
دار درجہ قرمی کے ساتھ زرد زرد تھے اور کتے تھے جب ہم کو جواب بتانے والوں خاموش ہو  
جائے تو دھیرم ہو کر کہاں کیا حال ہو گا۔ تمام صحابہ خوف ہی سے بے قرار ہو کر رونے لگے۔ وقت  
حضرت جبریل علیہ السلام آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یٰ عمر! اذ اصحن مع عبد مناف  
منہ شیدا لربکم اپنے کسی بندے سے صبر کریتے ہیں تو چہرہ اس سے بچ نہیں پوچھتے حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ میں مژدہ فرحت فرما کر نہایت خوش ہوئے اور وہ غم و خوشی میں بدل گیا اور حضرت سرور عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کریم غلام آکر دیکھا۔ جاننا چاہیے کہ ہم اللہ میں اللہ کے بعد جن سے  
یہ درجہ موصول ہے کہ اللہ ہم ذات سے بڑھ کر جو حکم کرنا چاہیے کہ جن کے صفات  
ذات کے بعد ہوتے ہیں اور ذات سے قائم ہوتے ہیں یعنی جس طرح ہم کے ساتھ قائم ہوتا ہے وہی طرح  
صفات ذات کے ساتھ قائم ہیں۔ یہی ہے ہمہ اللہ رحیم میں اللہ مقدم سے درجہ رحمن کو خیر جن کی ایسی  
صفات سے ذات باری کے سوا کسی میں پائی نہیں جاتی اور چونکہ حکیم غیر خدا کو بھی کہہ سکتے ہیں ہذا رحمن  
کو قائم کیا اور رحیم کو مؤخر۔ رحمن کے یہ معنی ہیں: ہمہ بن بہت کہہ کرنے اور سے تفسیر مذہبی میں سے  
ترجمہ: یٰ اٰیہا النبی! یٰ اٰیہا النبی! اٰیہا النبی! اٰیہا النبی! رحمن وہ ہے جو بندوں پر سر حال میں رہ کر سے  
من ابدایۃ والذہبیۃ بندہ سے انتہا تک یعنی رحمن وہ ہے جو انسان کے پیدا ہونے سے جنت  
میں جانے تک ہر وقت رہ کر سے۔ سب سے پہلے انسان کو اس کے پیٹ میں جو نہایت تنگ و تنگ  
مقام سے پیدا کیا اور کئی بیٹے وہاں پر پرورش کی چھ ہمارے اور بڑ کیا چھ۔ اچھے فقیہ ہیں کہ اور اپنی جنت  
کو ہر اس کا کوشش کیا۔ چھ قیامت کو زندہ کر کے کار حساب میں ممانی کر کے کا پدمیزن کو باری  
کر کے پہلے درجہ ستمہ ستمہ کر کے گا۔ چنانچہ تیس ہزار سال کی رہا تو پھر دن میں تھک کر سہا گا۔  
دانش سے انسان میں رکھ کر جنت میں رہنے کو حکم کے گا۔ سہ کو بڑھ کر کہنے کو چاہیے کہ میں کہ  
پس جنت پر بہت خوب کیا ہے۔ کیا ہے کہ جنت میں کیا ہے۔ کیا ہے کہ جنت میں کیا ہے۔ کیا ہے کہ جنت میں کیا ہے۔

عصر سے مغرب تک یا اللہ یا جہنم کتاب ہے اور کسی کام اور فعل کی صرف ملتفت نہیں ہوتا تو وہ شخص جو حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے پتا ہے رحیم ایسا نام ہے جو خدا اور بندوں میں مشترک ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی شان میں بِمُؤْمِنِينَ رَزَقْتُمْ رَحِيمًا آپ ایمان والوں پر نری اور رحم کرنے والے میں افرایا ہے۔ رحیم بہت بخشش کرتے دے سکتے ہیں۔ یعنی اللہ اپنے بندوں پر بہت بخشش کرتا ہے۔ انسان کو خاک سے پیدا کر کے کسی کو حبیب و کسی کو غیب کرتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ رحیم وہ ہے جو قبیل قبیل کرے اور شیر ذرے مثلاً ایک نیکی کے عوض میں نو سو اور سزاوار اور پکار لکھ تک نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کرتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ رحیم وہ ہے جو چھوٹے کام سے ہزاروں درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ منقول ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چر رہے تھے۔ بکریاں چرنے میں اور آپ عبادت الہی میں مشغول تھے۔ اتفاقاً ایک بکری بھاگی اور آپ کا کثیر وقت اس کی تماش میں صرف ہو گیا۔ آپ کو غصہ آیا اور بہت تیز اس کے پیچھے دوڑے بکری خوف کھا کر کھڑی ہو گئی آپ نے اسے پکڑ لیا۔ اللہ نے آپ کے دل میں رحم ڈال دیا آپ نے بہت آسانی سے اسے گلہ میں تھپوڑ دیا۔ حکم نہی ہوا کہ اسے موسیٰ تم نے ہماری پیہ کی موتی جان پر رحم کیا اس کے صدر میں تم نے رحمت کی در تمہیں پیغمبری کے لیے قبول کیا اور تمہاری نبوت کا خطبہ ملکوت علی میں پڑھوائے ہیں جو کوئی اس نام کا درو کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم کر دیتا ہے۔ وَصَلَّى تِلْكَ عَلَى خَيْرِ خَلْقٍ مَحَبَّةً وَ لِهٖ وَاصِيَةٌ اَجْمَعِينَ۔



## المجلس الثاني

فِي الْإِيمَانِ وَالصَّلَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

ایمان اور نماز اور روزہ ماہ رمضان کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حُضْرَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ عَلَى اللَّهِ حَقٌّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ حَبْسًا فِي رِضَى اللَّهِ وَلِدَفْنِهِ۔ یعنی بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاوے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ سلو حبت میں داخل کرے برابر ہے کہ اللہ کی رضا میں ہجرت کرے یا بہل چید ہو۔ سب سے پہلے یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے اس کے بعد روایت یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احمد صحابہ سے ہیں۔ ان کی شان میں حضرت سرور کائنات علیہ السلام و صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَارْحَمْهُمْ۔ ایسے میں جیسے نبی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنی بن ماری حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں رہتے ویسے ہی یہ بھی ہیں حدیث میں مَنْ آمَنَ فَرِيَا سَ اس مَنْ كُوفٍ عَامٍ كُنْتُمْ فِي بَيْتِ كَسَى وَ تَحْبِسُ نَهَبِ بَ جَنَّتِ تَرْشِي تَرْشِي رومي وغيرهم جو کوئی ایمان لاوے اور چھپے عمل کرے اس کے لیے بہشت ہے اگرچہ وہ غلام حبشی ہو و جو کوئی نافرمانی کرے اس کے لیے دوزخ ہے اگرچہ وہ قریشی ہو جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ لِمَنْ اٰمَنَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَسَبٌ خَشِيَّةٌ وَخَلَقَ النَّارَ لِمَنْ كَفَرَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَسَبٌ خَشِيَّةٌ۔ یعنی اللہ نے جنت غلام تھے اللہ کی طاعت سے جنتی ہوئے اور ابوجہل قریشی تھا لہذا نافرمانی سے دوزخی ہو چو کہ ایمان اس عمل اور تقویٰ کی جڑ سے مٹی لیے ایمان تمام احکام پر مقدم ہو اور ایمان لانے کا حکم ہے کیا کیا اور باقی تمام دنیا ایمان کے جذبات ہوئی۔ قرآن شریف میں ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ لَكَ لَبِيقًا فَاقْضِ لَهُمْ نِجْتًا (قرآن پر میزگاروں کے لیے ہدایت ہے جو بے دینی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں) یہاں بھی یمن کو ذکر میں مقدم کیا باللہ! اللہ پر یمن دفتے یعنی اس بات پر ایمان لے وے کہ وہ پیسے جتنی تھا در سب جہی سے درآمد بھی رہے گا ھُوَ لَا يُؤَدُّ ھُوَ الْآخِرُ دسی اول سے اس کی کوئی ہدایت نہیں ہے وہی آخر ہے اس کی کوئی نہایت نہیں ہے۔ تمام مخلوق کو اسی نے پیدا کیا اسی کا وجود واجب ہے بقدر سے نہایت کم کوئی زمانہ یا نہ ہوگا جس میں اس کا وجود نہ ہو اس کی مستی باندہت سے کسی کے ہمدرد سے نہیں ہے کسی کے ساتھ سے خبیث نہیں ہے۔ کوئی چیز اس سے بے نیاز نہیں ہے وہ اپنی ذات سے قائم ہے اور سب چیزیں ہی کی وجہ سے قائم ہیں یہی معنی قیوم کے ہیں وہ اپنی ذات میں نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم کسی صورت میں وہ نیچے نہیں آتا کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں ہے۔ اس کی کوئی صورت نہیں چھوئی اور چھوئی کو اس کے یہاں دخل نہیں ہے جو چیز نہ سے خیل میں آوے وہ خدا نہیں بلکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہے۔ چھوئی اور برقی اور مقدر کو اس میں بگاڑ نہیں کیونکہ یہ وہ نہیں ہیں جن کا حق ہم سے ملتا ہے۔ اس کا ستویں معنی ہر کیفیت ہے وہ سب پر قادر ہے۔ اس کو پوری قدرت ہے۔ جس عاجزی اور نقصان نہیں جو اس نے چاہا کیا اور جو چاہے گا کرے گا۔ سب کی مستی اس کے قبضہ قدرت میں سے عامہ کی پیدائش میں اس کا کوئی شریک نہیں ھُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ دنیا سے اس کا علم ہر شئی کو محیط ہے کوئی چیز ختم ہوئی یا نیست چھوئی یا برقی اجدادی یا بُرقی یا علت یا اثراتی یا کفر یا ایمان یا نفع یا نقصان یا رحمت یا رنج یا بغیر اس کی تقدیر کے نہیں مگر بہتر وہ ہزار عامہ میں کرسی کو نقصان پہنچا چاہا میں توجیب تک وہ نہ چاہے کچھ نہیں کر سکتے جو چیزیں عامہ کے قابل میں وہ نہ ہوتا ہے اس کے لیے دوری اور نزدیکی یا سب سے وہ چھوئی کے پورے کی ورنہ سب سے ورشل شے کے دیکھتا بھی ہے۔ روشنی و تاریکی اس ذات کے لیے یہاں سے وہ بغیر ان کے سب سے بغیر کچھ کے دیکھتا ہے ھُوَ سَمِيعٌ غَنِيٌّ ذُو فَضْلٍ وہ سب سے مدد گشتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پوئے ہے۔ تو بہت انجیل زبور قرآن سب اس کے نام میں اس نے حضرت موسیٰ سے ملا یہاں میں ابودوب اور زبان سے نہ تھا۔ شعر از مترجم۔

وہ یہاں سے نہایت دور ہے کہ وہ نہیں









یہ ہم حضور کے پاس حاضر ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ سب میرے پاس آئیے حضرت جانے خدا کی خبر تو آپ کے گرد معلق بندھ کر کھڑے ہوئے آپ میں بیٹھ گئے حضرت علیؓ رحمہ اللہ جب آپ کے دسے سمت اور حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا بائیں سمت اور حضرت محمدؓ رضی اللہ عنہ آپ کے دسے زویر در حضرت ام حبیبہؓ رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں زویر پہنچ گئے۔ آپ نے اپنے بازو در زویر چاروں کو اپنے قریب کر لیا اور سب پر وہ کئی کئی بار دعا پڑھا۔ اللہ میں مشغول ہوئے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ میرے حبیب کی سببیت حاصل کے تعریف کرنے سے گواہ کر دو پس وقت ہو کہ تمام فرشتے اس حالت حاصل ہو دیکھتے تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام حضرت محمدؓ جانے اللہ کے آپ نے اپنے پوچھ کیا کہتے ہو۔ انہوں نے ہا میری یاد زویر ہے کہ پی س کئی میں حضور کی جگہ خود بھی دیدیکھتے ہو کہ اس کا نور ساتوں سمونوں سے گزر رہا ہے عرش تک پہنچے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں بلکہ سب در تھار مقیم سدرۃ المنتہی و جنت مدوی سے۔ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے کہ آپ پر جو میر حق سے اسے تفریق میں مجھ کو بخواری جگہ رحمت فرمائیے آپ نے پوچھ پوچھ کر تمام کیا حق سے انہوں نے کہا جب تم نے آپ کے جد حضرت برہم غیل اللہ علیہ السلام کو گم میں چھینا تھا تو میں نے نہیں مویں رو کا تھا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں گرے تو میں نے نہیں تمام کیا تھا در کثر میں نے آپ کی دعا جہاں حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلی جاتی ہے در قعر خیر کھڑے ہیں آپ کے جانی حضرت علیؓ رحمہ اللہ و جہاں مدوی ہے در حضرت حسینؓ کا شور و جہاں ہے۔ اس وقت آپ نے ان کو اپنی پشت کی طرف جگہ دی۔ جب وہ آپ کے پس پشت آئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کیا دیکھتے تھے وہ گویا ہوئے کہ حضور کی یہ کئی تمام شبہا عرش و فرش پر شرف رکھتی ہے کہ حضور کی جلوہ گاہ سے تمام دنیا عرش و ارضی و صفت آسمان و ارض ہر جہاں میں میرا حاضر ہونا قرآن و شاف میں باعث فخر ہے یہ کہہ کر ایک ساعت قیام کر کے آسمان پر چلے گئے۔ فرشتوں کو حکم رب عزت ہوا کہ سب جا کر اپنے سردار سے مصافحہ کر دو اس کے سینہ کو بوسہ دو کیونکہ وہ ہمارے حبیب و پشت سے اس کو سے در پہچان و روز تھار فرمے ہوا کہ حکم اسی بجو کہے۔ اور اس آیت پر تم ایمان رتے ہیں کہ اللہ کو صدق و سنی صورت میں مونس کی قدرت عطا فرماں ہے۔ جیسے حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم بنت عمرانؓ صبرا رحمۃ اللہ علیہا پر ان کے آگے تھے اللہ تعالیٰ ان کے کلمات کہہ بشو سبوت حضرت جبریل علیہ السلام سنی صورت میں حاضر ہوا

علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے، اور کئی بار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت  
وجہ نگاہی حاضر ہوئے اور حضرت برہم علیہ السلام کی خدمت میں بصورت سناٹ انہیں فقہاء معلوم  
کرنے کے لیے حاضر ہو کر تھے اور حضرت نوہ علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبریل و میکائیل  
علیہم السلام جو فرشتوں کی صورت میں حاضر ہوتے تھے اور متعدد فرشتوں کو اس قدر قوت معاد کے کہ وہ  
پتہ پروں پر ستوں زمینوں کو بھی ہیں اور حضرت نوہ علیہ السلام کے تیرہ گاہوں کے باشندوں اور  
ساکن کے حضرت جبریل پتہ ایک پر پر اس طرح تھا کہ زمین تک سے گئے کہ ایک چراغ بھی گل نہ  
ہو، جب ان میں سے کوئی نائب نہ ہو تو جو حکم ہی سب کو دے گا، یہ ایک حکم ہو گئے قرآن شریف میں  
تے فَجَعَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلَافًا رَمِيمًا کہ اس کو زیر و زبر و زبر و زبر سے عدوت رکھنا غریب و غریب  
تو مہمانوں کے اور خاص بہادر و تقیب سے اور وہاں در تقیب عام دہشت سے اور عام دہشتوں سے  
سے نفس میں۔ اور تم کو ان کا نہیں پہچان دیتے ہیں قرآن شریف میں سے اِنَّ عَيْنِيْكُمْ مِّنْ قَبْلِكُمْ  
كَتَبْتُمْ يَحْمِلُوْنَ مَا تَكْفُرُوْنَ تم پر فرشتے جن کو کہہ دیتے ہیں تمہاری کے یہ مقرر ہیں جو کچھ  
تم کرتے ہو وہ اس وجہ سے ہیں، فرشتے جی جنت میں داخل ہوں گے مگر جو حضرت جبریل علیہ السلام  
کے اور ایک مہتمم رہے ہی سے شرف نور گئے اور کسی کو دیدار و دوست نہ گئے، یہی ہی ہوں اصفاء  
میں سے اور مسلمان جنت کے درجہ جنت میں عقوبت سے ہم جو جنت میں سے میں وقت فرما دے  
اور نہ ہمیں کے نزدیک مثل و مسلمانوں کے اور جی جنت میں داخل ہوں گے۔

کتب کا دیر پہچان دینے کا مطلب یہ ہے کہ میں بات کا یقین کرے کہ جو کتب و مصنفین  
پر نام نہ ہوئی تھی میں اس کے شک و شبہ نہ ہو کہ اس سے اور قرآن پر عمل کرنا فرض ہے اور دوسری باتیں  
نیز قرآن کے بعد منسوخ ہو گئیں۔ منجھوٹ کے تواریخ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جبرائی زبان میں  
اور انہیں جو حضرت جیسی علیہ السلام پر بیان زبان میں، اور نبی جو حضرت داؤد علیہ السلام پر بیان زبان  
میں، اور قرآن شریف جو حضرت نوح علیہ السلام پر بیان زبان میں، یہ عربی زبان میں نام نہ ہوئے، مشہور ہیں۔  
کتب پر بیان ہونے میں ضرورت نہیں کہ نام پہچان دینا چاہیے، کیونکہ اگر واقعی میں کسی نبی و نوح  
موتی تو ضرور اس کے نام مشہور ہے، لکھتے اور کتابیں ایک سو پندرہ ہیں جو پیغمبروں پر نام نہ ہوئی ہیں  
بین و بین لکھی سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، یہی ہی عمدہ ترین میں سے، کتب منورہ، مرقیہ میں

مخلوق نہیں۔ ان کو مخلوق کہنے والے کا فرسے اور ان حروف و اصوات کو جو کہ غدر پر کہے جاتے ہیں مخلوق کہتے تو کا فرہ ہوگا کیونکہ یہ فعل کا تلب ہے اور کاتب اور کتابت مخلوق میں۔ قرآن شریف میں اس میں تفسیر حضور کر کے نازل ہوئی۔ ایت: اَقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَرَخَّرَ ابْنُ مَرْثَدٍ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاسْتَنْتَ عَيْنَكُم نِعْمَتِي سے یہی ممدہ لکھن میں ہے۔

پیغمبروں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ سب پیغمبر اللہ کے بندے درجہ کے رسول اور خلق ہیں۔ ان کا ہر قول سچا اور ان کا قول اللہ کا قول ہے۔ ان کو کوئی بات خوش نفسانی سے نہیں ہے۔ پیغمبروں میں بعض رسول میں جن کے پاس حضرت جبریل آتے تھے وہ تین سو تیرہ ہیں اور بعض نبی ہیں جن کو اللہ مومنوں سے پیغمبر حکام کا حکم مولا تھا۔ مرنے پر اپنے نہایت میں نفس تھا اور ان سے نہ کوئی مانع نہ تھا۔ اپنی پیغمبری کا ثبوت معجزے سے دیتے تھے اور نہ پیغمبری میں پیغمبری غیر معجزہ کے ثابت نہیں ہوتی تھی کوئی پیغمبر غلام و دروغ گو نہ تھا۔ کوئی عورت پیغمبر نہیں ہوتی اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبری میں اختلاف سے حضرت خضر علیہ السلام کے باب میں ہمارے مذہب نے اپنی تنبیہ میں لکھا ہے صحیح یہ ہے کہ وہ پیغمبر ہیں۔ پیغمبروں کے قبل و بعد جی نہ بیز سے معصوم میں بہت ممکن ہے کہ کبھی ان سے گناہ پیغمبر ہو جائے یہ بھی اس وقت کہ ان کو نبوت کا تصور نہ ہو۔ اور اس گناہ پیغمبر کے حق میں لغزش سے بغیر کرتے ہیں۔ پیغمبروں کی بیویوں کو سدا حق سے پاک و من پیا کیا تھا۔ ان سے کبھی نہ صادر نہیں ہوا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا زَلْتُ مَرَّةً بَعْدَ بَعْدِ يَاسِي عَقِيدَةُ نَحْيِ حَبِيبٍ سے پیغمبروں کی تعداد سدا حق و معلوم سے مشہور ہے۔ ایک لکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے۔ لیکن دلیل نقلی سے یہ بات ثابت نہیں ہے جیسے کتب سماویہ کی تعداد ثابت نہیں۔

اور سارا سے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد ممد بن عبد مقطب بن اسمعیل بن عبد مناف حق ہیں اور آپ تمام پیغمبروں سے افضل و خاتم پیغمبروں میں۔ آپ کے بعد پیغمبری کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے آپ تمام ممد سے نہ ممد غلامہ و خوبصورت تھے آپ کے سامنے وہ شب چہرہ و دہاند تھا۔ آپ ہندوینی فرخ پشتم۔ کشادہ پیشانی۔ بیہوش تہ برد تھے۔ آپ کی پتی بہت سیاہ اور سفیدی بہت صاف تھی۔ دست مبارک کو تھیں پُر گوشت محل و حریر سے نہ نہ نرم تھا۔ عاب و سن بہ شیریں تھا کہ کھانسی کنویں میں پُر کر اس کو شیریں کر دیتا تھا۔ پسینہ بہ خوشبودار تھا کہ زیادتی خوشبو سے یہ عطر بہت







نہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے تقدیر پر کامل اعتقاد رکھنا چاہیے اور بحث کرنا روئے کیونکہ تقدیر کے فہم اور ادراک سے عقول بشری عاری ہیں۔ صاحب تمہید نے کہا ہے: اَلتَّقْدِيرُ بَحْرٌ عَمِيقٌ مِّنْ غَمَسٍ فِیْہِ صَدْرُ تَقْدِیْرِہِ اَبَدِیٌّ لِّہِ۔ یہ جس نے اس میں غور کر لیا وہ بہ بیاور گرا۔ ہو گیا۔ اہل تسنن کا مذہب ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ پھر حضرت عمر فاروقؓ پھر حضرت عثمانؓ و زانور بن ابی بکرؓ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم افضل ہیں یہ ترتیب خلافت اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ چار خلیفہ برحق ہیں۔ ان کی خلافت کا زمانہ تیس برس میں تمام ہو۔ حدیث میں وارد ہے اَلْخِلَافَةُ لِحَدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً (خلافت میرے بعد تیس برس رہے گی) مترجمہ لکھتا ہے کہ حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد خلافت چار معہ میں چھ مہینے پچھ مہینے میں باقی تھے اس کو وہ حسنؓ نے کامل کر کے حضرت امیر معاویہؓ کو حاکم مستقل مقرر فرمایا انتہی۔

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زوجہ مطہرات میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سب افضل ہیں۔ و آپؐ کی صاحبزادیوں میں بعض فضائل خاصہ کی وجہ سے حضرت فاطمہ زہراؓ رضی اللہ عنہا سب افضل ہیں۔ عقیدۂ پنجہ میں ہے کہ ایمان کے یہ کئی شرطیں ہیں جب تک وہ پائی نہ جائیں ایمان کامل نہیں ہوتا۔ ایمان یا غیب یعنی بے دیکھی چیزوں پر ایمان رہا جیسے کہ خدا اور جنت و دوزخ کے مومن پر ایمان رہے۔ یعنی دل سے یقین در زبان سے قرار کرتے ہیں اور نزع میں زندگی سے ناامیدی کے وقت خدا اور آتش و دوزخ کے خوف سے ایمان نہ درست نہیں ہے۔ دوس کو ایمان یا پس کہنے ہیں۔ کیونکہ اس وقت حوالہ آخرت و ہیئت و دوزخ کا مشاہدہ ہوتا ہے اور توہم یا پس بھی مقبول نہیں ہے یعنی اگر مرتے وقت کوئی کا قرین مقام دوزخ میں دیکھ کر توہم کرے تو وہ توہم نبیوں نہ ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَدِّیْکُمْ بِتَقَعُہُمْ اَیْمَانُہُمْ لَہُمْ شَرٌّ اَوْ اَیْسَارٌ ہَا عَذِیْبٌ وَّکَیْفَہِیْنِے کے بعد ایمان نہ ہو مگر نہ ہوگا اور حضرت رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا ہے اِنَّ اللہَ تَعَالٰی یَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدٍ مَا لَمْ یَغْرِہْہِ وَّ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس میں رُوح نہ جاوے (۱) اللہ کی حمد کی مولیٰ چیزوں کو حمد و حریم کی مولیٰ چیزوں کو حرم سمجھنا اور اس پر اعتقاد رکھنا۔ اور اس کے عکس کا یقین کرنا کافر کر دیتا ہے۔ (۲) اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا قرآن شریف میں ہے لَا تَقْضُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللہِ زَکَمَ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا (۳) اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَنْ دُونِ اللَّهِ فِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ اس کو اور اس کی قوم کو پاپا کہ خدا کے سوا قناب کو  
 سجدہ کرتے ہیں، فرشتے دیو پری وحوش و طیور سب اس کی وحدانیت کے قائل ہیں لیکن انسان کس  
 قدر بیباک اور گستاخ ہے کہ کوئی دُعا کا کوئی تین خدا کا قائل ہے کوئی قناب کو پوجتا ہے، کوئی  
 ماتناب کی پرستش میں پناؤت کھوتا ہے کوئی پتھر کو اپنا خدا جانتا ہے کوئی لکڑی کے معبود مومن  
 کا قائل ہے۔ ایسے لوگوں کے سر پر خاک پڑے کہ ایسا کرتے ہیں اور اس کو چھ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 اسی لیے اذروئے شفقت فرماتا ہے کہ سے میرے حبیب اعلیٰ اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت سے  
 فرمادیتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَ اَحَدُکُمْ اَلْمَعْبُوْدُوْنَ بِکِیْ مَعْبُوْدُوْنَ ہے، منہ پر ہتھ پڑے باپ پشہ بیہ  
 پر یا اسناد اپنے شاگرد پر ایسی شفقت نہ کرے گا جیسے ہمارے مالک نہ کرے گا۔ یہ شفقت کرتا ہے۔  
 افسوس کہ ہم پھر بھی اس کی شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی حرکات ناشائستہ سے باز نہیں آتے  
 رَبِّیْ ظَنَمْنَا اَنفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَعْفُ عَنَّا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اے اللہ ہم کو  
 عمار صمد کی توفیق عطا فرما۔ ہمارا خدا محمد بن ایمان پر کرنا اپنے تبار حمت میں ہم کو حیدر دینا۔ ہمارے  
 گناہوں کو معاف کرنا۔ اٹھلی۔ وَاِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اس کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ  
 اَسْرَحِیْمُ وَہ مومن کے لیے رحمن اور شرمین کے لیے رحیم ہے۔ ان پر فی عاں عذاب نہیں ہے۔  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَ اَحَدُکُمْ اَلْمَعْبُوْدُوْنَ بِکِیْ مَعْبُوْدُوْنَ ہے۔ بس منسوب ہو کر بن  
 سے اس کو ایک بناو اور زبان سے اس کو ایک ہو۔ حقیق نے س کیوں فیض کی ہے کہ یہ سدی ہے تم  
 رحمت ہے جو اس سے توفیق کی عطا توفیق کی حرمت کر کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَ اَحَدُکُمْ اَلْمَعْبُوْدُوْنَ ہے۔  
 داتا ہے اَلرَّحْمٰنُ اَسْرَحِیْمُ سے تمہارے خدا ایک ہے اگر تم میں کی وحدانیت کا پورے طور سے ذکر کرنا تو  
 دُعا دین میں تمہارے لیے رحمن و رحیم قرار دینا تو بہت ہی بڑی رحمت ہے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہر گزت میں حاضر ہو کر عرض کرتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرماتا ہے تو  
 آپ خوف ہی کے کانپ جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ زرد ہو جاتا۔ اور بعض وقت ہی سلام کے چیم سے  
 خوش ہو جاتے۔ پس مسلمانو خوش ہو کہ مالک حقیقی تمہیں غائب کر کے فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَ اَحَدُکُمْ اَلْمَعْبُوْدُوْنَ ہے۔  
 فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَ اَحَدُکُمْ اَلْمَعْبُوْدُوْنَ ہے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَ اَحَدُکُمْ اَلْمَعْبُوْدُوْنَ ہے۔ ایک حرف ان کے  
 نواحد کے ہم تاہم سے۔ اور اوپر کی آیت میں دُعا پڑھاؤ مومن ایک اللہ وحدہ دُعا ہی تاہم







ہے۔ مَنْ صَلَّى صَلَاةً نَفَّسَ فِي أَجْمَعَةٍ حَيْثُ كَانَتْ وَابْنٌ كَانَتْ يَمْدُ عَلَى أَصْحَابِهِ كَأَنَّ  
 لَهَا مَعِيَ زُمْرَةً لَا أَوْسَ مِنْ أَتَرِيقِينَ وَابْنٌ كَانَتْ وَابْنٌ كَانَتْ لَيْتَ ابْنٌ كَانَتْ لَيْتَ ابْنٌ كَانَتْ  
 حَافِظٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ لَيْتَ تَهْلِيلُ قُتُبُوا فِي سَبِيلِ ابْنِ حَمْسٍ سَنَ پانچ وقت نماز جماعت سے روٹی جیسے  
 روٹی درجہ اول کہیں رہا ہو وہ پھر دس کے گندے روٹی کی طرح اول گروہ کے ساتھ جو پہلے نیت میں غل  
 ہوں گے گندے گا اور اس کا منہ پھر وہیں رت کے چمکے منہ روشن ہوگا اور جس دن کے عوض میں  
 جس میں اس نے نماز کی پہلانی کو سے ہر شید کا جو منہ رو میں دے گئے ہوں ثواب سے گا یہی  
 خداوند نے خبر میں ہے (فی اللہ) یہ ثواب نو دسیوں کی جماعت کہے ہیں دس یا اس سے زائد جو میں  
 تو اس کے ثواب کو لے دے گا سو کوئی نہیں جاتا۔ اور حضرت سرور فرانسس علیہ السلام نے فرمایا کہ جب  
 امام و کلا الصلواتین سے تو تم میں ہو کیونکہ اس وقت فرشتے جی میں کھتے ہیں تم میں سے جس کو میں ان کو  
 آمین کے ساتھ ہوگی وہ ہمیشہ جائے گا یہاں ہی بھیجیں کہ میں سے اور آپ نے فرمایا کہ نمازوں میں ہر نماز  
 جماعت کی نماز ہے و نیز نماز تھا ہے۔ اور مروی ہے کہ ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور  
 سرور کائنات علیہ السلام و تینت کی خدمت بابت میں تمکین حاضر ہوئے آپ نے سب پر چھ انہوں نے  
 کہا میرے دس دن جو مال سے جہرے تھے چورے گئے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھا تھا کہ تمہاری تمہارے دس دن  
 ہی سب سے تم تمکین ہو۔ انہوں نے پوچھا کیا تمکین ابھی دس دنوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا  
 تَكُنْ بِكَ لَأَوْ خَيْرٌ عَنِ اللَّهِ وَ مَا نَفِيَهُ تَكْمِيلُ ابْنِ حَمْسٍ دس کے ساتھ شریک ہونا دنیا سے اور اس سے  
 جو اس میں سے بہتر ہے اور آپ نے فرمایا کہ قبر میں تارک جماعت کا منہ قبے و طرف سے چھریا جائے  
 گا اور فرمایا۔ تَارَكَ الْجَمَاعَةَ مَعْنَى فِي التَّوْبَةِ وَ ابْنُ خَيْلٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ  
 يَعْتَمِدُ فِي الْأَرْضِ وَ الْأَرْضُ تَعْتَمِدُ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ  
 نجس اور زبور و قرآن شریف میں منت و کسی ہے اگر تارک جماعت زمین پر چلتے ہیں زمین میں  
 لعنت رتی ہے اور جب آسمان و طرف و قبے سے تو آسمان اس پر لعنت کرتا ہے یہاں ہی نصیحت میں  
 ہے اور آپ نے فرمایا۔ تَوَاتَرَ رَجُلٌ صَلَّى صَلَاةً يَمِيَّةً قَتَى دَصَامَ صَبَامَ حَبِيَّةً قَتَى دَجَّ حَبِيَّةً حَبِيَّةً  
 أَقْبَى دَاتِي بَحِيَّةً لَصَاعَاتٍ دَمَحِيَّةً خَبَرَاتٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ  
 وَلَا يَسْلَهُ يَنْ كَانْ دَمَ أَعْمَدَ دَمَ بَنَصْرَ ابْنِ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ وَ ابْنُ بَوْرٍ

در اعتدال اگر میری امت کی نماز کے بقدر کوئی شخص نماز پڑھے اور میری تمام امت کے روزوں کے بقدر کوئی شخص روزہ رکھے اور میری تمام امت کے حج کے بقدر کوئی شخص حج کرے اور تمام حالت بجا رہے اور صیغہ یوں کر ہے لیکن جمعہ اور جمعہ میں نہ صیغہ ہو تو اللہ میں کو روزہ میں بھیجے گا اور اس سے بچنے پر چھپے گا تو وہاں تو دریا عمل ترا تھا اور اس کی طرف تشریف رحمت سے نہ دیتے گا۔ نہ دین میں نہ ثمرت میں اور اس سے فرض و نفل قبول نہ کرے گا، جو ان چیز سے کہ غنہ صلوٰۃ میں فرض و سنت و نفل سب داخل ہیں مگر انیمہ صلوٰۃ سے ماونماز فریضہ سے۔ نماز سے زیادہ کسی فرض کی تائید نہیں ہے۔ زکوٰۃ غنی و راند زکوٰۃ زکوٰۃ بشرہ واجب شرع واجب ہے۔ حج بھی سنت است و من رہ و غیرہ شرع پر فرض ہے۔ مگر نماز غلام زکوٰۃ مگر اقلیتہ بنفیمہ اس فرض میں سب پر فرض ہے جس طرح ن سے اور موسیٰ و ابرہہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کی پرکشش ہوئی حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: **أَوَّلُ مَا يَكُونُ سَبَبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَ التَّوْحِيدِ الصَّلَاةُ** قیامت کے دن توحید کے بعد سب سے پہلے بندوں سے نماز کا سبب بیا جائے گا۔ پہلے فرض نماز کا شمار ہوگا اس میں کی ہوگی تو واجبات کی جاویں گی وہ اگر اس سے جبر نقصان نہ ہوگا تو سنتیں شامل کی جاویں گی۔ اگر سنتیں جی کافی نہ ہوں تو نفل شامل ہوں گے۔ عمدۃ البین میں سے کہ سنتیں و نفل پڑھنے دے کو یہ نیت کرنا چاہیے کہ فرض پورا کرنے کے لیے پڑھتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کے فرض پورے ہو جائیں۔ اسی طرح نفل روزے میں فرض روزوں کے پورے کرنے کی نیت کرے کیونکہ قیامت میں فرض روزے بھی نفل روزے سے پورے کیے جائیں گے۔ حدیث میں ہے **أَتَمَّ الْعَمَلِ بِتَيْبَتِ الْعَمَلِ** کا ثوب نیت کے اعتبار سے دیا جاتا ہے، فوجہ دین سے اگر کوئی شخص نفل ہی پڑھا کرے اور فرض نہ کرے تو اس کو نفل کا بھی ثوب نہ ملے گا۔ کیونکہ فرض صل اور نفل فراء ہے۔ تاہم نفل کو ثوب فرض نہیں مل سکتا۔ جیسا کہ سبب امتثال میں سے کہ حضرت رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا: **مَنْ شَرَعَ مَثَلُ الْمُصَوِّ لَمْ يَكُنْ تَجِدْ رَافِعًا يَرْجُو شَيْئًا حَتَّى يَأْخُذَ بِرَأْسِ الْمَرْءِ سَدًّا** **مَنْ شَرَعَ مَثَلُ الْمُصَوِّ لَمْ يَكُنْ تَجِدْ رَافِعًا يَرْجُو شَيْئًا حَتَّى يَأْخُذَ بِرَأْسِ الْمَرْءِ سَدًّا** اسی طرح نماز کے نفل جیت تک وہ فرض وادارے قبول نہیں ہوتے، اگر کسی شخص نے حج کی نماز پڑھی اور نفل واقع ہو جائے وہ عمدۃ البین

نماز نماز



کے قبل موقوف تو اسے چاہیے کہ سنت پڑھتے وقت تمیز مفرغ کی نیت کرے تاہم سنت فرض کے عوق میں ہو جائے۔ اور وہ شخص عمدہ فرطیت سے بری الذمہ ہو کر تشاور سے نجات پائے اور روزے کا بھی یہی حال ہے۔ نماز عجزی و فرطی کے ساتھ اگرچہ یہی اللہ تعالیٰ فرمایا ہے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ تَذِيبُ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَشَعُونَ آپے شک ان لوگوں نے سنگاری پائی جو اپنی نماز میں خشوع اور خضوع کرتے ہیں۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے إِنَّ الْقَصْدَ لَا يَنْفَعُ عَنِ الْقَصْدِ وَتَتَذَكَّرُ بِشَيْءٍ نَمَازِ بے حیائی و بری باتوں سے روتی ہے اور حضرت سرور مدنی علیہ وسلم نے فرمایا ہے رَكَعَتَيْنِ مِنْ رَجُلٍ دَرَجَةُ أَنْصَرُ مِنْ أَلْفِ رَكَعَةٍ مِنْ مُخَيَّبٍ تَتَذَكَّرُ بِشَيْءٍ کی دو رکعت نماز غصہ کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں (خشوع و خضوع میں ہیں) اعضا و جوارح کو سکن رکھنا۔ حالت قیام میں مقدم سجدہ پر اور حالت کوع میں پشت پر یہ حالت سجدہ میں پٹی بینی پر تشہد کے وقت پہلو پر نہ رکھے اس کو خشوع شریعت کہتے ہیں اور اس سے نماز بڑھتی ہے (۲) نماز میں ہر سوئی اللہ سے قطع تعلق کر لینا جو پڑھنے کے معنی پر غور نہ کرنا۔ بہشت و دوزخ بہت خیال دل میں آنے نہ دینا اس کو خشوع حقیقت کہتے ہیں ورنہ قبولیت کا صلح سے (۳) یوں عبادت کرنا کہ کسی سے خبر نہ ہو تو بس جوارق پر و چشم دل دیدہ ہی میں مشغول ہو حضرت سرور مدنی علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَعَ تَدَفُّتٍ لَا يَسْغَى فِيهِ مَكَامٌ مُقَرَّبٌ دَكَائِي مُؤْمِنٌ مجھے بارگاہ نبی میں یہ وقت حاصل ہے کہ نہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ داخل ہے اور نہ وہ میرے سامنے ہو جیسا کہ یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار حضرت میر مبین علی کرم اللہ وجہہ کی پاؤں کی ایڑی میں تیر لگا تھا۔ جو نماز کی حالت میں کھینچا گیا وہ آپ کے متعلق خبر نہ ہوئی ورجات سجدہ میں ایک بار حضرت زبیرہ بنی رحمہ اللہ کی ٹانھ میں کے چبھتی تھیں لیکن نہیں پتہ تھی نہیں معلوم ہو یہ خشوع خاص اللہ والوں کے لیے ہے حمزہ اللہ علیہ وارض علیہ من برکاتہ۔ نبی رب جلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نماز شروع کرتے تو آپ کے دل کی دھڑکن کی گونج میں آپ کو سنتے تھے۔ مروی ہے کہ ایک بار حضرت نبی کریم علیہ السلام نے نماز شروع کرنے کے بعد فرمایا یہ منور تمہیں تحریر نہ تھی کہ خوف ہی سے کانپ کر یہ لفظ سن گئے میں جس نماز میں وہ اس درجہ شہدائے ہائے مداحوں و درویشوں کی دل میں ہو جائے۔



جیب آپ نے فرمنوں پر یہ بار در کتیں سنت و زید کیس تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر  
اللہ تعالیٰ کا بیغام پہونچا بار تو کوئی ان پر مومنیت کرے گا میں اس پر جنت حاصل در دوزخ حریم دروں  
گا۔ یہاں تک منقول کا بیان تھا۔

[illegible]















کو شیبہ نوا ہے۔ روزہ کے دو تیرہ دن (۱) نوشتہ شیبہ اختیار کرنا مشروع و نہی میں نظر نہ  
پڑے (۲) بدعت سے دور رہنا کہ وہ مشنوش نہ ہو (۳) لوگوں میں نشست و برخاست نہ کرنا کہ فتنوں  
باتوں سے محفوظ رہے (۴) غریب سے فقار کرنا شرعاً حرام میں ہے کہ غریب سے فقار کرنا سنت ہے  
کریمہ بیہرہ و سے تو پانی سے افکار کرے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ أَفْصَرَ  
عَنْ الْمَرْتَبَةِ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَةً شَعْرَةً عَلَى جَسَدِهِ عَشْرَةَ حَسَنَاتٍ وَمَعَى عَشْرَ سَيِّئَاتٍ  
وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ جِنِّي خَوْفِضُ پانی سے روزہ افکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے سرور میں سے  
برہ میں دس نیکیاں مکتہ سے وروں گناہ مٹاتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے (۵) محل روزی کھانا  
حالت میں سے جو شخص محل روزی سے افکار کرتا ہے ہر رقمہ پر ایک روزہ کا ثواب پاتا ہے اور اگر  
روزانہ میں شبہ تو فرس سے کڑاں سے فقار کرے (۶) افکار میں عادت سے زیادہ نہ لکھائے (۷)  
یہ نہ شمس کے پنے زن و فرزند کے ساتھ افکار کرنا چاہیے حدیث میں سے إِذَا أَصَحَّ قَاتِلُكُمْ وَفَعَّ  
خَبْرًا وَدَرَدَ خَفَاتٍ مَنْ قَصَرَ مَعَهُ أَوْ كَادَ قَاتِلُهُ بِكُلِّ نَفْمَةٍ ثَوَابٌ عِشْقٍ رَقِبَةٍ رُفُوزِ  
کو پنے زن و زن کے ساتھ افکار کرنا چاہیے کسی کے جو اپنے زن و فرزند کے ساتھ افکار کرے کہ  
نہ ہر رقمہ پر ایک روزہ کا ثواب نہ لکھائے (۸) نماز عشاء و تراویح سے فارغ ہونے کے بعد  
کھانا نہ افکار کرے وقت میر تو نہ لکھنا چاہیے کیونکہ میر نور کھانے سے میند غائب ہوتی ہے اور  
عاجیت میں دینی یہی مرجع ہے جس کی وجہ سے قیام میں وادائے تراویح سے غور و وجہت کا  
ثواب ہے رہا جس قدر کھائے کسی قدر عذر دینا نہ روزہ کے اور صدقہ کا ثواب پوسے تراویح  
کے وقت چہرہ کینا۔ حدیث میں ہے تَسَعَّرُوا فَإِنْ كُنْتُمْ بِكُلِّ نَفْمَةٍ فَمِنْ ثَوَابٍ عِيَادَةٍ سِتِّينَ  
سنتہ تھکنا یا کر کیونکہ تھکنا میں ہر رقمہ کے بدلے ساقدیس کی عبادت کا ثواب ہے (۹) افکار  
میں جمدی و تھکنا میں دیر کرنا۔ حدیث میں ہے ثَلَاثَةٌ مَنِ سَنَّ أَمْسَيْنَ تَعَفُّيْنِ لِقَصْرِ  
وَلَزِيْظِيْنِ سَجَرٍ وَصَبَّغَ لِيْمَتَيْنِ عَلَى الشَّمَالِ زَيْنَ حَبِيْرِيْنِ تَبِيْءٍ وَوَسَّيْنِ لِي سُنَّتٍ فِي رَمَضَانَ  
میں جمدی کرنا (۱۰) تھری میں دیر کرنا (۱۱) نماز میں دینا یا تھکنا یا تھکنا پر نہ لکھنا (۱۲) افکار کے  
وقت یہ نہ لکھنا یا وابعہ معفرتہ غفری ذنبی اَحْبَبُہ فَاِنَّہُ لَا يَغْفِرُ لِدُّوْبٍ تَعَفُّيْنِ اِلَّا  
رَبُّ تَعَفُّيْنِ تَعَفُّيْنِ کے شہادہ بخشش و سے میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ بڑے گناہوں کو







صاع گہوں دیں۔ پس اگر نصف صاع سے زیادہ دے گا تو زیادتى کے بقدر ثواب بھی نہ رہے گا اور اگر کم روزہ رکھو تو گنہگارے حق میں بہتر ہے نہ یہ دینے سے کیونکہ روزہ سے تعلقہ بخن اور تزکیہ قلب مقصود ہے وہ نہ یہ دینے سے حاصل نہیں ہو سکتا اگر عقل رکھتے ہو تو خود اس کو سمجھو۔

متوجہ کتا سے بعض جہد رکھتے ہیں کہ رمضان میں مردوں کو بصورت محنت و سادتی اختیار سے روزہ رکھنے یا نہ یہ دیکر فرغیت معلوم ہے۔ ہکدوشی حاصل کرے ہو کہ فرغیت معلوم کتب مصباح سے اور روزہ کے علوم میں نہ یہ دے کہ سہدوش دوست کا حکم دعویٰ تدبیر یضیقہ مذہبہ دفعہ مسین سے عام ہے اس کے جواب میں قرآنید قواعد عربہ کا جاننا ضروری ہے۔

من مقام شراب میں متفرق و مفید قواعد (۱) حکم شراب میں مکلفین کا جب میں ۲۰ من آب کو حکم بھی وجوب سے ہے جیسے امر جائز کا سمجھنا چاہیے۔ سندھان نے فرمایا ہے من شربہ منہ منہ الشہر فیصمہ یہاں من مفید متفرق کو ہے حکم مقدمہ میں مردوں فرد سن ہیں جو روزہ رمضان کو پیکر، قولہ عنکم سے معلوم ہو کہ غیر مکلفین میں سے حکم مقدمہ یا یہ قولہ فیصمہ جہد مرغاب مفید ہے وجوب کو حکم مقدمہ ثابت ہے۔ اس بیت کے یہ معنی ہو کہ رتبت فرد سن سے مکلفین روزہ رمضان کو پیکر ان پر روزہ رکھنا فرض ہے پس جو شخص صحت و سادتی روزہ نہ کرے تارک فرض ہوگا، روزہ اس فرض کا حال و پیر بیان و چکا سے۔ پس معلوم ہو کہ روزہ رکھنا فرض کے محلف سے کسی طرح صاف نہیں ہو سکتا اور دعویٰ تدبیر یضیقہ مذہبہ دفعہ مسین سے ثابت ہو جائے کہ نہ یہ دینے سے روزہ ساقط ہو جائے۔ پس دونوں آیتوں میں تعارض نہ ہو۔ دفع تعارض میں مفسرین نے مختلف تفسیریں دی ہیں۔ بعض کا توں سے کہ یہ بیت شیخ ذی کے حکم ثابت کرتی ہے جو شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو وہ نہ یہ دے۔ من تقیر پرچہ ہدایہ سے بتلایا کہ یہ لگتی ہے (۱) یصیقونہ کے معنی (۲) یصیقونہ کے میں کجذب کا جیسے کہ سندھان کا تدار ہے۔

بین اللہ حکم ان تصنوا اسے ان لا تصوموا (۱) یصیقونہ جب قدر سے ہے اور میں ہمزہ سب کے لیے ہے جیسا کہ عرب کا توں ہے شنی ذشبینہ (۲) یصیقونہ سے مرد و عورت یصیقونہ فی لزمان سابق و الکان عجز و اعذ ہے بہر حال اس بیت سے بھی وضاحت ہے روزہ نہ رکھنا۔ نہ یہ دے کہ فرغیت معلوم سے پیکر جاننا ثابت نہیں ہے کہ نہ یہ دے

[illegible]

کر اسے تو اس کو اس شخص سے بہت سے گناہوں نے بقدر پوری زبان کے خبر مضامین میں اندکی  
 راہ میں سو خیرات کیا ہو، خداوند بجز ان کے کہ یہ عیب تبتہ و التبتہ نے فریاد سے بوقت رمضان میں  
 روزے دار کو پانی پلے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو جائے گا کہ اگر کسی نے پانی  
 کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے صبیحہ صبیحہ نے منقذ کیا یہ تم گھر پر ہے یا سفر میں یہ اس جگہ  
 جہاں پانی نہ ملتا ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ حکم عام ہے اگر حیوانات کے گناہ سے یہ بھی پانی پوسے اور  
 آپ نے فرمایا ہے کہ مسافر کا روزہ کھلنے والا ہے اس سے بچنے کے لئے اس کے گناہوں سے پانی پینے فریاد  
 سے مَنِ اسْتَعْلَحَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ اعْطَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شاةً مِنْ اَنْسُورٍ سَمُوْعِي  
 الصَّوْاطِ كَانِيكَ فِي الدَّوْعِ رَمَضَانَ مِنْ بَرْنِيہِ كُوْتَا پینے والے کو تین سو سال کی عمر عطا فرماتا ہے  
 کمرے کا جس پر وہ سوار ہو کر پل صراط سے چلتی ہوگی اس طرح گناہ سے پاک و پانی پینے فریاد سے مَنِ  
 اسْتَعْفَرَ كُلَّ يَوْمٍ دِيْنَةً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَظَّمَ اللَّهُ تَوَابَ جَبْرِائِيْلَ وَجِبْرِائِيْلَ  
 وَاسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَحَمَلَةَ الْعَرْشِ دَعَا ذُنُوْبَهُ رَجُوْهُ رَمَضَانَ كَانِيكَ فِي الدَّوْعِ رَمَضَانَ  
 استغفار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل  
 کا ثواب دے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ استغفار پڑھو  
 پڑھا کریں آپ نے فرمایا اسْتَعْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي كَانِ الذِّكْرُ كَالْهَوَا حَتَّى تَقِيُوْمَ ذُنُوْبُكُمْ كَمَا كُرُوْهُ  
 کتاب میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 دریافت کیا کہ رمضان میں میں کس کام میں مشغول رہا کروں آپ نے فرمایا قُرْآنِ مِنْ دَعَا اَيُّ  
 مِنْ تَقْرَآنَ فِي يَوْمٍ دِيْنَةً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَكُلُّ حَرْفٍ مِنْهَا جَوْشَنُ كَبِيْرٍ يَوْمَ يَكُوْنُ  
 رمضان کے دن درخت میں ایک آیت قرآن شریف پڑھے گا اللہ اس کو مہر رحمت کے بہت بڑے  
 شہید کا ثواب عطا فرمائے گا ایک عربی میں حدیث میں مذکور ہے کہ آپ نے سیدہ زینب سے  
 کہا میں قرآن شریف پڑھا تو نہیں نوں یہ ثواب جو آپ نے فرمایا اس کے لیے ہے جو قرآن شریف  
 پڑھے گا آپ نے فرمایا مَنْ عَمِلَ قُرْآنًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً لَا  
 يَكُنْ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ سِتًّا وَخَمْسِيْنَ مَدِيْنَةً فِي كُلِّ مَدِيْنَةٍ مَدِيْنَةٌ قَصْرٌ فِي كُلِّ قَصْرٍ مَنَاسِكٌ  
 فِي كُلِّ مَنَاسِكٍ سَبْعِيْنَ عَلِي كُلِّ سَبْعِيْنَ مَدِيْنَةً مِنْ خَيْرِ مَدِيْنَتَيْ لَدَى رَبِّكَ وَخَمْسِيْنَ مَدِيْنَةً















تجزو کیا تم سے یہ آیت فُضِّلَ صَوْمُ يَوْمِي کی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے عذر کو اپنے عہد اُن میں  
 میں رکھا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں اگر یہ حکم باتی رہتا تو بندے میرے نافرمان کرتے پس میں نے اس  
 حکم کو اٹھالیا تاکہ میرے بندے خلوت میں گناہ نہ کریں یہ بزرگی اور سستی امت کو عطا نہیں مگر اُن کو اُن  
 بابتِ ذہنی یہ مباح کرنے کا حکم ہے مباشرتِ نعمت میں عیدِ مردہ عورت کے جسد سے ہٹے کوکتے ہیں۔  
 اور اس سے جماع مراد ہے وَأَتَّبَعُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ فَمَن جَمَعَ مَن فُضِّلَ صَوْمُ يَوْمِي جماع من قصد سے کرو کہ اللہ ولاد دے  
 حضرت سرورِ عام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كَلِمَاتٌ ثَلَاثٌ إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَوْمَهُ يَوْمَ يَوْمٍ كَلَّمَ  
 وَاشْرَبَ وَهَتَّى يَنْبَغِيَنَّ لَكُمْ مَقِيَّتُهُ لِيَأْتِيَنَّ مِنَ الصَّيْثِ الرَّسُولُ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ تَكُونُ  
 اور یہ کہ سفید دھاری سیاہ دھاری سے جُہ نظر آوے یہ آیت مشرہم بن منوی رضی اللہ عنہ  
 کی نشان میں ناسر مونی ہے جو ایک مزدور تھے اور دیا سے باغ پہنچا کرتے تھے اس وقت شافعیہ  
 کی وجہ سے تنہا گئے تھے رمضان کا مہینہ تھا اور روزہ سے نکلے پانی سے انہوں نے لٹا دیا کیا کہ  
 جو اُن کی بی بی نے پکایا تھا وہ ٹھنڈا ہو گیا تھا جب تک وہ گرم کریں یہ سوگتے اُن کی بی بی نے بیخیر  
 کیا کہ یہ تھکے ہوئے ہیں ایک مہینہ سویں تو جگاؤں۔ اُن کو نہ جگا جب وہ بید ہوئے تو کھانے  
 پینے کا وقت نہ تھا انہوں نے بغیر کھائے روزہ کی نیت کی اور روزے پر روزہ کھا صبح کو جب بارگاہ  
 رسالت میں ہوئے تو آپ نے ان کو نہایت نجف دیکھ کر سبب پوچھا انہوں نے پورا واقعہ بیان  
 کر دیا آپ کون کے حال پر افسوس ہو اس وقت یہ بیت نازل ہوئی اور ان کو وجہ سے کھانا  
 پینا حلال ہو گیا۔ جیسے شب کو پتی نہ وجہ سے صحبت کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توبہ کی وجہ سے  
 مباح ہو گیا اور خبیث بھین سے صلیح صادق و خبیث مود سے صلیح کاذب مراد ہے پھر تمہارے  
 کی ارشاد ہوئی تَحَرَّوْا بِصَبَاحِ النَّبِيِّ (روزے کو غروب آفتاب پر تمام کرو) وَاكْلًا  
 تَبَاشِيرًا وَهَلًا وَانْتَمَاعًا كُنُونَ فِي الْمَسْجِدِ عَوْرَتِ سَاعِدِ وَأَمْرًا مِّنْ سَاعِدِ مَبْشَرَتِ  
 نہ کہ وجہ تک تم غفلت میں رہو اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اللہ و الہی کی محفلت نہ کرنی چاہیے  
 اسی طرح اس کے حکام کے خلاف نہ بھی رو نہیں ہے۔ برابر اللہ تعالیٰ چنی بات کو جتنی اہم و نفی  
 حلال و حرام و عیب و ثناء فرماتا ہے تاکہ عذر کرنے والے چیزوں سے پرہیز کریں اور کئے والے  
 چیزوں کو روکیں۔ بہت سے کتابت کا روزہ ہے۔ یہ مناسبت فرماتا ہے اس معلوم ہو کہ روزے







عباد میں نہ دے اور نہ تو میں تو اس طرح پر نہ گذر سکی نہ کیا جاتا۔ حدیث میں سے صَلَوَاتُكَ خُصَّصْتُ وَخُجَّعْتُ  
 بَيْنَ رَيْبِكَ وَصَوْمِكَ تَقَرُّمُ وَخُصَّصْتُ مِنْ جَانِبَيْكَ ذَلَّكَ لَوْ كُنْتَ بِمَالِكَ صَبَّحْتَ بِهِنَّ تَقْسَمُ  
 وَادْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ اِلَيْهِمْ وَلَمْ تَمَّا زِيْرُ صَوَالِجِ بَيْتِ سَدْرُو اور جنابت سے غسل کر اور ناشی سے  
 اپنے ہاں کو زکوٰۃ اور شدی جنبت میں داخل ہو۔ دوسری حدیث میں سے خَصَّنُوْا اَمْوَالَكُمْ  
 بِاَسْرَ زَكَاةٍ رُوئے زکوٰۃ سے اپنے ہاں کی حفاظت کرو۔ یعنی زکوٰۃ دینے والے کے ہاں کو اس قدر  
 آفتوں سے بچتا ہے۔ یہ حدیث سن کر یہ غرض ہوتی ہے ہاں کی زکوٰۃ دینی دینے والے ہاں سے  
 مذمت میں زکوٰۃ نہیں سے اس سے ہاں میں خود کسی قدر غلبہ ہو کر نہاتا ہوں کیونکہ میں تجارت میں  
 لگا ہوا ہوں اور نہ غرض کہ ہے میں نے اپنے ہاں کی زکوٰۃ دینی سے گریز میں چھوٹی مدت کیونکہ  
 پہنچ تو غیر در نہ تو اس کے زور سے میں اپنا ہاں سے ہاں کے بعد سے معلوم ہو کہ زکوٰۃ  
 کیا وہ ضروری نہ کر رہے وہاں تک خبر سن کر اپنی قوم کو اس سے ساقط کیا اور سب کے سب تو میں پیش  
 کر کے پہلے دئے تو مسجد نبوی کی طرف روانہ ہوئے منور یہ سب رہا میں تھے کہ اس کے شریک ہاں غرض  
 پہنچا کہ میری دولت منگنے ہو یہ تھا اس محبوب کی وجہ سے شب و میں غدا پر رہا یہ اور سب قافلے  
 والے گئے روانہ ہوئے وہاں گئے میں پہنچا یہ ضروری نہ ہو کر خوشحال ہو اور تو رہیں کہ  
 کہنے لگا واقعی خود کسی قدر غلبہ و کم کا قول سچا ہے اور غرض خدمت تو کر میں میں در تمام عمر زکوٰۃ دیتا رہا  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ رَحِيمًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ سَنَسْتَدْرِئُكَ وَرَحْمَتِمْ مِّنْ سَنَ  
 اَدَّاهِ زَكَاةً مَّرَّةً مَّرَّةً وَتَذَكَّرُ بِكُلِّ ذَا لِكِنَّ مَدَائِنَ فِي نَجْوَىٰ ذِي الْكُرْسِيِّ مَدَائِنُ تَسْبِيحٍ قَصْدُ  
 ذِي الْكُرْسِيِّ تَسْبِيحَاتٍ سَبْرِيَّةٍ وَفِي كُلِّ سَبْرِيَّةٍ سَبْعُونَ ذَا لِكِنَّ غِلْظُ كُلِّ قُرْآنٍ سَبْعُونَ ذَا لِكِنَّ  
 وَكَتَبَ لَهَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰؤُلَاءِ مَن تَزَكَّىٰ سَنَسْتَدْرِئُكَ سَنَسْتَدْرِئُكَ سَنَسْتَدْرِئُكَ سَنَسْتَدْرِئُكَ سَنَسْتَدْرِئُكَ  
 میں شتر محل کا اور محل میں شتر و گھوڑیاں اور ہر و گھوڑی میں شتر تخت و درخت تخت پر شتر نشین اور ہر شتر  
 کو موافق شتر زانی سے اور اس پر ایک خود بڑی ٹھکانہ دینی تھی سے جانا چاہیے کہ زکوٰۃ بڑی عبادت  
 ہے کیونکہ اس سے صاحب حاجت کو فائدہ ہوتا ہے مگر اس عبادت کا ذکر نہ دیکھتا ہوں کہ اس سے زکوٰۃ  
 بہت کم مقدار میں کی سے یہ عبادت دوسے جس کے ذریعہ سے شتر پہنے بندوں کی زائش روا ہے کہ  
 دیکھیں دوستی کے دم بھرے دلوں میں کون و راستی کا پورا حق و کرا سے نہیں دیکھوں گے یہ کوئی نشان

زکوٰۃ زکوٰۃ زکوٰۃ

چاہیے ورنہ اس کے مال انسان کو محبوب نہ ہوتا اسے بندوا اگر اللہ کے دوست بننا چاہتے ہو تو اپنے محبوب یعنی اس سے ہفتہ تھاڑ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس باریکی کو تین گروہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ایک صدیق جو نہ تمام مال لہو کی زد میں صرف کرتے ہیں اور کتنے ہیں کہ دوسروں میں پانچ روپیہ اللہ کی روپیسی بنانا چاہتے ہیں۔ جیسے امیر مومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (صرف مجاہدین کے لیے) حاضر کر دیا آپ نے پوچھا تم نے اپنے مال کو کیا کیا ہے کیا چھوڑے انہوں نے کہا رزق مطلق کو۔ دوسرے دہ گروہ جو پناہ وصال اللہ کے راستہ میں چاہتے ہیں جیسے امیر مومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پانچ لاکھ مال خدمت شریف میں حاضر کیا آپ نے اُن سے بھی وہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ جس قدر میں نے حاضر کیا ہے اسی قدر جو غنایاں کہیں چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا فِرَقَ بَيْنَكُمْ مَائِيْن كَلِمَتِيْنَمَا رَكْعَتَا دُؤُوْنِ كَيْ مَدَارِجِ فِي شَرِّ كَلِمَاتٍ مَوْنِ كَيْ مَوْنِ كَيْ فِرَقَ بَيْنَكُمْ مَائِيْن كَلِمَتِيْنَمَا رَكْعَتَا دُؤُوْنِ كَيْ مَدَارِجِ میں نہ بد نہیں دیتے اور دینے کی وجہ سے جی نترتا ہر مسلمان کہتے ہیں یہ کہ مرتبہ نوٹ میں وجہ نہ جی نہ دے اس کے سدھ کی دوستی سے کچھ ہفتہ نہیں دے اور کبھی وہ اللہ کا دوست نہ رہے زکوٰۃ کے کہ سب یہ ہیں۔ ہر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سعادت میں تحریر فرماتے ہیں جو شخص چاہے کہ اس کی عبادت زندہ رہے اور طاعت سے روح متاثر ہو اور ثواب دو چہنچہ اس کو لازم ہے کہ ان سات ہفتوں کا عائد رکھے۔ ۱۱ سال تمام مومنوں کے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دے اس میں تین قسطوں میں ایک تہائی در عین زکوٰۃ دینے والے کی پائی جاتی ہے کیونکہ سال تمام مومنوں پر عذاب الہی کے ڈر سے زکوٰۃ دینا ہی پڑے و محبت الہی کی وجہ باقی نہ رہے گی دوسرے مستحقین زکوٰۃ کو انتظار سے پہلے نہ دے گا اور تیسری حاجت بری ہوگی اور وہ زکوٰۃ دیتے دے کے یہ دھت خیر کریں گے اور نہ دے گا و مہنگوں کے کا۔ قیصر زمانے کی باتوں سے مٹو نہ دے یہ خوف تو کا کہ ہے۔ سال تمام مومنوں پر کوئی عید و شہ پریشانی نہ ہو جس کی وجہ سے زکوٰۃ دینا رک جائے ورنہ خیر و برکت سے محروم رہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ایک دن وہ غسل خانہ میں تشریف لے گئے اُن کے پاس بڑے تیرے بھائی تھے تیرے بھائی نے ان خیر کے مانتے ہی انہوں نے تیرے تیرے تیرے خیر و برکت سے محروم رہے۔ اور گورنر نے بزرگ سے ان قدر جہاد کرنے کا سبب





وَكَاثِبًا مِّنْهُمْ هَذِهِ بِالصَّوْبَةِ وَكَانَتْ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا اللَّهُ تَعَالَى تَمَامُ مَسْأَلَتِ الْوَيْتِ فَتَرَى  
 فِي تَعْمُّدِهَا وَاسْتِثْنَاءِهَا تَفْصِيلًا كَرِهَ مِنْ بَحَائِشِ عَيْنِ الْغَنِيِّ - (۳) دینے والے کے حق میں دُوب  
 کرے اور بے عَقْدَرَتِہ تَلْبَسُ فِي قُلُوبِ الرِّبَا وَرُزْكَ عَمَلَتْ فِي أَعْمَالِ الْخَيْرِ وَصَلَّ اللَّهُ  
 نُوْحًا فِي أَرْوَاحِ شَهَدَائِهِ اسْتَبْرَأَ دُلَّ وَنُكُوسَ دُوبِ كَيْ سَاقِطِ پَاکِ کرے اور تیرے  
 عَمَلِ کو چھپے دُوبِ کے اعمال کے ساتھ اچھا کرے اور تیری رُوحِ کو شہیدوں کی رُوح کے ساتھ  
 دے (۴) مال حرام نہ لے جیسے سود اور غلام کا مال (۵) ضرورت سے زائد نہ لے (۶) اگر کسی کو اپنے  
 سے زیادہ محتاج دیکھے تو دینے والے کو تباہ کرے کہ فلاں شخص کو دے دو ورنہ خود سے تاکہ اس آیت  
 کے تحت میں داخل ہو جائے دِيُوْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ (اپنے ویرورں کو ترجیح دیتے ہیں (۷)  
 سوال نہ کرے تاکہ ساتوں کی وعید میں شامل نہ ہو جائے زکوٰۃ نہ دینے والوں میں سے سخت و غیر  
 تَبَيَّنَ يَنْزِلُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَكُلُّ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَشْرُوهُم بِغَدَابِ الْإِيمِ  
 بَوْمَ خِيَمِي عَيْنِهِ فِي تَارِيخِهِمْ كَتَبَ بِيَدِ جِبْرَاهِيمَ دَجْنُوْبُهُمْ وَظَهَرَهُ هَذَا مَا كُنْتُمْ  
 لَا تَعْلَمُونَ فَمَا تَعْلَمُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ رَجُوعُ سَوَاقِطِهَا نِي جَمْعُ كَرْتِہ میں دُرِّ اللہ کی راہ  
 میں خرچ نہیں کرتے ہیں آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو شہادت دے دیں عذاب و دوزخ کی آگ  
 و سوز چاند کی گرم کیا جائے گا ورنہ حق کی آگ میں اور اس سے ان کو پیشانیوں و پہلوؤں پر چھبیں غی  
 بانیوں و عذاب سے فرشتے ان سے کہیں گے یہ وہی سے جس کو تم نے اپنی ذلتوں کے سبب جمع  
 کیا تھا پس اس کو ترجیح دو جو تم نے جمع کیا تھا اس آیت میں اللہ تعالیٰ پہلو اور پیشانی اور پیٹ  
 دیکھتا ہے اس لیے بیان کیا ہے کہ جب معاملہ دکھائی دیتا تھا تو وہ تیری چیز ہوتے تھے ورنہ غلامت  
 غنم و ریشمی کے درجہ برابر نہ ہو تا تھا تو پہلو پیچیر کر اس کی طرف سے بھر جاتے تھے اور  
 جب سوز و آتش تو اس کی طرف ہیجہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان حضرات عذاب ہی صراحت  
 بیان فرمادیں اور حدیث میں سے مایۃ تَرَكُوْهُ فِيْ ثَلَاثِ دُوْصُرٍ كُوزُوْةٍ دِيْنِہ سے منع کرنے ورنہ  
 تھی ورنہ اس کے عذاب میں زکوٰۃ نہ دینے سے کاشرب ہوگا متوجہ نہ اس سے حدیث  
 کے ترجمہ میں حدیبیہ فتح مہینہ سے مایۃ تَرَكُوْهُ كَمَا تَرَكُوْهُ زَكَوٰةٍ دِيْنِہ ورنہ یہ سے حدیبیہ  
 فتح مہینہ میں سے پس ترجمہ زکوٰۃ دینے سے منع کرنے ورنہ انھیں حدیبیہ میں سے جو کوئی

بیان علی بن ابی طالب

چار پائے یعنی اونٹ گائے بھینس بکری وغیرہ رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ نہ دے تو تین ماہ کے دن القدان چار پیوں کو اس شخص پر مسترد کر دے گا کہ وہ اپنے سینوں سے اُسے ہریں گے ورنہ اور کھڑے روئیں گے جب تک تمام خلق کا حساب کتاب ہو گا وہ اس دردناک عذاب میں مبتلا رہے گا یہ حدیثیں صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔ چنانچہ جو بیتہ زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر فرض ہیں اسے اور وہ نصاب بڑھنے والے دین سے خالی حاجت اصلی سے زائد موارد میں یہ ایک سال قمری گذر گیا ہو نہ سال شمسی اور زکوٰۃ کا فراور صغیر و محبوس اور قرضدار پر واجب نہیں عورت کے موئے چاندی کے زیور پر زکوٰۃ واجب ہے اگر عورت اس زیور کی مالک ہو تو عورت پر اور اگر مرد مالک ہو تو مرد پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اگر کسی مرد کے پاس دو سو روپیہ ہوں اور اسے قدر اس کو اپنی زوجہ کا مہر دینا ہو یا برابر سے کہ مہر مہمل ہو یا معجل تو اس مرد پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ سوئے میں نصاب زکوٰۃ بیس مثقال ہیں ان میں سے نصف مثقال نکالنا واجب ہے قاعدہ: مثقال ساڑھے چار ہاشہ کا متوا ہے پس بیس مثقال کے نوے ہاشے ہوتے اور نوے ہاشے کے ساڑھے سات توئے ہوتے پس اس میں سے مواد و ہاشے نکالنا چاہیے اور دو سو روپیہ چاندی میں سے پانچ روپیہ نکالنا واجب ہے اور اس سبب یہ کہ جس میں تجارت کی نیت ہو سکے قیمت جس نصاب پر پہنچے وہی دنیا زعم ہے میں گائے یا میں میں تبعہ یعنی ایک ہریں کا بچہ واجب ہوتا ہے اور چالیس سے مُستند یعنی دو سال بچہ اُنستھ تک جب صاحب موجدین تو دو روپیہ واجب ہیں مخرجہ کہتا ہے پھر مرتبین میں ایک تبعہ اور ہر چالیس میں ایک مُستند لازم ہے اور صاحبین دو تبعہ اور شتر میں ایک تبعہ اور ایک مُستند اور نشی میں دو مُستند اور نوے میں تین تبعہ اور سو میں دو تبعہ اور ایک مُستند اور ایک مودس میں ایک تبعہ اور دو مُستند اور ایک مودس میں تین تبعہ یا تین مُستند واجب ہیں کذا فی تشریح تواتیر۔ صاحب نافع مسہدین نے لکھا ہے اور چالیس گائے دو ہریں کا بچہ اس گائے تک اس میں تو معاف میں یعنی ہم سے ہاتھ تک معاف جب صاحب موجدین تو دو تبعہ ہوتے ہیں مثنوی۔ شریعت میں اس قدر غصہ کرنا اور بغیر سمجھے ہوئے کہ دین بہت ہی نازیبا ہے ہم کے بعد صاحب کا عد وغیرہ میں عد کے کیوں کر ممکن ہے شریعت حسب یہ بھی یہ دخل ہے مثنوی۔ پس میں گائے سے ایک تبعہ اور ہر چالیس سے ایک مُستند واجب ہے۔ مُستند



سے لڑتے تھے۔ انتہائی شہادتی غلطی نتیجہ سے رہ گئی تو کہ دوسرے مقام پر کافروں سے کی جڑ سنبھال  
 سے لکھا ہوا ہے۔ انتہائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مشہور حضرت عمرؓ کا بیان  
 موقوف کردیا کیونکہ بائیس ثوب ضعف اسلام کے سبب سے تھی و جب سلام قوی ہو گیا تو اس کی  
 ضرورت باقی نہ رہی مگر تب اس عذاب کو کتب میں ہمیں سے اس کے مابین کا تو اس قدر اچھے  
 دیدے تو تو اس سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ایک درہم زکوٰۃ نہیں دے گا  
 جہنم کے سوا ایک ہرگز نہ دے گا ثوب ہے کہ درجی آپ نے فرمایا ہے مَنْ يَسْرِ مَغْصِدًا يَسْرِ  
 الْقَتْلَ جَوَاسِرًا تَلَى دَسَاقِي رَسَاةِ التَّمْرِ سَكَبَ سَاقِي رَسَاةِ التَّمْرِ سَكَبَ سَاقِي رَسَاةِ التَّمْرِ  
 جمعین کے منتظر یہ کہ غلام کو کیونکہ ذکر کرنے میں آپ نے فرمایا اس کا فرض دینا ہے جو اس قدر  
 کی رہ ہیں تو بعض علماء نے اس سے غازی مردیہ میں کیونکہ وہ اس قدر نہیں جانی جان غازی  
 کرتے ہیں در حدیث میں ہے مَنْ كَانَ غَرِيْبًا وَوَسِيْرًا فَكَانَ بَيْنَ بَنِي سَبْعِينَ مَرَّةً  
 جس نے غازی و مدوی اگرچہ ایک تازیانہ ہی سے یوں نہ ہو پس وہ اس نے شہر تریہ میں نبی و رسول  
 کے نزدیک اس سے علماء میں کیونکہ وہ علم و بحث تیریہ میں سے بقول مشہور ہو گا تَحَدَّثَ  
 الْعُلَمَاءُ (اگر علماء نہ موتے تو جاہل ہو جاتے) و حدیث میں سے تَوَلَّوْا تِلْكَ بَيْنَهُ تَعْلِيْمًا  
 علماء کے علم سے دنیا قائم ہے اس لیے علماء کا خرچ سب پر واجب ہے صاحب ذخیرہ کافور سے  
 کہ علماء اور طالب علم کو بقدر ہائی مونس ان کے خرچ کے بیت ماں سے دینا فرض ہے در حدیث کے  
 نزدیک اس سے ان قرن یعنی تھوڑے دنوں میں اس حدیث میں ہے هَلْ تَقْرَأُ هَذَا  
 (اہل قرآن اہل تسمیہ کا خیال یہ ہے کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ قرآن کے لیے اس  
 بھر میں دوسو دینار یا ستر درہم بیت ماں سے ہیں در حدیث کے نزدیک اس سے دوسو درہم جو اس  
 کو جاویں۔ ایک شخص نے حضرت خاتم النبیین علیہ السلام سے کہا میں حج کو نہیں جانتا تو آپ  
 نے اس سے دیہانت کیا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا میں درہم میں آپ نے فرمایا جو شخص حج کو جا  
 اسے دیدے گئے تھے تینوں کو ثوب سے کہ اس وقت دوسو درہم دے جو حج کی وجہ سے رہا ہیں  
 پڑھو اسے اس قدر دینا چاہیے کہ وہ اپنے وطن تک پہنچ جائے۔ بنی ہاشم کو جیسے حدیث میں  
 طالب و غلام اس درہم کے غلاموں کو نہ تو دینا چاہیے نہ نہیں۔ درہم اپنی زکوٰۃ اور اپنے غلام و نوکر اور اپنے

کو بھی زکوٰۃ دینا چاہیے۔ زکوٰۃ کے مال سے مہنت کو ملتا رہتا اور مسکین بنانا درست نہیں ہے (۱)۔  
 زکوٰۃ پر سزا دینا چاہیے کیونکہ اس میں زیادہ ثواب مرقاے حدیث میں ہے اَصْعَدُ اَصْحَابَكُمْ  
 رَأْفَةً اپنے لھانٹ پر سیر کا دل کو کھلاؤ اس سے یہ مفتی کو اس کے دینے کی وجہ سے حالت  
 میں ٹوٹاؤں جس کی وجہ سے یہ بھی اس میں شریک ہوگا۔ ایک بزرگ کا دستور تھا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ  
 ٹوٹیا کے سوسے کو نہیں دیتے تھے سو گونے سے کہ سبب پڑتھا انہوں نے جواب دیا کہ یہ سو گ  
 بیت بہت میں رہا کے سو پچھ طلب نہیں کرتے مگر نہیں حاجت ہوگی تو اپنے رو سے یہ پریشان  
 ہوئے اور میں سے ایک دل کو جو سب حق کو خد کی درگاہ میں سے ہونا ویسے موال سے بہتر ہوتا  
 ہوں جو صاحب دنیا ہوں۔ یہ بات جب حضرت حبیبہ بغدادی قدس مد مرہ حضرت نے سنی تو فرمایا وہ شخص  
 خوب و سبب میں سے ایک ولی ہے (۲)۔ من محمد و صاحب محمد زکوٰۃ دینا چاہیے کیونکہ جب صاحب محمد صاحب  
 محمد سے فارغ ہوگا تو اس کو دینے والی بھی اس کے ساتھ تمھیں علم میں شریک ہوگا کہ زکوٰۃ اس شخص کو  
 اسے جو نیت کی وجہ سے اپنی حاجت میں نہ کر سکتا تو یہ حسب ہمت اَصْحَابُ رَأْفَةٍ مِّنْ تَحْتِ -  
 یعنی جاس موال نہ کرتے کی وجہ سے انہیں دوسرے منہ جانتے ہیں (۳)۔ یہاں یہودیہ چاہیے کہ زکوٰۃ  
 معاش سے فارغ ہو کر اس کا درجہ بلند ہوگا۔ یہودیہ چاہیے کہ وہ اپنے علاج میں صرف اسے  
 سبب بزرگ و بزرگ دینا چاہیے کہ وہ محمد و محمد دونوں کا ثواب پائے اور دوسرے بھی قربان کے  
 علم میں داخل ہیں۔ یہ سبب چاہیے کہ معاش میں کھائے۔ اور ایک در محمد صرف اسے کا ثواب سات سو  
 در محمد کے برابر نہیں دیتی ہے ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِي يَنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ  
 تِلْكَ حَيَاتِهِ تَبْتَغِي سَبْعَةً سَبْعًا مِّنْ قَبْلِ سَبْعَةٍ مَّا تَحْبَبُ وَ تَلْبَسُ عِشْرَةً مِّنْ يَّسَارٍ  
 و تَدْرِي۔ میں شریک کرتے ہیں ان کی مثال یہی ہے جیسے ایک در سے سات ہائیں میں در راہ میں  
 سات ہائے میں در تہ کے لیے مدد چاہتے ہیں اس سے بھی زیادہ عطا کرے۔ یعنی ایک در محمد کا ثواب  
 چودہ سو در محمد کے برابر ملتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کو محل تلاش کر کے زکوٰۃ دینا چاہیے جو ہر حق منہایت  
 دینی میں نہ رہے۔ مگر جو شخص کے دینے کا ثواب سات سو کا ثواب اور نہ شخص کے دے کا ثواب نہ  
 کا ثواب پانچ سو کا ثواب نہ کہ تمھیں وہ نہیں منع کرتے۔







غیبہ سلام کو دنیا میں آگ نے جو دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان جل گئی اور شرکاء کی آگ میں  
جل کر فنا ہو گئے۔ یمن دوزخ کی آگ فقط سنہگار دھماکتے کی۔ حدیث میں سے دوزخ کی آگ  
بے گناہ کے لیے ایسی سے جیسے پانی ٹھیل کے لیے۔ دنیا کی آگ پانی سے بھتی کے اور دوزخ کی  
مومن کے نور اور سنہگار کے۔ سنو سے بھتی کے۔ حدیث میں سے کہ قیامت کے دن بعض مومن  
دوزخیوں کو دوزخ میں جا کر دیکھنے کی خوشی کریں گے کہ نہیں جانتے تھے کہ جب وہاں جا کر  
دوزخیوں کا حال دیکھنے میں مشغول ہوں گے تو دوزخ کا مردہ و فریاد کرے گا کہ مومن تیرے  
نورِ ایمان سے ہمارے شمع سرد ہو گئے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتوں کو حکم دیا  
کہ دوزخ کو اپنے مقام سے باہر دو پس ستر ستر اذوق و ذخیرہ کو ستر ستر فرشتے کھینچتے ہو گئے  
محشر میں رہیں گے وہ ایک معیت نام چیخ مارے گی جس کی وحشت سے تمام عالم زلزلے میں  
پڑیں گے و نفسی نفسی پکاریں گے۔ فریاد معیت کے وقت میں بھی حضرت شمع مذہبی رحمتہ  
معد میں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و صحابہ جمیع امتی امتی فرمائیں گے سر شخص اپنی ذات کی نجات سے  
گا و سئلہ اعقبت نفسي من النار سے گارہ یعنی سے مدد ملے گا۔ آگ سے بچاؤ شہادت خوف کی  
وجہ سے دل خمر کے دو لکھے بھول جائیں گے و نفسی نفسی پکاریں گے پس شدہ شہادت دوزخ  
سے نکال کر عداوت حشر میں پھیلے گے و جن و انس کو اپنی عرف کھینچیں گے اس وقت سب  
آگ حضرت سرد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم گردی سے رہ پکاریں گے و فریاد کریں گے  
و الحمد و الحمد آپ یہ حال مدح فرما کر سنہگاروں کی شفاعت کریں گے اور مناجات کے یہ  
بافتہ ہوتے گے اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر ایک مشک پانی سے  
معری و قیامت آپ کو دے کر عرض کریں گے کہ آپ اس میں سے چند قطرے دوزخ کی طرف ڈالیں  
اور عجیبات و حقاہ فرمائیں۔ آپ اس میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینکیں گے نور دوزخ  
کی آگ بقدر پانچ سو برس کی راہ کے بھاگ جائے گی۔ آپ دریافت کریں گے کہ یہ کیسا پانی ہے  
حکم ہو گا کہ یہ ہمارے سنہگار بندوں کے تسویٰ جو دنیا میں ہمارے خوف سے روتے تھے اس کا  
ایک قطرہ دوزخ کی تمام آگ کو بجھائے گا۔ بجز اس کے کوئی اس آگ کو نہیں بجھ سکتا۔ جان  
چاہیے کہ اللہ نے دوزخ کے ساتھ جتنے پیر کیے ہیں ہر نیچے دے دیتے ہیں ویرانے جتنے سے

زیادہ عذاب ہے جس طرح بہشت کے سات طبقے میں اور سرور پرورے طبقے میں نیچے والے طبقے کے لئے نہ بنتیں ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی گناہگار دوزخ کے ساتویں طبقے سے نکال کر چھٹے طبقے میں ڈال جائے تو اس کو بے حد آرم تو اور غایت سکون کی وجہ سے خوب نیند آوے اور اللہ تعالیٰ نے ہر طبقے کے لیے ایک رُوح پیدا کیا ہے۔ ایک ہر حضرت سرور عام صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ دوزخ کے طبقوں میں کون کون گروہ رہے گا انہوں نے جواب دیا کہ وہ جو دوزخ کا ساتویں طبقہ سے اس میں منافق رہیں گے اور جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے نہ بتجملہ ہی تمام سے اور انجیم جو دوزخ کا چھٹا طبقہ ہے اس میں مشرک رہیں گے اور سقر جو دوزخ کا پانچواں طبقہ ہے اس میں عیسائی یعنی چھ بین ترک کر کے بُر دین اختیار کرنے والے رہیں گے اور انجیم جو دوزخ کا تیسرا طبقہ ہے اس میں یہود رہیں گے اور سعیر جو دوزخ کا دوسرا طبقہ ہے اس میں نصاریٰ رہیں گے اور نیم جو دوزخ کا پہلا طبقہ ہے اس پر سب کا نذر ہوگا اور پہلے سرور عامی پر ہے وہ اس کا ترک کرے یہ جو بغیر توبہ کیے ہوئے مائے مومن میں قتل ہو کر حضرت جبریل علیہ السلام کا موشن ہوئے آپ نے کہا گے کیوں نہیں مائے مومن طبقہ میں کون کون رہیں گے آپ کے بچہ سرور پر دوزخ دار مدنے لگے۔ آپ نے ایک غرہ در کر چھپا اسے جبریل کیا اس میں میری امت کے مائے مومن گئے انہوں نے دبی زبان سے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی گڑھی کا حل چھپا انہوں نے کہا اگر دوزخ داروں کے پسینہ کا ایک قطرہ اس حد کے پہر پر قتل ہو جائے تو پھر کچھ کر پانی پانی ہو جائے آپ نے دوبارہ غرہ در و بیوش موش سے تمام صحابیوں کو مہر مہر کیا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کا اور آپ کے باروں کا فطرب و غیرہ بارگاہی میں عرض کر کے فوراً حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اسلام کے بعد پیغمبر بھیجے کہ آپ پریشان نہ ہوں میں رحمت رحمتوں جو کوئی آپ کی امت میں سے نماز مغرب کی سنتوں کے بعد کھانا سے پہلے سات مرتبہ کہے فقہاء اجداد میں اللہ یا نہ جینے والے لکھ جو دوزخ کی آگ سے بچے اسے بچاؤ دے اور پڑھے اور چھرتیہ دن میں مائے مومن میں پر دوزخ کی آگ حرم کر دوں گا مسموم ہو جاؤ گے جیسے کہ اس دن کی مدد دست کر آپ پر دوزخ ابنا جاو اور ترمذی میں ہے حدیث سابق میں علی شمشیرین نے فرمایا







اس کی قبر خونی تھی تو اس کا چہرہ ایسا منور تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں بند ہو جاتی تھیں۔ آپ  
 متحیر ہوئے اور وہوں سے اس کا حال دریافت کیا تو سنے بُرائی کے سوس کی چھائی نہ جانی شب  
 کو آپ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں فرانس بھی آپ کی خدمت میں  
 تھی قدرتاً بارِ پاپ نے ان سے فریاد سے ملی میں کے دونوں خیموں کا نور کی سنواری کی پشت  
 سے سے جو نماز کے بعد اس کی نصیحت خوفِ حق کی وجہ سے نکلتے تھے درمیان کے دونوں  
 خیموں سے تو موجہ تھے تھے تو روئے کی وجہ سے تھکنے میں ہو گئیں یہ ذیبت فضل اللہ بنو تہذیب  
 مَنْ يَشَاءُ حضرت آدم علیہ السلام تین سو برس تک اپنے قلموں کی خدمت میں رہا کیونکہ وہ اس زمانہ  
 میں کبھی انہوں نے آسمان کی طرف شرمندگی نہ کی وجہ سے انہیں عاقبت فرشتے ان کے دیر  
 کے طالب ہوئے سب درگاہِ حق میں منتہی ہوئے کہ حضرت آدم کو حکم تو کہ وہ آسمان کی طرف دیکھیں  
 حضرت جب تین سو برس پہلے ہی اسے آسمان کی طرف احادیث کرنے کا سبب پانچ  
 انہوں نے یہاں نہ ہوئے تھے کہ اسے نظر نہیں آتا تو انہوں نے مسنونہ کہ وہ موجود کہ تہذیب  
 فرماتا ہے کہ سُنُوا لِمَا يَنْتَهِی عَنْكُمْ قِيَامُكُمْ فِي بَيْتِكُمْ بَيْنَ بَيْتِكُمْ بَيْنَ بَيْتِكُمْ بَيْنَ بَيْتِكُمْ  
 گئے حضرت آدم علیہ السلام چار سو برس تک اپنی غرض پر مہم رہے تو وہ تین سو برس کے  
 بعد ہی آپ منہ چھپا گئے تھے وہوں نے جہاں باہر دیکھنے کی ممانعت کی آپ نے فریادیں مانتھیں  
 کے قایل نہیں ہوئے۔ مگر وجہ تھا کہ پورا آسمان میں سے کہ حضرت آدم علیہ وسلم کی خانوے چھپا  
 تھیں وہ آپ کے شہر میں یہ شخص کی ایک بی بی تھی آپ کا وہ عورت اس کی عورت سے حاجت کرنا  
 تھا و لقیہ وہ عورت آپ کا حاجت یوں کر کر سکتے تھے پس آپ نے اس کو عورت کی پرستش کیا وہ لوگوں کو ہم  
 آگیا۔ عدت کے بعد آپ نے اس کی عورت سے حاجت کیا پس حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ  
 السلام بیٹہ کی عورت میں آئے اور پناہ مقدسہ آپ کے یہاں پیش کیے انیسویں کے منتہی ہوئے کہ ان  
 نے کہا کہ میرے پاس ایک بھری و مردہ علیہ کے پاس نہ ہوئے کہ بھری ہیں اور یہ میری بی بی سے چاہتا  
 ہے کہ میری ایک بی بی چھپیں کہ اپنی سو بھریوں کے۔ آپ نے فریاد یہ نعمت نے اس کے بعد دونوں آپ  
 ہوئے۔ آپ کو نہیں پتا کہ یہ مقدسہ تو جینے میری وقعت اور سمجھ گئے۔ دراصل یہ مقدسہ نہ تھی بلکہ  
 کو حرف سے بچے تھیں تھی سب کا یہ در در سے دے دیا یہاں تک کہ وہ شہر کی تہذیب کو بھریں

کہیں سے بعد بھی آپ شرم و وجہ سے ہر وقت پانہ پیٹنے دیتے تھے انتہی تندرست و جوان  
 میں حضرت حسن بصری کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک بار آپ اپنے مکان کے گوشے پر غوف ہی سے اس قدر  
 نثر سے دلتے تھے کہ پرنے سے میں سے پانی کی طرح رستے میں آپ کے منہ بہرے روتے تھے۔  
 راہ میں ایک شخص پر اس پر نہ سے کچھ نہیں پڑتیں اس نے پکار کر پوچھا کہ یہ پانی پاک سے یا نجس؟  
 آپ نے جواب دیا سوؤ او کیونکہ یہ نہ ہر بندے کے، منوں میں سے آپ کی واپس پانی در آپ کے  
 سہم کو سن کر غرہ مار کر بے خوش ہو گیا تب خوش ہو کر اس نے سہم پر سے دست برد جان کر اختیار  
 تمام اپنے غفلت کے لیے رکھ چھوڑا۔ منتر حجامہ بتا ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہر جس وقت  
 چار سال کا تھا تو کسی بزرگ سے آپ کو ہزار میں بے قراری کے ساتھ روتے دیکھ کر سہم پوچھتا تو آپ  
 نے سچ جواب نہ دیا۔ خاندان نبوی کی عظمت کے عین سے ان بزرگ نے خیال کیا کہ یہ حد حیرت سے علم  
 میں شاید کسی چیز کے لیے روتے ہوں اور یہ فرادیں و وزیر میں ان خدمت میں حاضر ہوں۔ پھر  
 ہر تمام پوچھا اس وقت آپ در زمانہ بدیدہ ہوئے اور فرمایا میں غضب الہی کے خوف سے دروزخ  
 و اس کے نیل سے روتا ہوں ان بزرگ سے کہ یہ حضرت آپ بھی کہہ معصوم میں آپ کو اس کی خیال  
 نہ کیا چاہیے ان کے کہنے پر وہ اور اجداد ہوئے اور فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں جب اس سگنا  
 موتی سے توپے چھوٹی چھوٹی مڑیاں سوا کر میں کو نیز کرتے ہیں جب وہ خوب نیز جاتی ہے تو بڑی  
 مڑیاں لگائی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ قیمت میں چھوٹی مڑیوں کے غولٹ ٹھوٹے بندے اپنے روزیہ  
 میں نہ سمجھتا ہوں کہ جو میں اسے لے دیتے ہیں آپ بندوں کے غفلت میں ہم سے نہ کاروں کو اپنے قہر و  
 غضب و آتش و زخ سے محفوظ رکھ کے مدد تمہارے حبیب کی قربت کو وسیع کر کے تیرے مذہب  
 سے پاداش کے ہیں و تیری رحمت و رحمت کے ناب میں سے مدد تم کو حکام شرعہ و چارہ بند کرنے  
 ہمارے خاندان بصری کے چچ اور اپنے حبیب کے روضہ کی زیارت غیب کر وہاں کی خاک پاک میں ہماری  
 خاک ہمارے کبریا سید مکیں و ستارہ بنی و نوحہ مہر بنی و زوجہ و ذریعہ تہمیں۔ انتہی۔  
 جہ شتیاق کی میں روز حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے مَنْ لَیْکِ بِاشْتِیَاقِ مُوَدِّی  
 فَلَهُ جَنَّاتُ مُوَدِّی، جو بندہ مومن کے شتیاق میں رویاں کے لیے جنت ہے۔ حضرت شعیبؑ یہ سہم  
 ہفتہ سب آپ دس برس تک ہر روز کہتے یہاں تک کہ مصلوں کی روشنی جاتی رہی پھر قدر سے

ان کی تمہیں راتیں میں اس کے بعد چہرہ پہ پہر دہریں تک رہا کرتے۔ چہرہ تمہیں جاتی رہی پھر نہ  
 نہیں روشن رہا۔ چہرہ پہ پہر دہریں تک رہا کرتے یہاں تک کہ انھوں کی روشنی پھیری نہ رہ جاتی  
 رہی اور چہرہ نہ رہا۔ روشنی غصائی و غضب نوار سے شعیب رحمۃ جنت کی عکسین روتے ہوئے  
 تو وہ تھک رہے تھے۔ درگزر دوزخ کے خوف سے روتے ہوئے وہ تھک رہے تھے۔ چہرہ پہ پہر  
 دہریں سے پہرہ دار تھے نہ جنت کی خوشی سے نہ دوزخ کا خوف۔ میں تو لفظ تیرے شہداء میں رونا  
 ارشاد ہو کر روتے ہوئے چہرہ پہ دہریں در دہریں رہا کرتے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 نے دہریں کی گندہ اور جوب میں رشاد ہو کر لڑائی کرتے تھے نہیں دیکھ سکتے تو اس کے بعد کسی  
 نے حضرت موسیٰ کو ہنسنے سے منع نہیں کیا۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے نہیں روتے  
 سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں کو حکم ہوا کہ نہ روتے۔ میں نے نہ تو رونا نہیں سیکھا  
 جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مورچہ مناجات میں مشغول تھے۔ سفار ہو کر تم جوتے اور میرے  
 اور غمناک کیوں روتے ہو انہوں نے فرمایا کہ غرض کیا تو یہ جانتے والے تھے معلوم ہے کہ جب سے  
 مجھے حکم لکھا کہ نہ رونا میری جوت پیاں رحمت سب جاتی رہی رشاد ہو کر میرے دہریں سے  
 متنبہ ہو اور نہ موت کے دن میرے غم سے غم نہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو شک ہو کر سنو اور جوت کو نشہ  
 اور شہم ہو کر رہیں اور غم ہو کر رہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس قدر روتے تھے کہ خدا کے مبارک  
 کا گوشت پوست سب تسکون کے ساتھ بہہ گیا۔ ہم مومنین حضرت جعفرؓ فرات میں نہایت شب  
 حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف فرما تھے اور آپ کا سر میرے بازو پر تھا اور میں  
 ریش مبارک کو ہاتھ سے صاف کر رہی تھی اور میرے جاتی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تین شریفین  
 کی تدوین میں مصروف تھے جب اپنے ان کی روشنی توڑنے میں پناہ نہ پا کر میں روتے رہا  
 لیٹ گئی جب انہوں نے یہ بیت پڑھی کہ لَا تَقْنَطَنَّ عَنْ رَبِّكَ يَا عِبْدُ اللَّهِ مَا جَعَلَ بَيْنَكَ وَرَبِّكَ  
 کے دن اپنے رب کے دہریں سے خردم نور کے تو پہ روتے تھے اور مجھ پر آپ کے سوگم سے میں  
 اٹھی اور میرے بازو پر آپ کی گھڑی کے جہ میں نے پڑھا یا جب جنت کے یہ گمراہ ہیں آپ نے  
 فرمایا نہیں میں نے پوچھا پھر کیا آپ دوزخ کے خوف سے رہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں ہاں  
 وَبِیْ تَشْبِیْهِ النَّاسِ وَبِیْ تَشْبِیْهِ النَّاسِ وَبِیْ تَشْبِیْهِ النَّاسِ وَبِیْ تَشْبِیْهِ النَّاسِ

ہر روز فرماتے ہیں کہ آپ کے سنو زین پر پہننے گئے۔ اور بزرگان دین کا قول ہے کہ بہتر  
 روز وادت جو شتیق مونی کے لیے ہو اور بدتر روزا کہ ہے جو دنیا کے جاتے رست کے لیے  
 ہو۔ اور حدیث میں ہے کہ دنیا میں خوفِ خدا سے روئے اور قیامت کے دن جنت میں سنتا ہو جانے  
 کا اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوڑنیوں کو جمع کریں گے اور کہیں گے کہ حج پٹہ پر آؤ  
 جس قدر رسول کو ہونہ دنیا میں خدا کے خوف سے تمہارا ایک سنو بھی نہیں نکلا دیکھو کاشیر جذا اور ہما  
 کا نو یسیرت چاہیے کہ خوب رو میں بدست م کے جو چھ سنو نے لکھا کسی نے حضرت تہ در تہ  
 نسل صدیر و سکتے ہو چھ کہ دی کوں کوں میں آپ نے فرمایا بیدری کی وجہ سے جن کے منہ زرد و  
 رستہ کی وجہ سے انہیں ضعیف ہوں اور آپ نے فرمایا سے خلوت میں اس کو یاد دینے اور قیامت  
 کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا یہ سب مشرق میں مذکور ہے عین سہولت دوسری وہ کہ جو بیدر  
 ہست یہ حدیث سبق مذکور کا کثر ہے۔ چنانچہ یہ کہ بیدری بڑی عبادت سے اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ مَضَاجِعِ رَن کے پہلو خوب کاموں سے لگ رہتے ہیں یہ عمل اس  
 روزہ کی دولت سے و تَذِیْنِ بَیْتُنَّ نَدِیْمَةُ سَعْدًا قَدِیْمًا رُودت مذہبیت میں اپنے  
 رب کے سامنے سجدے اور قیام میں اور بیعت ان کوں کا طریقہ ہے چنانچہ کہ بتد سے  
 سید بہا تہا مشب فرمیں خدا کثر صحت بہ قیام شب و وجہ سے مذہبیت تھے و ضعف و وجہ سے  
 حاصل معاش میں دشواری تھاتے تھے پس مد سے حکم چھو کہ رت کا جو کثم پر مشاق ہے ہم صاف  
 چاہتے ہیں مذہب دشواری جیسا کہ مس قیامت سے فرمے۔ یُوْیْدُ اللّٰہُ بِکُمْ یُسْرَدَ کَیْرَیْاً بِکُمْ  
 نَعْسَ رَؤُوسٍ وَ سَوَّوْا سَہْمَہِی لِقَدِّ عَلَیْہِ سَہْمَہِی دُنِیْ ہمارے عبادت کیا کرو جیسا کہ مس قیامت  
 سے وید سے وَاَنْ تَغْفِیَ اَنْ تَغْفِیَ سَہْمَہِی سَہْمَہِی سَہْمَہِی سَہْمَہِی سَہْمَہِی سَہْمَہِی سَہْمَہِی سَہْمَہِی  
 پیر کی سنت کو اور ہی حکم ہو آپ غلامین نہ ہوں جو کوئی آپ کی مت میں سے دشمنی رت کو رحت  
 نماز پڑھنے میں کے نامہ عمان میں تمام جن دشمنی عبادت تھی جو کئے و سہی یہ ہستے فرمایا  
 اَعْلٰی فِی جَوَافِیْ مَبْنِیْ خَیْرَیْمِنْ سَدَّیْہِ وَ مَرْفِیْہِ وَ کَا اَنْ کَشَقَّ عَلَیْ اَعْمٰلِیْ سَفَہَہِ اَوَّلَہِ اَوَّلَہِ  
 جہیز و عہد پڑھنے کے نزدیک دنیا و دنیا سے بہتر ہیں وہ کہ بیدری سنت پڑھ یہ دور تھیں دشمنی  
 رستہ شاق نہ ہو تھیں تو ہیں نہیں ارض کہ دنیا جب سے قیام میں کا حکم مشورہ ہو تو نامہ حضرت







کہ قیامت کے دن شب بیدار عبادت گزاروں پر سورہ یسے جا میں گئے اور ان کا رنگ مثل  
یا قوت مخرج کے ہوگا۔ ہر شجر پوچھیں گے سے پروردگار یہ کون لوگ ہیں حکم ہوگا یہ دو لوگ ہیں  
کہ جب دنیا میں تھے تو یہ ہماری عبادت کرتے تھے نہ تھا ان کا کھڑ ہونا، نہ شجر کے ساتھ  
اور نہ تھا ان کا سونا، مگر سچو کے ساتھ وَهُمْ أَحْبَبْتُ إِلَهُهُمِ مِثْرَةً مِثْرَةً دُورِ مِثْرَةٍ  
حدیث میں ہے کہ شب بیدار سوئے دلوں میں یہاں سے جیسے مڑوں میں زندہ نہ تھے دل مڑے مہر  
رکعتیں و زیادہ سے زیادہ رکعتیں ہیں جس کو سجدہ خالی تہجد کے لیے جتنے کی توفیق دے اس  
کو لازم ہے کہ تہجد کے بعد دو رکعت بہ نیت قیام شکر شب دُور سے پہلی رکعت میں بعد از نماز  
کے آیتہ الکرسی خلو دن تک اور دوسری رکعت میں تین برسوں کی عمر سورۃ تک پڑھے پھر چھپس دم  
بارہ رکعت لوگ انہیں رکعت اڑوں سے زیادہ قدرت سے حدیث میں ہے مَنْ صَلَّى صَلَاةَ  
النَّهْجِ اَدَّاهُ مِنْ بِلَالِ بْنِ رَاحِمٍ پڑھنے سے کہ جتنی تونے کا میں خدا میں ہوں) ایسے ہی  
خدا سے دعا میں ہے قِیِّ سَبِّحِ اللہ بِہ حدیث کا کلمہ اسے یعنی وہ خدا کے جسے میں رہ خدا  
قید سے لگاؤ کی سی ہے کہ جو شخص خدا کو رہ میں نہ جائے اس کا جائنا و سونا برابر ہے اور  
اس کی ایسی مثال ہوگی جیسے مشائخ کہا کرتے ہیں مَنْ تَلَّيْكَ مِنْ مَوْصِلٍ اَهْلُ فِكْرٍ اِحْسَانٍ  
ذُنُوبٍ اِجْوَادٍ کے قول نہیں اس کی مرہب نہیں جی گناہ ہے، ورجو کہ اللہ کے لیے نہ تو وہ  
مثل پر گناہ خدا کے سے شب بیداری کی دو نہیں ہیں، طاعت کے لیے مصیبت کے  
لیے اہل عت کے لیے شب بیداری کی دو نہیں ہیں (۱) صفات الہی میں سے صفت بیداری قیام  
کرنے کے لیے جائنا۔ لَقَدْ تَعَالَى فَرَمَانًا لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا مَنَامٌ وَلَا يَمِينُ وَلَا يَمِينُ  
پس خالق الہی کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے سے کہیے بعد ثوب ہے حدیث میں ہے  
مَنْ تَمَسَّكَ بِخَيْقٍ مِنْ خَدَقٍ تَدْرِكُهُمْ مِنَ الْاَمْنِ وَلَهُ عِنْدَ اللہِ اَجْرٌ بَالِغٌ وَرَبِّكَ  
روایت میں بخیر تہذیب ہے یعنی جو شخص اللہ کی خدمت میں سے کوئی عادت خیر کرے وہ دونوں  
میں سے بے خوف ہے ورنہ اس کے لیے خدا کے پاس بڑا ثوب ہے (۲) نماز کے لیے جائنا حدیث میں  
ہے کہ تہذیبی رات میں دو رکعتیں دامنار و شمن دن میں سات سو رکعت دُور سے بہتر میں عمر  
فرق نماز کا تہذیب سے میں دُور نہ کروہ سے اور نقل تہذیب میں دُور مستحب سے دُور نہ کروہی جیسے

جائے حدیث میں سے مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فِي سَوَادٍ بَيْنَ نَارٍ وَنَارٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ عَنِ الْجَنَّةِ  
 رتبہ میں سزا دیا کرتا ہے تو اللہ کے قلب و قلم و نور و رحمت سے (ہر مدت قرآن کے  
 لیے جو نماز بھی ایک سورت بری ہے حدیث میں سے مَنْ اسْتَفْهَرَ الْقُرْآنَ فِي سَوَادٍ اسْتَبْرَأَ  
 نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْتَبِي نَدَاءَ بَاوَلَى سَيِّئًا أَلَهُ اللَّهُ بِمَا مَجَّهَدَ تِلْكَ عَنِ تَمَنَّى رِبَّكَ رَت  
 یہ قرآن پڑھتا تھا دن میں تین نفوس سے بچا جاتے تھے خدا کے دوست سے اللہ کے لہجہ  
 ورنہ بند اسے صفت الہی میں پوشش دینے سے وہ حدب علم کے لیے جائے میں جز  
 بھی ہے شمار ہے جو جامع غفلت میں سے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
 حضرت سرور عالم نسل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یاد نہ کرے کہ غرض سے رات کو نماز پڑھ کر  
 اس وہ حرف کے بدلے حرج و مرج کا ثوب ملے گا (۴) رات کو سرفرازی اللہ کر کے جاگن یہ  
 حجتی بری دوست ہے حدیث قدسی میں سے بِالْحَمْدِ يُبَشِّرُ الْمُسْلِمِينَ فِي صَلَواتِ الْمَلِيقَةِ  
 وَفِي رَيْطَانَةِ الْقَبْرِ اِي انجنت یعنی اسے جو صلی اللہ علیہ وسلم جو ثوب نماز میں میرے حق  
 رتبہ جاتے ہیں ان کو بشارت دیدے کہ میں ان کو جنت و حرف کیسے دے دوں گا، جہاں مقنا  
 اللہ کے لیے جو نماز بھی بہترین صفت سے متعلق ہے ان کو کھانے سے فائزیت صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان کو جنت کو قطع مسافت کرتے ہیں درمیان نوٹے کافروں پر جاتے ہیں حدیث میں  
 سے کہ جو شخص رات کو گھر سے جہاد کے لیے نکلے تو متحانی کو سر قدم پر ایک برادر دوزخ  
 کا ثوب دینا ہے (۸) اپنی زوجہ کے پاس جو نماز بھی داخل عبادت سے حدیث میں سے کہ جو  
 نماز ایک گھر کی شب کو اپنی بیوی کے پاس جا کر پڑھ لے گا وہ اس سے شل شب قدر کے عبادت کے ثوب  
 و عبادت کی اور کسی طرح معصیت کے لیے شب بیداری کی بھی کی نہیں میں جیسے شب بیداری  
 نہ کرنے کے شب بیداری کرنے وغیرہ خاص سے ان سب میں ہر ایک موجب عذاب ہے  
 حدیث میں سے ان جیسے لٹو کر ہے جو گناہ کے لیے رات کو جاتے ہیں یہ شب بیداری معصیت  
 سے اس سے نہ سہولت پہنچا پیسے و رات عت کی بیداری کے لیے مستعد ہونا چاہیے کہ یہ سزا کی  
 نسبت انسانی سے حضرت نبی کریم صلیہ علیہ وسلم سے مومن نے دوستی و عدالت دریافت کی تو فرمایا  
 صلیہ علیہ وسلم رات کا جائے اور سو کو بھانا دوستی و عدالت سے ہاں کے معنی موتی

کے ہیں مگر یہاں سوچو اور میں سے عَجَبِ بِنَجَبِ کَيْفَ بِنَام۔ کُلُّ نَوَاحِلِ عَجَبِ حَرَام۔  
 تعجب سے عاشق سے کہ وہ کیونکر موت سے اس لیے کہ اس پر ہر بندہ حرام سے بندگ۔ حضرت شیخ  
 حمید الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں سے

عجب از دوستی کہ خواب کند خواب از دستان شد ست حرام

جو شخص شب بیداری کو اپنے دیر سان کر چائے سے لذت کہ نہ پیٹ بھر نہ کھانا کھائے نہ پوری  
 پیاس پانی پئے اور دن کو س قدر کام نہ کرے کہ رات کو تکان ہو منقول سے کہ جو شخص سوئے وقت  
 یہ فردوسِ آخر سوئے کف و تین تینیں، پڑھ کر کے سے اللہ مجھے بھرت اس بیت کے قول وقت  
 جگہ سے تو اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کو جگہ دے گا۔ حدیث سابق میں ہے عَيْنُ غَضَّتْ عَنْ مَعْرَمِ  
 اللہ یعنی تیسری آنکھ جو ان چیزوں کو نہ دیکھے جنہیں اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خاص اپنے حبیب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب میں فرماتا ہے قَدْ بُنِيَ مِنْبِیْنِ یَغْضَا مِنْ ابْصَارِهِمْ سِوَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہ  
 علیہ وسلم آپ مومنوں سے فرمادیں کہ بنی آنکھیں نہ کھلیں اور غور توں کے حق میں رشاد ہو سے قَدْ  
 بُنِيَ مِنْبِیْنِ یَغْضَا مِنْ ابْصَارِهِمْ سِوَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہ علیہ وسلم آپ مومنہ غور توں سے فرمادیں کہ  
 بنی آنکھوں کو احوال مومنوں کے دیکھنے سے بچائے ہیں اور حدیث میں ہے مَنْ تَعَرَّى رَمْلًا یَجِبَتْ  
 صَبَّ فِي عَيْنِهِ لَا تُفْ یَوْمَ الْقِيَمَةِ رِبَیْغَانِ غُورِیْنِ کو دیکھنے والی آنکھ میں قیامت کے دن یہاں  
 جاتے گا حدیث میں ہے اَلْغُورُ بِالشَّهْوَةِ سَلَامٌ مَسْمُومَةٌ مِنْ سَلَامٍ بِالنِّبَیْسِ (شہوت و  
 نظر سے دیکھنا ایک تیر نہ میں عجبا نوشیقان کے تیروں میں سے سے شہوت کے ساتھ نظر و مقید  
 کر دینے سے نام نہ کہ غیر شہوت نظر نہ کرنا نہیں ہے اور حدیث میں سے مَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَنِ  
 حَرَمِ اللہ عَلَیْهِ حَرَمِ اللہ عَلَیْهِ اَشْرَافِیْنِ اپنی نظر کو ان چیزوں کے دیکھنے سے بچایا جس کو اللہ نے حرام  
 کیا ہے تو اللہ اس پر دوزخ و حرام کر دے گا اور بزرگوں کے قول سے عَيْنُ عَيْنِ مَدْحِی  
 آنکھ نہ کہ چہرہ ہے جس طرح چشمے سے گھاس سنی ہے اسی طرح آنکھ سے نہ کہ پیدا ہوتے ہیں  
 اور کہتے ہیں اَلْغُورُ سَلَامٌ مَدْحِیْنِ (آنکھ غور توں کی چیز ہے) مگر حضرت ام عبد اللہ رحمہم  
 طرف نظر نہ فرماتے تو سرگز میں پر فریفتہ نہ ہوتے وَ نَفَعَصَى دَمْرَ تَبَةِ نَفَعَى کے مورد نہ ہوتے رحمت



اور بعض کے نزدیک فرق ہے، حکام بواسطہ غضب پروں میں نافذ ہے کہ جس سے کوئی نافرمان  
 نہ ہو اس کو دوسرے کے ذریعے پیادہ دیتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ بواسطہ نفاذ حکام میں آپ  
 بزرگانی ہر کوئی ہے یعنی آپ کہہ دیں کہ جو آپ کے حکم کو بغیر میرا حکم نہ جانے کا وہ دوزخ کا مستحق ہے  
 ورنہ انہوں سے کہ خطاب بواسطہ تقدی کا یہ نذر دہن پر مرم ہے جی آپ نہیں سمجھیں یقین سے  
 کہ آپ کی فہمائش مؤثر ہو اور وہ اس پر عمل کریں ورنہ صوت عدم مل آپ سے شرمندہ ہوں کیونکہ اگر میر  
 نے خود حکم کیا اور انہوں نے اس کے خلاف کیا تو مجھ سے شرمندہ ہوں گے اس کے بعد اللہ نے ہم سے  
 فرمایا ہے یعنی آدمہ نہیں فرمایا یہ اس جانب اثر ہے کہ نذر مخاطب نہیں کیونکہ نہیں اللہ نے دوزخ  
 کے لیے پیدا کیا ہے چاہے گناہ کریں یا نہ کریں لیکن تم تو ہستی تو تم سے نفل کے قریب نہ ہو جس سے  
 دوزخ میں توجہ و پس نہیں میرے پہنچا ہوتے کیونکہ تمہارے نبی نے فرمایا ہے مَنْ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ  
 مَا أَنشَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَذَابِي الْآتِ لَا يَعْزِينَ خَوْفِي رُحْمًا وَكَرْفًا يَكُفُّ رُحْمًا وَكَرْفًا يَكُفُّ رُحْمًا  
 دوزخ میں عذاب کیا جاتے گا، پس اسی امر میں نے اپنی تعظیم میں لکھا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے بعض  
 مِنْ بَصَارِهِمْ فرمایا بعض مشقت میں کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے اور تقدیر کا کام چوں سے کہہ دیتے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں سے کہ اپنی انھیں چھپا دیں اور بعض کے نزدیک میں تعظیم سے اور تقدیر  
 کا کام یوں سے يَخْضَعُونَ بَعْضُ الْبَصَارِ بَعْضُ الْبَصَارِ بَعْضُ الْبَصَارِ بَعْضُ الْبَصَارِ بَعْضُ الْبَصَارِ بَعْضُ الْبَصَارِ  
 دیکھنے کی ممانعت ہے، نہیں نہ انھیں اس میں اگر میں نہ ہوتا تو تمام عام سے جتنے پستی پر ہم موبائی جہت  
 تعالیٰ نے فرمایا وَيَخْضَعُونَ الْأَرْوَاحُ وَجْهَهُمْ اور اپنی شرمندہ ہوں کی حفاظت کریں اللہ تعالیٰ نے اس میں  
 نظر و مقدم و شرمندہ کو مؤخر کیا اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ اس معانی کی کہو سے یہ تقدیر  
 تاخیر سے ہے کہ آنکھ پر و شرمندہ کی نیچے ہے پس وہ سے نیچے آتا ہے تو اسے خود اللہ تعالیٰ نے  
 حکام میں آسمان کو مقدم و زمین کو مؤخر کیا ہے حالانکہ حقیق میں زمین آسمان پر مقدم ہے اور اللہ  
 خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ پس اپنی شرمندہ ہوں کی حفاظت کرنا اور رکھنے اور چھپانے سے کہیں حد میں  
 میں سے جو کوئی اپنی شرمندہ کسی کو کہتا ہے اس پر اللہ و فرشتے عزت کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا ذَرِكْ لَكَ لَكَ يَوْمَ تَشْتَقِي سَمْعِي بِأَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا وَبِأَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا وَبِأَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا  
 تمہیں کچھ خوف نہ ہو کہ حد میں ہے مَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا وَبِأَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا وَبِأَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا وَبِأَنْ كَسَيْتَ كَرَمًا

جو کہ نہ نہایت کرے گا اپنے دو جہڑوں کے بیچ سے یعنی زبان اور پی دونوں ناگوں کے بیچ سے  
 جیسے شرمگاہ میں اس کے لیے جنت کی نعمت کروں گا چہرہ تدفین فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ  
 وَرَبِّهِ قَرِيبٌ قَرِيبٌ میں جنت کے نزدیک دونوں ایک ہی معنی ہیں میں درحقیق کے نزدیک خیر تد کے  
 ناموں میں سے ایک نامہ اور بشیر مشترک ناموں میں سے ایک نامہ سے بعض کا قول سے کہ خیر تد  
 کی چیز دیکھنے کے دار بشیر دامن کی چیز دیکھنے کے کوکتے ہیں۔ بندگی حضرت شیخ حمید دین حاکم  
 رحمہ اللہ تعالیٰ و عارفین میں فرماتے ہیں۔ قطعہ

بشیر است جبرہ در نعمت تحت شری بند خیر است مرد پید است مغز ستون بین  
 عید است مذک و سپر دند نامہ و پان سیمع است بشنود در دل مورو دم توفیق  
 در یہ بیات سے تحت شری کے دند کو دیکھتا ہے در یہ خبر در سے رچھو کو ہڈی کے گود سے  
 سے رشت سے۔ پید نامہ کے در زرد در نامہ و در بن سب کو جاتا ہے سننے و دیکھنے کے  
 دامن کے دس کے سپر در توفیق و سانس شمس سے اور جنت کے نزدیک بشیر ہر چیز کے دیکھنے سے  
 و در خیر ہر چیز کے جاننے سے کوکتے ہیں۔ چہرہ تدفین نے فرمایا بِمَا يَصْنَعُونَ عَمَلٌ كَافِرٌ  
 سے نامہ در سانح ایک ہی ہیں مد معنی میں فرق سے فعل صانع سے عام سے یوں کہ فعل مذک کو  
 در سانح فرشتے کوکتے ہیں حاصل و مہی سے کہ توفیق بہت نامہ دامن جو بچہ کھرتے تو وہ سب کو  
 کھانی جاتا در دیکھتا ہے۔ یہ حال میں وقت معلوم ہو کہ جب قیامت میں نامہ شمار نامہ سے ہاتھ میں رہا  
 جو کہ دوسرا پیا کیا ہو سب بے کد و کاست میں دیکھو گے در تم تعجب سے ہو گے و ماہر ہذا  
 کتاب دیکھ در صغیر کہ کہ لہو نہ اخصا کیا ہے اس کتاب زمانہ علم نامہ چھوٹے  
 و پیا نامہ در نہ بڑے کو کرم سب کو ٹھیکے نوٹے سے۔



# ۵ مجلس پنجم فی یوم القیامۃ قیامت کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 يَحْسَبُ بَنُو آدَمَ كُلُّهُمْ نِعْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى تَدَوُّ عَيْنِهِ وَنُبُلُ عَنْ شَرِّهِ خَيْرٌ رَّبْعَةِ أَشْبَهِ  
 خَيْرٍ لَّهُ وَمَا تَرَ أَحَدٌ يَشْرِبُهُ وَتَوْبُ يَوْمِي عَوْرَتِهِ وَبَيْتُ يَسْنَهُ فِي عَرِّ وَبَرْقُهُ  
 أَغْنَىٰ فَضْلًا عَنْ هَذِهِ خُوسَيْبُ عَيْنُهُ وَيُسْرُ عَنْ شَرِّهِ هَذَا فِي مَصَابِيحِهِ مِيرُونِيْنَ  
 عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حساب سے جو این  
 گے اور دہم ہر ایک نعمت سے جو بدنے پر نفع موی سے اور موی کے چاہیں گے اسے شہر  
 سے ہر نعمت کے سو چار چیزوں کے کہ ان سے موی نہ کیے جائیں گے (سو کھی روتی جو جو اس کے وقت  
 کھائی نہ تازہ پانی جو پیس کے وقت پیسے کا پیر جس سے ستر لپٹنی کی سوزہ مکان بقدر لذت  
 جس میں سر لڑکی کی تکلیف سے نفع عمر سے ان پر جو چیز زیادہ موی اس سے حساب کیا جاتے  
 اور اس کے شہر سے موی موگا یہ سب حساب میں ہے) اس حدیث کے روتی سے ہیبت بزرگ  
 ہیں جن کی شان میں حضرت رسول خدا علیہ خیرہ واثبات نے فرمایا ہے إِنَّ شَيْئَاتٍ يَفْقَهُنَّ خَيْرٌ عَمَلٍ  
 رَبَّيْنِيْ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سایہ سے جاتا ہے سب سے پہلے اس حدیث میں یحسب سب  
 سے اور حساب کے دن حساب کا توازن حق سے مرقا فرماتا ہے إِنَّ تَبْدُو مَرِيٍّ أَنْفُسِهِمْ  
 تُنْفِقُوهُ يَحْسَبُوهُ سَبْعِينَ مِائَةً اِذَا جَاءَ تَمَّ بِنِیْ دَر كَا حَار خَامِرُ وَجَا تَحْسَبُوهُ اس حساب مرقہ  
 اور حدیث میں سے حَسِبُوْا اَقْبَلَ اَنْ تُحْسِبُوْا حَسَابًا كَرُوْكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اس کے یہ تم سے حساب  
 کیا جاوے (خدا کے بعض بندے یہ بھی میں جو بے حساب و کتاب جنت میں جائیں گے حدیث یہ





حاضر ہونے کے راقی نہیں توں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ گے حاضر ہو کر ان سے اپنا  
 مطلب بیان کریں گے یہ کہیں گے میری برائیاں تیری خلقت غرق ہو گئی تھی میں کسی نہ مدت  
 میں توں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤں گا کہ تم میں سے تم سے نے توں کو بڑا مرید دیا ہے  
 توں حاضر ہو کر دیکھیں گے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پتہ ہے کہ تم نے رب کوئی انکار کیا ہے اب  
 تم پر عذاب فرما رہا ہے تمہیں مصطفیٰ فرما رہا ہے میں وہاں سے وہیں کہ حضرت برہم علیہ السلام  
 سے گفتگو کرتے ہو وہاں سے آئے آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں نے ایک بار ایک فرشتہ اپنے دست خود سے  
 آسمان پر اٹھا میں نے پرچہ کتاب کو چاک سے آج میں منہ دکھانے کے قابل نہیں توں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 سے پاس جاؤ گے کہ حاضر ہو کر ان سے گفتگو کریں گے یہ کہیں گے کہ تم نے ہاتھوں سے تمہارے  
 خدا بنایا تھا میں آج تمہارے سامنے جاتے ہوئے آؤں توں کہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 حاضر ہو کر آج وہی ہفت میں دربار کہہ جائیں کہ انہیں کی رسائی سے سب لوگ یہاں حاضر ہو کر اپنا  
 مطالب بیان کریں گے آپ سب کو سنی دے کر گئے ہر گھنٹے کے درمیان میں آپ سب کو سنی دے کر  
 تمام امتوں کی خدمت میں آئے پہنچ کر سجدہ کریں گے حمد نہ کہ اسے میرے حبیب آج تمہاری ہی برو سے  
 سجدہ سے نہ اٹھاؤ جو بائیں ہاتھ ہو، اٹھو تمہارا مطلب پوچھو اور تمہارا کام بخشو تمہارا ہمارا نام  
 ہے اور تمہارا کام ہمارا ہے کہ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کہ تمہارا کو دنیا ہی میں دے دیا  
 تمہارا جس کا جو تمہارے لیے ہے تمہیں توں کہ میں چنت ہوؤں گا کہ تمہیں گے کہ تمہیں چاہیے کہ اسے  
 میں وقت آپ دست مبارک دراز کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پتہ کے حساب میں بھیجیں گے۔  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نہیں گئے آپ پہلے مجھے نہ کہ جائیں کیونکہ میں آخر عمر میں مسکن توں اور میں  
 دربار کے راقی نہیں توں میں نے کوئی کام پسند کیا نہیں کیا ہے پہلے آپ سے پیش کرتا ہوں جو  
 عبادت میں سب سے زیادہ مومل قیامت میں یہ کہ ایک شور کہ یہ روزی کا بڑا ہوا آپ فرماتے ہیں  
 کہ اسے عیدین کہ عید کے بعد کہ سب سے فتنہ توں میں دوسرے کو کیونکہ اسے ہاتھوں حکم ہی  
 نوک سے میرے حبیب تمہیں میں شخص کو، اسے توں کے عید کے عید ہوں سے مجھے شرم آتی ہے کہ حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں کہ میں نے اسے حکم دیا کہ اسے ہمارے خیمے کے دروازے کے کنارے حبیب  
 سے کہ اب تمہارا عید کے سے مرٹھا اور ہمارے سوال کا جواب دو دنیا میں تمہارے یہ کیا کرتا ہوتے

[illegible]

پر حساب سن کر دے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر خدمت نوکر کا ہاتھ پکڑ کر دے  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول کر اور ان سے قیامت کے دن ہر حساب نہ ہوگا۔ اس  
قدر دینے کے لیے تو آپ نے یہ دعویٰ بنا کر دے کہ جو چیزیں ہر دے میں لایا ہوا  
ہو۔ آپ نے فرمایا جو کوئی عید کے دن بھوکے پیاسے ہو جائے وہ پھر اسے دے دے گا۔  
مذہبیوں میں سے ایک برکت کا حساب نہ پوچھے گا۔ بچہ فقیر سابق بین ہوتا ہے کہ جب آپ  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیش کرتے تو ان سے سونے ہوگا اسے میرے شہر درمیر سے حبیب کے  
جہاں تم نے دیا میں یہاں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ خود جاتا ہے چنانچہ حساب بہت جلد ہو گیا اور  
حکمت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَسْمَوْا حَسَابِيَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسَابِ عَجِي**  
**يَسَّ الْحَسَابِ حَسَابِ ابْنِ عَوْفٍ** قیامت میں سب سے جلد حساب علی رضی اللہ عنہ کا اور سب  
سے سنا حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا حساب ہوگا قیامت میں سب سے پہلے  
خود کا حساب ہوگا اور میزان میں پہلے نہیں کے ثلث تو سے جائیں گے اور پھر وہ پر پہلے نہیں کا  
نور اور بہشت میں پہلے ہی داخل ہوں گے **يُحْسَبُ بَنُو آدَمَ** یہ حدیث سابق مذکور کا نمبر سے  
تو نہ تینوں میں مقصود صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ حساب بھی نہیں کے یہ ہے کہ حدیث میں ہے۔  
**بَيِّنَاتٌ مِّنْ مَّحَمَّدٍ اَسْمَ حَقِّقُ مَحْتَدَارِ** سے ہر شخص کا حساب ہوگا وہ پھر نہ کرے گا۔ ایک روز صدیق اکبر  
باب درخت کے نیچے شریف فرما گئے انہوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ درخت سے اتر کر اس کے سر پر  
پر ہوا ہے آپ نے فرمایا: **صَوَّبِي نَكَّ يَا صَاوِرَا** سے ہرگز تیرے یہ خوشی سے جہاں تیرے چوتھا  
نے بیچتا ہے ہاں وہ چوتھا سے جاتا ہے بیچارے بولتا ہے کہ تو بہتر سے ہو کر وہیں بیٹھا ہے  
چپ رہتا ہے اور وہیں کاش میں تیرے قباب میں اور تو میرے قباب میں ہوتا۔ قیامت کے دن فرشتوں  
سے کہی حساب ہوگا اگر ان کے لیے عبادت ہی میں مشغول رہنے کی وجہ سے عذاب نہیں ہے تو  
بندہ حساب نہ ہونے کے لیے۔ چار چیزیں در درندوں سے جی پر کشش ہوتی ہیں اور بندہ شکور اور بہشتی  
کا ایک اور سے ہے دو یا جب کے کہ حدیث میں ہے کہ **اَرَبْ مِائَاتِ دُورٍ كُورِ** دوسو سالوں کے قیامت  
میں ہوتا ہے مہینہ دے کو نیم کو حق دیا جائے گا۔ چونکہ مرجع دُور خاک سے شروع اور درخت سے  
منقول ہوا ہے چار چیزیں ہیں کہ حساب بھی نہیں۔ مسلمانوں میں مرگ و موت پر جائیں گے اور ہر چار چیزیں







پہلے جو بدعت حادث ہوئی وہ عیسائی اور خون سے ایک شخص نے حضرت بائبر ورنی مد غنی کی دعوت کی حبیب آپ اس کے مکان پر تشریف لے گئے تو وہاں عیسائی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے اس نے بتایا کہ ہم میں نے چھتے میں انہوں نے کہا میرے سامنے چھان تو میں بھی دیکھوں اس نے ہنسا اور چھاننا یہ لغوہ کر کے ہنسا کھڑے ہوئے اور منجھڑ کی طرف چلے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اے صدیق اسلام چہ بدعت شروع ہوئی مسلمان منع دنیا میں چلے گئے ورنہ پیر کی بنی کر مصلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا انہوں نے پورا ماجرا بیان کیا حاضر بن مسجد بے فر ہو کر روئے گئے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ جو کہ آئے میں چھوٹا مار دیا کرتے تھے جس سے کچھ بھوسہ نکل جاتی تھی اور عیہ باقی رہتی تھی سین بیہوں کے آئے میں یہ بھی نہیں کرتے تھے بعض صحابہ کرام کو سانس پاتے تھے یعنی خان ملک ہی کے ساتھ دوئی تھوڑی فرماتے تھے اور صحابہ کرام سانس نہ ہوتا تھا۔ اور حضرت سرور کائنات علیہ تختہ و صدقات تین دن بربر بیہوں کی دوئی تھوڑی نہیں فرماتے تھے ورنہ نہ کھانا سفر گشت سے یہ نہ تھا نہ بخل و نہ غش کے سبب سے مروی کے ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پاؤں نہایت اور حاضر خدمت ہوئی ہوئے معلوم ہوا کہ آپ حضرت عقیقہ کے ہاں میں یہ وہاں تشریف لے گئے اور پاؤں نہایت کیا آپ نے تھوڑی فرمایا پھر نہانے کا طریقہ انہوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھی نعمت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے دوسرے دن پھر پاؤں نہایت کر کے آئے اس دن آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تھے۔ اس روز بھی آپ نے تھوڑی فرمایا۔ تیسرے دن پھر آئے آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں تھے جب آپ نے نہیں دیکھا روئے گئے جب یہ قریب آئے تو آپ کو روئے دیکھا آپ نے ان سے پوچھا شاید تم علی وئی نعمت پھر سے نہ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اے عمر اس کو دور کر میں فرعون و فرعون نہیں مومن۔ اللہ نے مجھے اس قسم کے حکم اور نعمتیں کھانے کو نہیں بھیجی ہے میں نے دور دورہ تمہاری خاطر سے کھایا کرتا تھا میں سے کسی کھانے کھایا کرو تو یہی قیمت میں گنہگاروں کی شفاعت کیونکر کروں گا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تو وہ پاؤں نہایت کر دیا اس حدیث سے ہی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ شان و زبوں کے ذمہ کا پابند نہ ہونا چاہیے (۴) برادر مسلمان کی اس شمشکی نہ کرنا چاہیے۔ تین دن متصل میوں نہ کھانا

پا بیت (۱۴) مہجرتی میں بھی اقدس سنت کا لحاظ رکھنا چاہیے (۱۵) جو تئیس دینی سے دسمبر و سب کے شفاغت نام نہر مٹا سے۔ سب پھر حدیث سابق کا بیان موتا سے جو روٹی کھاتا سے اس کا حساب نہ ہوگا اور یہ بات یا کھانے کی قید سے معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کھانے اور روکھانے کے لیے حکم ہے "مستحق حساب دینے کا اور عذاب کا ہوگا۔" ورنہ نہ کہیں کھاتا ہے تو ثواب و حساب ہ مستحق ہوگا۔ کئی قسم کے کھانے سے ہیں جن کا حساب نہیں ہوتا۔ (۱) جو کھانا بقدر غناغنا غنہ اشتہار کے وقت غیر ساتن کے کھاتے (۲) جو فساد کے لیے مہیا کیا جائے۔ (۳) سالن سے ہو میں جب سالن سے ہوگا تو حساب دینا ہوگا (۴) سحر کا کھانا روزہ رکھنے کی نیت سے اگرچہ پچھلے ہو جو مہمان کے لیے مہیا کیا ہو اگرچہ نواح قسم کا بھی ہو اور خود کسی کے ساتھ کھاتے۔ مثل کیا ہے کہ جب وقبہ میں یعنی مد غنہ خدمت ہوئی ہیں حاضر ہوئے و رسم۔ تے توان و دعوت کی دہیوں کی روٹی اور پٹ قسم کے سالن پوتے وہ پٹ چھ سالن یہ تھے۔ وقت نڈ سر۔ دبی وقت کا دودھ اور خواجہ و تہیہ علی۔ نئی مد غنہ کے ساتھ کھانا تھا اس لیے۔ کسی نے کہا یہ حضرت آپ تو بھی دو سالن تھا اس میں ذائقے تھے اور آج آپ پانچ سالن کھا رہے ہیں آپ نے فرمایا جو مہمان کے لیے تیار کر دی جائے اور کسی کے ساتھ کھا دی جائے اس کا حساب نہیں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار آپ نہیں تھے شریف لار سے تھے رومی وقت تھا ایک دخت کے سایہ میں بیٹھے تھے قریب ایک ہفتہ تھا۔ وہاں سے ایک شخص روٹی و گوشت و پیریز آپ بہریت و بیہرہ سالن سے لائی تھا اس وقت تھے اس شخص نے مہیا حضرت یہ کھانا حدیث مائی کا ہے آپ نے فرمایا مجھے ایک تو سالن کافی ہے چونکہ اس کا حساب دینا سالن سے اور دو سالنوں میں حساب سخت ہوگا اس کو ہر نماز کے بعد۔ ہر میں کھانے۔ منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایک شام پر میر کر کے بھیج دیا۔ ایک سال کے بعد انہوں نے ماں بھیج دی وہاں سے جانے دے کے کہہ دیا کہ تو جیتنا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عادت جادہ سنت پر میں یہ نہیں جب وہ شافعیہ ہوئیں کہ یہاں سے ہاں دے کر واپس آیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو خود کمرہ میں نے اپنی پڑی چھینک دی در کما دین جاتا رہا اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ہر سال مدعی و عمری و دین چھوڑ دیں ایک دوسرے کو قتل پہنچنے کے واسطے ان کے



بڑ جانے کا تقدیر سے منے کو بُر جانے کا اور منے سے موت مراد ہے کیونکہ بغیر موت کے دیر بہ  
 ہی حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک انسان دنیا کو محسوس نہ جانے عقی پر عمل نہیں دے سکتا اور عیش میں بسر کرنے  
 اور دنیا کو محسوس نہیں جانتا بلکہ بلا شعور سمجھتا ہے ایک شخص حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 درود جس میں شہداء تھا کہ حاضر ہوا آپ نے اسے نہ پیا اور فرمایا دنیا کے قید خانہ میں ایک ساتھ  
 دو شرکت نہ پینا چاہیے۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یہاں چار سالن تھے حضرت  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک ایک سالن پسند کر لو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شہداء اور حضرت امام  
 حسینؑ کے روغن و حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دو دھ سپند کیا۔ گوشت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہ  
 ہوا کہ یہ چاروں ایک دسترخون پر بیٹھے ہوئے اپنا اپنا کھانے کے تھے۔ حضرت نبی کرم صلی  
 اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ایک جگہ پر چار سالن بیٹھ کر آپ کو مدعو اور فرمایا اَلْتُمْ اَهْلُ  
 بَيْتِي فَمَنْ فَرَعُونَ وَهَمانَ تَمِیر کے بل بیت مویہ فرعون و رہمان کے یہ چاروں روئے  
 تھے گئے۔ پھر فرشتہ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ہر ایک کا سالن اس کے سامنے ہے تو  
 یہ دوسرے کا شریک نہیں ہے آپ خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ نے  
 بھی سالنوں فرمایا۔ دَعَا قَوْمًا يَشْرَبُونَ یہ حدیث مسنونہ مذکورہ ٹکڑے یعنی دوسری وہ چیز جس کا  
 حساب نہ ہو وہ تازہ پانی ہے جو غیہ تشنگی کے وقت پیا جاتا ہے۔ لیکن یہ سرو کا حساب دینا ہو گا۔  
 سالن میں پینے کی قید ہے پس غیر ضرورت جو پانی صرف حضرت نفس کے لیے صرف کیا جائے اس کا  
 بھی حساب دینا ہو گا۔ یہاں سے کو پانی پانا باعث مزید ثواب ہے۔ حدیث میں ہے مَنْ سَقَى مُؤْمِنًا  
 شَرْبَةً كَرِهًا لَّهِ تَعَالَى يَكُنْ لَهُ قَصْرٌ تَحْتَ ثَوَابِ حَسَنَةٍ جَوْوَنَ كَسَى مُؤْمِنًا وَ يَكُنْ لَهُ قَصْرٌ  
 پورے سالن سے قطرے کے بدلے پلانے والے کو ایک ہزار نیکی کا ثواب دے گا۔ پانی بڑی نعمت  
 ہے اللہ نے پانی پر زندگی کو منحصر کیا ہے قرآن شریف میں ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ  
 اُسے پانی سے ہر شے کو زندہ کیا۔ اور حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰهَ اَخْبَىٰ جَمِيعًا رَّاسِيًا بِمَا يَدْرُوْكَ  
 مَا مَخْرَجَتْ مَدِينًا۔ اللہ نے تمام چیزوں کو پانی سے زندہ کیا۔ اگر پانی نہ ہوتا تو دنیا خراب ہو جاتی  
 دنیوی نعمتیں پانی سے جانتے ہیں جو پانی سے ترے نہ ہوں وہ پیاسوں کا حال کیا جان سکتے ہیں۔ جہان  
 پر سب نعمتیں روزخ کے دن حصہ میں نہ ہوتے جو ک وہ پیاس اور ایک تعلقہ دوسرے نہ ہوں



اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوزخی جنتیوں کے ہمارے کرہیں گے اَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ لَدُنْكَ اَوْ وَفَا  
 رَدَّ قَلْبُكَ لِلّٰهِ اے ہمارے باپ اور سے بھائی ورا سے بہن ورا سے شوہر ورا سے دوست ہم  
 بھوک اور پیاس سے ہلک ہو گئے ہو غمیں کھائے اور پیٹ کی آگ سے تم کو دی میں ان میں سے ہم کو  
 بھی دو وہ جو ب دیں گے اِنَّ تَعَاوَنَهُمْ عَلٰی الْفُتُوْرَيْنِ اللہ نے کفار پر یہ نعمتیں حرم کر دی ہیں  
 دوزخیوں کو کھانے پینے کو رقوم اور پیسے کا رچونکہ اب یہ نعمت عظیم ہے اسی لیے اس کا حساب  
 دینا ہوگا۔ حدیث میں ہے اَللّٰهُ نَبَرْدُ نِعْمَةٍ يُّسَدُّ عَنْكَ رَحْمَتُهُ پانی نعمت ہے اس سے سوں کیا  
 جائے گا، مودی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا علیہ تحیۃ وثناء پیش قباب کی وجہ سے یکسخت  
 کے سایہ میں تشریف فرما تھے آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پانی مانگا حضرت ابو سعید خدری  
 رضی اللہ عنہ نے فوراً گرم روٹیوں لکر حاضر ہیں آپ نے تمنا یہ کہ ساقی کے ساتھ اُسے تناول فرما اور اللہ پانی  
 یہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر کھانے میں شامل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آج آپ نے ایک مقام پر  
 تین نعمتوں سے حظ لیا ۱۔ سایہ ۲۔ روٹی گرم ۳۔ پانی سرد و قیمت میں ان کی آپ سے پرسش  
 ہوئی تھ تو تَنْسَلُتُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ اس پر شہد سے آپ اس قدر روئے کہ پیش مبارک تر ہو  
 گئی اس کے بعد سے آپ نے کبھی گرم روٹی کو سرد پانی کے ساتھ تناول نہیں کیا کسی بزرگوار نے  
 بھی گرم روٹی و سرد پانی پینے سے جینا نہ کرتے ہیں فوس سے ہم ایسے سیرکاروں پر کثرت و برف  
 پیتے ہیں و حساب سے نہیں ڈرتے سرد نعمتوں کا شکر نہیں د کرتے حدیث میں ہے کُلُّ شَيْءٍ  
 يَشْرَبُهُ الصَّدَقَةُ يَسْتَرْحِمُكَ اَللّٰهُ وَكَانَ يَتَذَكَّرُ اَمْرَهُ شَرِبْتُ كَرْمًا وَدَرِيًّا هُوَ سَعِيْرٌ  
 نہیں ہے جاننا چاہیے کہ کل میں وہ شربت و خل نہیں میں جو منشیوں کے کل سے جش شربت یعنی  
 جو حلال ہیں م دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کُلُّ شَيْءٍ هَدَيْتُ اِلَيْكَ وَجْهَهُ سَوْخَدُكَ ذَاتُكَ  
 ہر شے ہلک ہوگی حالانکہ جنت دوزخ و رستے و ہلکے سے یہ فی نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ کل  
 کھنا و بعض مراد بیت جائز ہے جس طرح اللہ پانی گرمی میں نعمت سے اسی طرح گرم پانی بہار سے  
 میں بھی نعمت سے حدیث میں ہے اَللّٰهُ اَعَادَ فِيْ اَمْسَلَةٍ نِعْمَةً اَللّٰهُ گرم پانی جاؤں میں نعمت  
 ہے پس جاؤں میں اللہ کے پانی کے غسل و روضہ کو مزید ثواب کا باعث ہے حدیث میں ہے  
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ بِمَاءٍ اَنْبَرٍ رَدِيَ فِيْ اَمْسَلَةٍ رَدَّتْ بَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَمْ يَكُنْ تَصْرُفًا بَدَلًا لَمْ

حَسَنَةً وَمَعَى عَنَّا مِثْلَهَا سِتَّةٌ وَرَفَعَهُ مِثْلَهَا دَرَجَةً وَتَوَافَتْسَلْ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ فِي حَمَّةٍ  
تِهِ وَنَابِغِي شَعْرَةً عَلَى بَذَرِهِ مَدِينَةٍ فِي الْحَقَّةِ كُنْ مَدِينَةٍ مِثْلَ اثْنَيْ خَمْسِينَ مَرَّةً هَكَذَا  
فِي تَحْقِيقِ رُخْيَارِ كَوْنِ مُسْلِمَانِ أَيْسَانِيسَ كَهْ جَارُ عِيْنِ خُضْدَ عِيْنِ پَانِي سِي وَنُورُ عِيْنِ كُورُ كُتْصَا سِي  
مَدْرَسَ كِي سِي بَدَلِ بَرَقَرُ عِيْنِ پَانِي كِي سِي كُورُ نِيلِيَاں اور دُورُ كُرتَا سِي اس كِي سِي اِيكْ هَا هَا بِيَاں  
اور مَبْدُوتَا سِي سِي كِي سِي اِيكْ لَاهُورُ جِي اور اَكْرُ عِيْنِ كِي سِي خُضْدَ عِيْنِ پَانِي سِي جَارُ عِيْنِ مِيں تُو كُورُ  
جَمْعُ سِي كِي سِي مِيں نَمَا اور سِي كِي سِي ہر ہاں كِي سِي جُوں كِي سِي بَدَنِ پَر مِيں اِيكْ شَرُ سِي  
حَنَّتِ مِيں دُنِيَا سِي كِي سِي حَقَّةً اَنْدَا اِيسا ہِي حَقَّةً لَاخِيَا مِيں سِي اور اِيكْ حَدِيثِ مِيں سِي كِي جَارُ عِيْنِ  
كِي سِي مِيں اَكْرُ كُورُ تَخْفُصُ جَا كِي اور پَانِي كُرُكُنِي كِي سِي اِيكْ نُوذِي كُو نُوذِي كُو نُوذِي كُو نُوذِي كُو نُوذِي  
سِي وَنُورُ عِيْنِ تُوں وَنُورُ عِيْنِ جُو نَمَا پُرُ هِي كَا اس كِي سِي رُكْعَتِ كِي سِي بَدَلِ . . . ثَوْبِ اِيكْ جِي مَغْبُولِ  
وَرُكْعَتِ مَبْرُورِ اور غَاذِي اور شَبِيہُ كَا اس كِي سِي نَمَا عَمَّاں مِيں كُھَا جَا كِي سِي صَحَابِہِ رَضِي اللہ عَنْہُمْ جَمْعِيں زِي دِيَا تِ  
اِيكْ كُرُكُنِي كِي سِي پَرُ قَرِيَا اس كَا ثَوْبِ مِيں نِيں جَاتَا اللہ ہِي كُو سَلَمُ سِي اِيسا ہِي كَاتِبِ سَلَحِ مِيں  
كِي وَثَوْبِ يُوَارِي عَوْرَتِہِ اور كُپُرُ اِيكْ شَرُ مَگَا وَجُھِ پَتَا سِي اس سِي جِي سَبَابِ نُو كُو اِيكْ حَدِيثِ  
سِي قَاتِبِ سِي جِي عَامُ خُورْدِي وَآبِ نُو شِيہِ نِي بَقْدَرِ حَيَاتِ سِي سَبَابِ نُو كُو اِيكْ سِي لِبَاسِ  
پَرُ شِيہِ نِي بَقْدَرِ عَوْرَتِ وَنُورُ عَوْرَتِ وَجُوَا نَمَا سِي سَبَابِ نُو كُو اور وَہِ جَامِہُ مَدُ كِي سِي زِيَا تِ  
سِي زِيَا تِ نَمَا وَرُ عَوْرَتِ كِي سِي تَمَامِ بَدَنِ كَا سَتَرُ كِي نَمَا حَرَمُ سِي اس كَا جُھِ پَانِي فَرَضِ سِي كِي كُپُرُ  
نَمَا سَتَرُ نَمَا چُوتِيہِ نَمَا كِي سِي اِيكْ جُو سَا تَرُ نَمَا عَمَّاں كَا اِنْفَاقِ سِي اس كِي سَبَابِ نُو كُو اور  
اس كِي سَبَابِ پَرُ عَمَلِ كِي نَمَا اِيكْ نَمَا اور دُورُ دُورُ زِيَا تِ پُوشِشِ وَكُورُتِہِ وَغِيہِ سِي سَبَابِ نَمَا  
وَرُكْعَتِ كِي سِي پَنَا جَا تِيہِ اِيكْ سِي جِي حَقَرَتِ مَرُورُ عَامِ صَلِي اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ  
اِيكْ وَرُكْعَتِ كِي سِي اِيكْ كُتْ تِيہِ اور جِي كُپُرُ سِي فُقْرُ كَا اَمَّا رُكْعَتِ سَبَابِ سِي بَقْدَرِ  
وَرُكْعَتِ شَرُتِ كِي سِي اِيكْ سَبَابِ بَقْدَرِ ہِيَاں كِي سِي اِيكْ رُكْعَتِ نَمَا اس مِيں سِي پَنَا اِيكْ  
اِيكْ وَرُكْعَتِ كِي سِي اِيكْ رُكْعَتِ سَبَابِ نَمَا اور جِي رُكْعَتِ سَبَابِ نَمَا اِيكْ رُكْعَتِ سَبَابِ نَمَا  
سَبَابِ مِيں پَرُ رُكْعَتِ نَمَا حَدِيثِ مِيں سِي مَن لِيَسْ لَدَسْ شَرُكَا فَاھُو مَعُونُ مَدَا عَمَّا  
نَمَا جُو كُورُ شَرُتِ كِي سِي اِيكْ پَنِيہِ وَنُورُ عَوْرَتِ سَبَابِ نَمَا اِيكْ رُكْعَتِ سَبَابِ نَمَا اِيكْ

کپڑے ترک کرنا باعث اجر ہے حدیث میں ہے۔ مَنْ تَرَكَ لِبَاسَ الشَّهَادَةِ تَبَيَّحَ مِنْ بَنَاتِ  
 (شہرت کا لباس ترک کرنے والا نفاق سے بری ہوگا) مسلمانوں! تم کو لازم ہے کہ میانہ لباس اختیار کرو  
 کہ یہ بہنوں کا لباس ہے اور زینت کے لباس سے بچو۔ حدیث میں ہے جو کوئی باوجود قدرت کے لہنتی  
 کپڑا پہننا ترک کرے اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے۔ لباس ریشمی میں حساب و رندب دونوں ہیں۔  
 مردوں کے لیے ان کی ممانعت سے حدیث میں ہے مَنْ بَيَسَ زُجْرِيَّتِي اَسْذَيْبَ الْكِبَرِ اَلَيْسَ اَللّٰهُ تَعَالٰی  
 يَوْمَ اَلْقِيَمَةِ قَصْرًا مِّنَ اَنْدَرِ اَرْجَمُزِ دُنْيَا میں ریشمی پڑ پڑنے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو گدا پھر  
 پہناتے گا، بندہ گلوں کا تول ہے کہ صوف پیغمبروں کا لباس و رُوئی مومنوں کا لباس اور شیعہ عورتوں کا  
 لباس ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا سے ملا کیا تو ان سے بدلتا ہوا  
 کھلی اور سر پر صوف کی ٹوپی اور پاؤں میں کچے چبڑے کی جوتی تھی و حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کٹر کی منڈی  
 فراتے تھے اور حضرت عاتقہؓ بیبا علیہ النجیۃ و لثنا بھی سیاہ کھلی زیب بستہ فرماتے تھے ایک بار رسول نے ان سے  
 کیا۔ سو اس کھلی کے پکے پاس کچھ نہ تھا آپ نے دیکھا کہ اسے زیدی کسی نے پوچھا آپ نے کھلی کیا  
 کی۔ فرمایا فقیر و دیدی۔ پوچھنے والے نے کہا میں نے آپ کے جسم پر کھلی سفیدی اس سیاہ کھلی میں سی  
 دیکھی جیسے کتاب نیلوں آسمان پر ہے۔ اور انٹرپ لباس سفید پہنتے تھے و فرماتے تھے۔ کہ  
 زندوں و مردوں دونوں کے لیے یہی رنگ لباس کا اچھا ہے اور سبز نیز بھی آپ کو پسند تھا و سب سے  
 تھے وَ بَيَّتَ نِسْنَهُ فِي الْحَرِّ وَ الْبَرِّ تیسری وہ چیز جس سے حساب نہ ہوگا مکان ہے جس میں گرمی و سردی  
 سردی میں بسر کرتے ہیں یہ حدیث سابقہ مذکور ہے۔ گھر بقدر سکونت نبیہ اور دیدار کا بھی تھا اور سر  
 انسان کو اس سے چارہ نہیں ہے۔ انبیاء میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور اویہ میں حضرت عثمان  
 علیہ السلام کے گھر نہ تھا۔ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام صحرائی عبادت گزار سے تھے ہار شش ہونے  
 لگی۔ قریب ایک شیمہ آپ کو نظر آیا اس میں جانے کا رد کیا لیکن اس میں ایک عورت کو دیکھ کر آپ فوراً  
 پلٹ گئے۔ اور ایک غاری طرف چلے غار میں سانپ دیکھا وہاں سے بھی پیٹے ایک دخت کی طرف  
 چلے وہاں شیر و دیکھا اس وقت انہوں نے ہار کا دھڑکی میں عاتقہ کی سے پروردگار تو نے ہار ایک سے  
 ٹھکانا مقرر کیا لیکن میرے لیے کچھ نہیں کیا۔ حکم تو جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں میں اس کو ٹھکانوں گر کہ کہو  
 تو میں تم جہان کو تمہارے لیے مسکن کر دوں گا۔ عیسیٰ جب کہ تم دنیا میں گھر نہیں بنایا سب قیامت

کے دن میں تمہیں یہاں گھروں کا کہ ساتوں زمینیں اس کے گوشے میں جائیں گی۔ چونکہ تم نے دنیا میں کاج نہیں کیا پس قیامت میں تمہارا کاج کروں گا اور انبیاء و پیامبر زاد کو محمد زری کے لیے حاضر کروں گا۔ حضرت عیسیٰ یہ مژدہ من کر خوش ہوئے وہ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ حضرت عثمان علیہ السلام سے حضرت عمرؓ میں علیہ السلام نے پوچھا تین مرتبہ اس کی طرف نہ گئے تھے کیوں نہ گیا۔ انہوں نے جواب دیا جس کے پیچھے تم یہاں آئے لگا کر اسے لڑھکنا کر کیا کرے۔ شرعاً ہر شخص کو تین گھر بنانے کی اجازت ہے ایک اپنی بیوی کے لیے دوسرا والد کے لیے تیسرا مہمان کے لیے جب تک یہ تیسرا گھر قائم رہے گا روزانہ سواری کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص محمد زری کے لیے گھر بنائے تو ہر ایک اینٹ لگانے کے عوض میں ایک مہینہ کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ یہاں سے فضائل نامہ میں سے عمارت میں تحفہ درج ہے۔ ہاتھ سے نہ بند نہ کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ ہاتھ سے نہ اند عمارت بند کرنے دے سے پھر نہ رشتہ کرتے ہیں یا عِدَّةً اِنْ تَصْعَدُوا اِلَیَّ تَدْعُوْنِ لَهَا تَحْمِلُ حَرَّ ذَا الْحَرَّةِ حضرت سرورم علیہ السلام کا دوست خانہ بستان تھا کہ اگر کوئی دروازہ قوت توڑتا تو سر میں تھپتھپ لگ جاتی اور پہانے فرمایا سے مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَفِي الْمَكَانِ يَتَذَكَّرُ يَا هُوَ اَلَّذِي يَدْعُو اِلَيْهِمْ وَجَمْعُوْا لِلَّذِي هَابَ وَيَتَوَقَّعُ الْخُرَابَ وَانْتَهَبُوا بَعْدَ ذَاكَ مَحْسَبُوْنَ مَعْتَبُوْنَ رُوِي عَنْ دُرِّ دُنِیَا نِیْسِیْ ہے کہ گذشتہ ہو مر دو فرشتے نہایتے ہیں اسے دنیا کے لوگو جنونی میں بننے کے لیے اور ہر جمع کر دہانے کے لیے اور عمارت بنا کر خراب ہونے کے لیے اور تم اس سے حساب یہ گئے عذاب کیسے گئے تو حدیث میں ہے کہ رسول خدا علیہ السلام نے نماز کے روزے کی بیٹیوں کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ سب اللہ علیہ السلام اگر اجازت موقوف انہوں نے نیچے مٹی گاؤں آپ نے فرمایا کچھ ضرورت نہیں کہ مٹی کی ہے۔ اگر تم اس کام میں مشغول ہو اور تمہارے پاس موت کا فرشتہ پہنچ جائے اور اس کام میں دیکھے تو شرمندگی ہوگی۔ ایک دن آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب تشریف لے گئے وہ اپنے ہاتھ پر کھڑکی بنوا رہے تھے آپ ان کی طرف دیکھتے تھے اور روتے تھے۔ پھر اپنے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اپنے باپ کے کہہ دو کہ یہ کام نہ کرؤ فری عمارت میں مشغول ہونے کے بناتے یہ نہ کرو اسے انہوں نے جاکر اپنے والد سے کہا وہ روتے گئے اور اس کو اسی طرح

چھوڑ دیا بعض غلام کے نزدیک بچتہ مکان بنا کر رہا اور بعض کے نزدیک حرج نہیں سے۔ حضرت  
 آدم علیہ السلام کے زمانے سے فرعون کے وقت تک بچتہ ایٹ نہ تھی۔ سب سے پہلے فرعون ہی نے  
 بچتی ایٹ بنوائی ہے کہ اسان تین بچوں کے حساب سے یہ بنے اور کھان کا گھر ہے۔ مروی ہے کہ  
 کہ نبی نصیرہ ایک شخص مشورہ علیہ السلام کو اپنا پتہ ڈالوں میں مکان سے گیا اور آپ کو نے ارشاد  
 کے گھر میں اور معذرت کی کہ یہاں کوئی مکان بچہ یا ایٹ کا نہیں ہے جس میں آپ کو اتنا آپ سے فرما  
 تو خوش ہو کر تیرے پاس بچتہ مکان نہیں ہے۔ تجھ سے قیامت میں حساب بھی سامان ہوگا۔ بہت بہت  
 میں تمہاریسے کہ کاش دنیا میں مہارے گھر بھی بنے اور کھان کے ہوتے۔ نقل یہاں سے حضرت  
 حسن بھڑکی کو ایک شخص نے کہا کیا۔ اس کے دو گھر تھے ایک بچہ کا دوسرے کا اور دونوں میں  
 نے آپ کو مہانداری کا سامان بیاتھا جس نے پوچھا آپ کہاں قیام فرمائیں گے اپنے سے کے مکان  
 کو اختیار کیا اور فرمایا یہ سایہ اس سایہ سے بہتر ہے جس کا حساب تخت تو یعنی سے کے مکان سے  
 ہوتا ہے اور بچتہ سے بہتر سے کے مکان سے تو صانع زیادہ موقی ہے۔ عمارت کی دو قسمیں۔ مٹی کی  
 ۲۔ دلی۔ دل کی عمارت مٹی کی عمارت سے افضل ہے۔ دل پر ایک درم نہ بن کر مٹی پر نہ بن کر۔  
 در ہم خرچ کرنے سے بہتر ہے دل کی عمارت میں کوشش کرو نہ مٹی کی عمارت میں۔  
 دل بدست اور کہ حج اکبر است از مزرع کعبہ یک در بہتر است  
 کعبہ نگاہ خبیسل از رست دل نگاہ جہیسل اکبر است

فَمَا أَغْنَىٰ فَضْلُ هٰذَا أَحْسَبَ غَنِيَةً زَيْنًا عَنْ شَرْكَاءِ رَحْمٰنٍ چار چیزوں سے زیادہ غنی  
 گیا جس سے حساب کیا جاوے گا وہ جس کے شکر سے پریش ہوگی یہ حدیث سابقہ از رست  
 زیادتی تھی تو آپ ﷺ ارزاقی عَقَاتٍ وَ لَمَقَاتٍ اسے اللہ مجھے عرس روزی بقدر غنیمت  
 عطا کر نہ فرماتے ویرہ دعا نہ کرتے تَعْمَرُ جَعَلَنِي تَقِيْرٌ صَبِيْرٌ لَا تَجْعَلَنِي غَنِيًّا شَرِيْرٌ  
 مجھے صبر تقیر اور شاکر و شکر نہ کر اور یہ دعا آپ کے ورد میں موقی تَعْمَرُ مَنْ يَحْضَرُ  
 حَسَدَ وَ دَمَدَا وَ مَنْ لَحِقَنِي فَاَرْزَقَهُ عَقَاتٍ وَ لَمَقَاتٍ اسے لکھو مجھ سے دشمنی رکھے تو روز  
 وراور زیادہ دے اور مجھ سے دوستی رکھے اس کو پھر ہیزی وری و بقدر رحمت روزی دے  
 اصول ثعالبی سے یہی کہ چار چیزیں ہیں جن کا حدیث سابقہ از رست بیان سے رکھنا۔ پہلی شکر

[illegible]



لباس ہے پھر ارشاد ہوتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَفُونَ۔ یعنی ہم نے باران رحمت بھیجا اور اس کی وجہ سے بنوئے اگے رُوئی پیدا ہوئی پھر اس رُوئی سے تم نے اپنے لیے لباس بنایا یہ جتنی باتیں میں سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں کہ پہلے پانی برستا ہے پھر زمین اس کو جذب کریتی ہے پھر درختوں کو نمو کی قوت دیکر بڑھاتی ہے پھر اس سے تم اپنے پنپنے کے لیے طرح طرح کے لباس بناتے ہو۔ پھر ارشاد ہوتا ہے لَعَلَّكُمْ يَذَكَّرُونَ۔ شاید وہ نصیحت پذیر ہوں اور ہماری قدرت کاملہ کے مقدمات منکر نہ ہوں۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يُنْفَخُ السُّجُودُ۔ اے اللہ! نبھ کر اور میرے ماں باپ کو اور تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن بخش دینا اور اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا آمین بحر منہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامعین۔

## المجلس السادس في الشكر والتذكر والصبر شکر اور ذکر اور صبر کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ عِيْنِ بْنِ كَيْسَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حُفْصَةَ ابْنَةِ سُلَيْمَانَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَضَ شَايِرَ وَسَيِّدَ ذَا بَرْدٍ وَصَابِرًا فِي الْبَلَاءِ  
 (ہر دو اہل بیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عیسیٰ بنی کرم میں تدرعیہ وسم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا  
 جب شعلوں چنے کسی بندے کے ساتھ جوقی زنا چاہتا ہے تو اس کو شکر کرنے والوں اور ذکر کرنے  
 والوں زبان اور ہاتھوں پر صبر کرنے والا جسم عطا فرماتا ہے۔ اس حدیث کے رلوی ایسے با غفلت میں جن  
 کی شان میں حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے اَنَامَدَ بِنْتُ الْعِصْمَةِ عَنِّي بَيْنَ رِجْلَيْهِ عِلْمٌ كَاشِرٌ  
 ہوں و حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کا دروازہ ہیں۔ اس حدیث میں اِذَا اَدَا اَللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اَوْ قَرَّبَ  
 جب کسی بندے کے لیے اللہ تعالیٰ صافی کا دروازہ کرتا ہے یعنی اس کی تقدیر میں نیکی لکھی گئی اور وہ سعید  
 زی سے اس سے نیک کام صادر ہوتے ہیں۔ آدمی کے تمام اعضا میں دل اور زبان بہترین اعضاء  
 میں ہیں اللہ تعالیٰ دل کو شکر سے اور زبان کو ذکر سے اور تن کو صبر سے نہایت دیتا ہے چونکہ دل  
 بادشاہ و عنان ہے اس لیے پہلے قلباً شکر فرمایا۔ شکر مقام عظیم ہے اور عمل حسن و در موجب  
 از وہ نعمت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ قَسِيْنٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَشْكُرُوْا لِمِیْرِ شَكَرٌ لِّمَنْ دَسَ كَمِیْرِ (اور  
 جی شیطان نے بن آدم پر طعن کر کے ہر دو تَجِدُ الشُّكْرَ شَاكِرِیْنَ (تو ان میں بہتوں کو شکر  
 گزارنے پر سکام) اور اللہ تعالیٰ شکر کا حکم فرماتا ہے وَ اَشْكُرْ ذٰلِیْكَ لَا تَكْفُرْ وَ ذٰلِیْكَ اَمِیْرُ شُكْرِیْ  
 مذکور و فرمایا کہ صبر کے ساتھ زیادتی نعمت کا بھی وعدہ فرمایا ہے لَیْسَ شُكْرُكَ لَیْزِیْدُ لَكُمُ  
 اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا) اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے







چاہیے۔ ممکن ہے کہ ہو یا تجھ پر نازل ہوئی ہے کم ہو اور دوسری بلا جو تجھ پر نازل نہیں ہوئی ہے سخت  
نہیں اس بات کا شکر کرنا لازم ہوگا کہ اللہ نے سختیہ سے بھی یہ بدستور معصیت پر شکر نہ کرنا  
چاہیے۔ ایک بزرگ کو رہیں قزاقوں نے گھیر ایک قزاق نے کہا اس کو مار دو دوسرے نے کہا  
نہیں بڑا سنا ہوا قاتل ڈاؤ۔ ان بزرگ نے کہا اللہ کا شکر ہے میں نے خدمتِ باری انہوں نے کہا  
اس بات کا شکر کرتا ہے کہا کہ گردن مارنے سے ہاتھ کاٹنے پر صلح ہو گئی۔ ایک بزرگ کے مکان  
میں چور سے دراصلاب سے گئے۔ جب گھر والوں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا  
مرد کا شکر ہے کہ چور آیا اور اسباب لے گیا شیطان نہیں آیا جو ایمان سے جتنا ہوا ایسی  
نہیں جس سے زائد کیا نہ تو۔ پس اپنے سے بدتر حال دے کو دیکھو اللہ کا شکر کرنا چاہیے۔ ایک  
بزرگ دین چاہے ہیں اوپر سے کوئی مٹی چھینک رہا تھا وہ آپ کے سر پر پڑی آپ نے فرمایا میں  
کے مستحق تھا اللہ کا شکر ہے کہ خاک پر کفایت ہوئی۔ ہر مانگنا ہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ ایک  
مذہبی نے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ پس ہر مسلمان کو شکر کرنا چاہیے۔ حق تعالیٰ تکلیف  
پر بہت سے گناہ مٹا دیتے۔ یہ تکلیف روزِ اول میں کچھ دمی گئی تھی اس وقت تک انتقام میں تھی  
پھر گئی۔ اس لیے شکر لازم ہے حضرت ابو سعید محمد بن عبد اللہ بن جبر سے کہ پڑے آپ نے اللہ کا شکر  
کیا لوگوں نے پوچھا آپ نے کس بات پر شکر کیا آپ نے جواب دیا اس بات پر کہ گناہ جو میری  
لحد میں تھا گزر گیا تکلیف کے گزر جانے کا شکر کرنا چاہیے۔ شکر نعمت پر کیا جاتا ہے۔ مگر  
کہ نفیس ہے حساب میں وہ فرماتا ہے دَانَ تَعْدُوْا نِعْمَةً تِلْكَ تَحْصُوْهَا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَطُوْسٌ  
مُّسْتَفَرٌّ مِّنْكُمْ لَعَدُوٌّ لِّلْعٰلَمِیْنَ تَنَا جَاہُوْا تُوْنٰہِیْنَ لَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَّا اَنْفُسُ یُرْکَبُوْنَ اِلَیْہِہِمْ اَلَا  
اَشْکُرُ ہے۔ لَسْنَا اِذْ اَکُوْا یَا حَبِیْثُ سَابِقُ لَذِکْرَکَ اَلَمْ یَکُنْ ہے۔ تمام عبادتوں سے اللہ کا یاد کرنا مراد  
ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَ لَہِیْ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ  
وَسُورَۃٌ حَبِیْرٌ مَّا مَنَعَ مَرَّتٌ ہِیَ حَبِیْرٌ فِیْ بَآئِلٍ اَوَّلِیْرِکَ کَامُوْلٍ سَیْئَرُ اللّٰہِ خَدَّیْہِ  
بُزْرُکَ ہے۔ ورفران پڑھتا تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ قرآن شریف کلامِ الہی سے درجہ کچھ  
میں ہے وہ بھی اللہ کے ذکر کا تازہ کر رہا ہے اور روزہ رکھنے سے شہوتوں کا نور یا مقصود سے  
نور شہوتوں سے پاک ہو کر اللہ کے سچے ذمے۔ حق بن جائے درجہ سے بھی ذکر ہی مقصود

ہے۔ اصل ایمان کلمۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور یقین ذکر ہے ہر تمام عباد میں ذکر کی قوت میں۔ تمہارے ذکر کی وجہ سے اللہ تمہارا ذکر کرتا ہے کیسے فخر کی بات ہے فاذکر وہ ذکر کہ تمہیں کچھ یاد نہ ہو میں تم کو یاد کروں، اس کا اثر دے گا ذکر ہر عطر، ہر چھپے گھر میں عروج نہ کرے گا، اوقات مقرر نہ کرے گا اللہ کا ذکر کرے اسی سے نجات ملتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَاذْكُرْ اللّٰهَ كَيْفَ نَقَّصَمُ عَنْكَ** اللہ کا بہت ذکر کرو تا کہ فلاح پہنچاؤ جو لوگ ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے کھڑے بیٹے اس کا ذکر کرتے ہیں اللہ ان کی سزا فرماتے ہیں **يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قَلِيلًا وَلَعَلَّ كُنْهُنَّ مِنْهُ** (وہ لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں اللہ کا ذکر بے بیعتی، کھڑے بیٹھے، اور حدیث میں سے طوطی سیکنے مانتے **وَسَيَا سَرُّهُ رَحَبُ** **يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰی** (بشارت ہے اس کے لیے جو ہم سے اور اس کو زبان مبارکے ذکر سے تر ہو، اور آپ نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا کہ بہترین عمل تم کو بتاؤں جو اللہ سے نزدیک سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ درجوں کا بندہ بننے والا ہے اور جو نے چاندی کے صندوقہ کرنے سے ہمت سے اور اللہ کے ساتھ ہمہ کرنے سے ہمت سے روکا، تمہاری مرضی میں وہ تمہاری مرضی میں ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تسبیح اللہ علیہ وسلم کیا ہے آپ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندے کو میرا ذکر اللہ سے بڑھ کر اچھے سے واسطے میرے سب ساتھیوں کی عطا سے زیادہ بزرگ اور افضل سمجھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں خدا کا ذکر کرنے والے یہاں سے جیسے نمود میں زندہ اور سوکھی گھاس میں مرے درخت کو لٹنے والوں میں مثال میں سے جو مرنے کے لیے کھڑے رہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جہنمی لوگوں کو موسیٰ کا عصا سے جو بغیر اللہ کے لکڑی کوئی چیز کی مسرت نہ ہوگی۔ اور حدیث میں سے یاد کروں گا نہ ایک آدمی سے اور زیادہ ذکر کرنے والے اور بھی زیادہ روشن ہوتا ہے اور فرمایا کہ بہت ذکر کرنے والے کو قبر کے پیر سے ایذا نہیں گے اور فرمایا کہ زیادہ ذکر کرنے والے کے منہ سے قیامت میں نور کے شعاعیں نکلیں گے۔ صحابہ نے آپ سے پوچھا کہ کون عمل تمام عمل میں افضل ہے آپ نے فرمایا خدا کا ذکر صحابہ نے کہا آپ جہاد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی ذکر ہی کا تم رکھنے کی غرض سے ہے۔ صحابہ نے کہا آپ نماز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نماز بھی اللہ کا ذکر ہے۔ صحابہ نے کہا آپ روزہ کے بارے میں



کیا فرماتے ہیں اپنے فرمایا پیٹھ خالی کرنا اس غرض سے تھا ہے کہ اس میں لند کا ذکر جہ پڑے  
 صحابہ نے کہا آپ حج کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا وہ سراسر ذکر ہے۔ مسلمانو! آگاہ  
 ہو جو ذکر کہ یہ بندہ ذکر کر لے گا میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نماز میں ہے۔ آپ نے حضرت ابو ذر غفاری سے  
 خطاب کر کے فرمایا: اِنَّ ذِكْرًا اِذَا خَوَّلَتْ فَحْوَتُ يَسَانِكَ يَذْكُرُ لَكَ تَعْدِي ذَنْكَ لَا تَنْزِلُ فِي صَوْتِ  
 مَا ذَكَرْتَ رَبَّنَا سے ابو ذر جب تم خلوت میں ہو تو اپنی زبان کو لند کے ذکر میں لاؤ کیونکہ اس  
 وقت تم اپنے رب کا ذکر کرتے ہو گے جب تک نماز میں رہو گے اور فرمایا ہے اِنَّ خُصُوْرَ مَجْلِسٍ  
 ذِكْرٌ اَفْضَلُ مِنْ صَوْتِ اَنْعَامٍ رَعِيَّةٍ وَتَهْوُوْدُ اَنْعَامٍ جَنَازَةٍ دُعَاءِ اَنْعَامٍ مَبِيْضٍ رَشِيْكَ مَجْلِسٍ  
 ذکر میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز کرنے سے دہر جنازوں پر حاضر ہونے سے دہر میں  
 کی عبادت کرنے سے افضل ہے۔ اور بھی آپ نے فرمایا ہے اِنَّ اَنْ اُخْبِسَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ  
 اللّٰهَ مِنْ صَوْتِ اَنْعَامٍ اِى اَنْ تَغْرِيبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَى مَنْ لَّكَ اَعْتَقَ رِبْعَةً مِّنْ دُوْنِ  
 سَمْعِيْنِ رَاكَاہُ تَوَدَّ مَجْلِسَ غَمْرِ مَغْرَبِ بَلْ مِّنْ قَوْمٍ كَيْفَ جَوْخَدُ كَاذِبٌ رُّقِيْ تَوَاسَلُ  
 زیادہ پسند ہے کہ لند کی راہ میں حضرت اسمعیل کی ورد سے چار ہر دے آزاد کروں، ورنہ ایک بیت  
 میں اُخْبِسَ کی جگہ پر اَقْعُدُوْ قَع سے حدیث میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر  
 نہ ٹھہرے تھے دین سو برس تک گریہ و زاری کیے تو انفسار ہوا اسے دم پیوں رو تھے تو  
 انہوں نے کہا یہی میرا روزِ نہشت کی خوشی کی وجہ سے ہے نہ دوزخ کے خوف سے ہے بلکہ  
 میرا روزِ نہشتوں کے شوق میں سے جو تیرے عرش کے درِ ستر بن رہے ہیں بندہ صعب و دشمن  
 درِ رب بن رہے گا کہ میں سُرْمہ تو نے کے تیرے ذکر کرتے ہیں و ردوق و ثلوق میں یک دوسرے  
 کا پاتھ پتھر کرنا روزِ بندہ کہتے ہیں وَمَنْ جَسَّدَ وَ اَنْتَ جَنِيْنٌ رَّمْلٌ ہمارے بون سے کہ تو ہمارے  
 حبیب ہے، دنیا مت تک وہ یوں ہی کہتے ہیں گے۔ حکم مولا تم مہ اٹھاؤ انہوں نے سر اٹھایا  
 مہ تعالیٰ نے تمام تعجب دور کر دیتے انہوں نے ان کو اسی حال میں دیکھا پس ان کی زبان پر یہی مقول  
 ہوئی۔ حدیث میں ہے کہ مہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو دنیا میں میرے ساتھ ہیں اور مجھ سے ذکر  
 فرماتے ہیں جس قوم کو لند کے ذکر میں مشغول پڑتے ہیں ان کے ذیاب و ریمان تک  
 صحت رہتی ہے جب وہ ذکر ختم کرتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں چہچہاتا ہے کہ تم

تم کہاں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم تیرے ان بندوں کے پاس تھے جو تیرے ذکر کرتے ہیں چڑھ چکا ہوتا ہے ان کا مقصد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تیری دوزخ سے ڈرتے ہیں حکم ہوتا ہے ہم نے ان پر دوزخ حرام کی۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ بہشت نکلتے ہیں حکم ہوتا ہے ہم نے ان کو بہشت دی۔ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ ان میں فعال شخص جی تھا جو ذکر نہیں تھا فقط ذکر اکر دے کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا حکم ہوتا ہے کہ ذکر کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا ہم نے اس کو بھی بخش دیدیا۔ حدیث میں ہے اَذْهَبُوا طَعَامَ بَيْتِكُمُ اللّٰهِ دُونَ كَلَامِكُمْ وَاعْيَبَ فَنَقَسَتْ قُلُوبُكُمْ رَحِمَ اللّٰهِ كَيْفَ ذَكَرْتُمْ مَعَكُمْ مَرُورُ كَهَانِ كَمَا نَعَى كَيْفَ جَعَلْتُمْ نَوْجًا مِّنْ سَمٍّ لِّعَنِي ذِكْرُ كِي حَلَاوَتِ نَبَاؤُكُمْ۔ ذکر چار طرح کا ہوتا ہے (۱) زبان سے ذکر نہ خواہ دل غافل ہو۔ یہ ضعیف ذکر ہے مگر شراس میں بھی ہے کیونکہ غافل زبان سے ہزار درجے پر زبان فضل سے ان سے ذکر ہو مگر دلوں میں قائم نہ رہنے والا نہ ہو بلکہ تہ تکلف دل اس کی جانب متوجہ کیا جائے دلوں میں جگہ پڑے ہو اس طرح پر کہ کسی دوسری جانب دل کا تنفات نہ ہو یہ ذکر کی بڑی صورت سے (۲) اللہ اس کے دل پر غائب ہو اس طرح پر نہ ذکر اور مذکور میں کچھ فرق نہ ہو ذکر مذکور میں محو ہو جائے یہاں تک کہ اگر کسی وقت ذکر چھوٹ جائے تو اللہ باقی رہے۔ صوفیہ کے نزدیک اس کو بلند قرار دیتے ہیں اور یہی ذکر حقیقی ہے۔ اور پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) بلند آواز سے دہرائے ہوئے۔ بعض علماء نے بہشت ذکر کرنے کو بلند آواز سے ذکر کرنے پر فضیلت دی ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کا عکس ہے لیکن دونوں طرح سے ذکر کرنا جائز ہے فقط فضیلت میں خداف سے تفسیر تو رشتہ میں تحت تفسیر سیدہ اسم ربک لا علی کے لکھا ہے اپنے برتر رب کے ذکر سے اپنی آواز بلند کرو در شرح البقیع میں ہے کہ اللہ کا ذکر بلند آواز سے کرنا جائز ہے اور اس سے منع کرنے والا تعزیر کا مستحق ہے اور بستان نوری میں ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ بلند آواز سے ذکر و تسبیح فرماتے تھے رضی اللہ عنہم اور یوں دواور ساقی میں مذکور ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَحْمَدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا تَدْرِي

کَلَامُ اللَّهِ يُغْنِيهِ لَكَ نِعْمَةً وَكَانَ خَيْرَ نِعْمَةٍ لَكَ لَمْ يَنْعَمَ وَلَكِنَّهُ أَنْتَ عَرَضْتَ لَكَ إِلَهُ  
 كَلَامُ اللَّهِ يُغْنِيهِ لَكَ نِعْمَةً وَكَانَ خَيْرَ نِعْمَةٍ لَكَ لَمْ يَنْعَمَ وَلَكِنَّهُ أَنْتَ عَرَضْتَ لَكَ إِلَهُ  
 کوئی شریک نہیں میں کے ہے ملک و محمد سے وہی زندہ کرتا اور ہوتا ہے اور وہی مرثی پر قادر  
 ہے اور نہیں ہے ہر شے نہا ہے وہ نہیں سے حالت عبادت کی مگر اللہ کی توفیق سے جو بزرگ  
 و بزرگ سے سوئیں کے کوئی معبود نہیں ہم سے سوئیں کی پرستش نہیں کرتے کسی کے ہے نعمت  
 وری کے ہے یہ ایک تعریف سے سو اس کے کوئی معبود نہیں یہ سن اس و ہم اس حالت میں کرتے  
 ہیں کہ سن کر سننے کے ہیں اس کے ہے یہ دین کو وہ بیات غار کو ناگوار ہو جائے غدا ہی میں ہے  
 کہ برہم بن یوسف رحمہ اللہ کی لکھنؤ وں وں تاریخوں میں بد ضرورت کی جوچوں میں بھر جہر ہوا  
 بندہ میرے تھے تفسیر میری ہے کہ جب سنن اپنے آپ دو کے نام و نشان کو بندہ واز سے سن  
 کر وکر خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر بندہ واز سے نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے یہ صرف تفسیری  
 میں تحت پتہ اذقوا رَبَّكُمْ تَضَعُوا وَخَفِيَّةُ کے لکھ سے کہ تصدیق سے عدیمہ و خفیت سے آہستہ  
 چار نام و سے کہ لا حِبَّ مُغْتَبِينَ رَافِقِينَ تَدْعُ سے تجاوز کرنے ووں دوست نہیں رکھتا  
 یعنی جو دوست مسلمانوں کے حق میں بددعا کرتے ہیں یا ان کو برکت سے یا ان کی غیبت کرتے ہیں۔ اللہ  
 ن و دوست نہیں رکھتا۔ تفسیر مذکور میں تحت یہ لَوْ ذُقِّضْتُمْ مَقْصُودًا فَذَرُّوْهُ وَتَبَاكَ دَقُّوْهُ  
 اذقوا جنو بہ کے لکھ سے کہ جب تم نماز کے فارغ ہو تو اللہ کا ذکر کرو کہ اسے اور بیچنے و لیتے یعنی  
 ہر حال ہر وقت میں۔ رات و دن میں صحر و دریا میں سفر و حضر میں تو مگر و رفیقہ کی میں پکار کر اور  
 ہستہ سے۔ تفسیر درمنثور میں تَحْنُ نَسِيْتَهُ بِحَمْدِكَ و تفسیر میں محبت سے ہم تسبیح اپنے رب کی  
 حمد و ثناء سے پکار کر بندہ واز سے کرتے ہیں تاکہ دوسرے نہیں و اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں حضرت برہم  
 علیہ السلام کی تعریف میں فرماتا ہے اِنَّ اَبْرَہِیْمَ کَانَ ذَا حِلْمٍ اَبْرَہِیْمُ وہ درپردہ ہے اور اس کو  
 کہتے ہیں جو بڑے وڑ کو لڑکے ڈرے اور بڑے زیادہ پڑھنے سے بند کرے اور منہ علی سے کہ لب  
 ایش میں یہ حدیث درج ہے عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 قَالَ مَنْ تَلَّى سَبْعَ اَلْفِ مَرَّةٍ اَبْرَہِیْمَ صَوْتًا سَمِعَ اللہُ رِضْوَانًا لِّدَعْوِہٖ و  
 مَنْ يَنْتَبِہُ رِضْوَانًا لِّدَعْوِہٖ سَمِعَ اللہُ بَيْنَہُ وَبَيْنَ اَبْرَہِیْمَ دَعْوِہٖ سَمِعَ اللہُ دَعْوِہٖ فِی دَارِ

[illegible]



کے قر نہیں پاتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَا يَذُنُّ رَبِّي لِلَّذِينَ آمَنُوا اَنْ يَكُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدُوْنًا مِّنْ دُوْنِ الْاِيْمَانِ اَوْ يَكُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدُوْنًا مِّنْ دُوْنِ الْاِيْمَانِ اَوْ يَكُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدُوْنًا مِّنْ دُوْنِ الْاِيْمَانِ اَوْ يَكُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدُوْنًا مِّنْ دُوْنِ الْاِيْمَانِ

اور صبر کرنا ایمان والوں پر واجب ہے۔ صبر میں دین و دنیا کی جہاد سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

سَرَّوْا عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنَجِّمَ عُقْبَى الْاٰرِءِ سَدِّمَتِیْ بِمَا تَصْبِرُوْنَ

اور اچھا ہے گھر عقیبی کا بوجہ دل پر جبر کرنے کے جس طرح اللہ نے روزے کا حکم دیا ہے اسی طرح صبر کا بھی حکم دیا ہے ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَاٰتِیْ السَّاعَةَ اٰیْمَانًا وَوَعْدًا

کرو اور صبر کی بہت کرو اور صبر پر نوح کو مَعْلُومٌ شَفِیْعُوْنَ فرما کر معلق یہاں ہے روزہ یا ہے

اِسْتَعِیْزُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ سَعَةَ الصَّابِرِیْنَ لَمَدُوْجَاتُہُمْ وَاَمَّا تَوْفِیْقُہُمْ لَمَدُوْجَاتُہُمْ وَاَمَّا تَوْفِیْقُہُمْ لَمَدُوْجَاتُہُمْ

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے تو یہ بغیر صبر اور شکر کے درست نہیں بلکہ اس کے فرض و ترغیب

گناہ جی بغیر صبر کے درست نہیں یہی سبب ہے کہ سب لوگوں نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا صبر میں ہے کہ صبر نصف ایمان ہے دوسری نصفیت صبر و یہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ستر جگہ سے زیادہ صبر کا ذکر فرمایا ہے اور اچھے صبر پر جزا

وعدہ فرمائی ہے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اٰیٰتٍ یَّہْدُوْنَ ہَا مِّنْ سَآءِصِرٍ وَّاَصْبِرُوْا صَابِرًا وَّکٰوْمًا

کرو یا جو بہت کرتے ہیں اور فرمایا ہے اِنَّمَا یُوْفٰی الصَّابِرُوْنَ اَجْرُہُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (صبر کرنے

والے پورے جائیں گے اپنا اجر بے حساب) اور فرمایا ہے اِنَّ سَعَةَ الصَّابِرِیْنَ لَمَدُوْجَاتُہُمْ

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور فرمایا ہے اُوْیْسَیْ عَنِیْہُمْ صَوْتٌ مِّنْ رَبِّہِمْ رَحْمَةٌ وَّاٰیٰتُہُمْ

ہُمْ اَمَّا تَوْفِیْقُہُمْ لَمَدُوْجَاتُہُمْ وَاَمَّا تَوْفِیْقُہُمْ لَمَدُوْجَاتُہُمْ وَاَمَّا تَوْفِیْقُہُمْ لَمَدُوْجَاتُہُمْ

میں احیاء میں ہے صبر بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور فرمایا کہ صبر مردانہ ہے

کریم۔ سرمدیوں کو دوست رکھتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ میرے ذاتی

خدا کی وصفا کی خدمت کی پیروی کرو میری ایک صفت صبر کرنا ہے اور حدیث میں سے کہ لَوْ اَنَّ

اَعْبَادَیْ سَبَّحُوْا عَلَیَّ اَوْ سَمِعُوْا عَلَیَّ مِیْنَ الصَّبْرِ لَمَکَّرْتُ اَنْ اُخْرِجَہُمْ مِّنْ اَرْضِیْ

روزوں میں صبر وہ فراخ روزی کے جس نے اس کو خیر کیا وہ بڑھکیت سے پہلے یہ یاد رکھو کہ

تو تکلیف کی حس می نہیں ہوتی۔ دوسری حدیث میں ہے اِنَّ اَبْرَارًا یَّحْمَدُوْنَ مَصَابِرَہُمْ

ورنہ یہ ہے اور حدیث میں ہے مَا تَجْرُ عُقْبَهُ جُرْعَتَيْنِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ جُرْعَةٍ  
صَبْرًا عَلَى مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَرَدًّا بِصَبْرٍ وَجُرْعَةٍ غَيْظٍ رَدًّا بِغَيْظٍ انہیں اپنے روگھونٹ کسی  
بندہ نے روگھونٹ کے نزدیک نہ وہ محبوب ہوں ایک گھونٹ صبرہ حرم معصیت پر کہ اس کو صبر سے  
روگھونٹ کے اور دوسرے گھونٹ غیظ سے کہ اس کو بردباری سے روگھونٹ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
اپنی قوم سے کہا جب تک تم صبر نہ کرو گے اپنے خداوند پر تو گے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے خدا کے ایک گروہ بردباران سے پوچھا کیا تم مسلمان ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے پوچھا  
کیا تم شان رکھتے ہو انہوں نے کہا ہم نعمت پر شکر اور نکت پر صبر اور حکم الہی پر خوش ہوتے ہیں۔  
آپ نے فرمایا اَنْتُمْ تَسْتَمِنُونَ بِرَبِّكَ لَعَلَّكَ تَقْتَدِرُ تَمَّ سَبِّ مَوْنٍ وَ حضرت علی رضی اللہ  
عہوہ عنہ فرمادے کہ صبر بیان میں یہ ہے جیسے تم میں سر جس کے سر نہیں مل کا ہم نہیں۔ سی طرح  
جس میں صبر نہیں اس میں ایمان نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک قیدی میں تشریف لے گئے میں آپ کے ہمراہ تھا۔ سفار و عورتوں میں سے ایک عورت نے  
آپ سے کہا اچھا میرے گاہ قریب مرگ سے آپ تشریف لے دیں آپ مع اپنے ہمراہیوں کے  
وہاں تشریف لے گئے اور اس لڑکے کو پانی گود میں لیا وہ فوراً مر گیا آپ کو آنکھ سے آنسو بہ  
اور اس عورت سے فرمایا اِنَّ اللَّهَ مَا اخَذَ مِنْ عَبْدٍ وَدَّهَ مَا بَقِيَ وَ لَكِنْ اَجَلَ يَدَّ يَدَ قَاصِرِي  
وَ خُتْمِي فَاتَّكَ الْقَبْرِ فِي اَوَّلِ اَمْتِدَادِهِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ  
یہ ہے جو کچھ باقی ہے اور ہر مروت بھی باقی ہے پس وصبر بر اور حب جبر کر یونکہ صبر اور  
صبر میں ہے اور بھی اپنے فرمایا ہے يَذَرُكَ الرَّجُلُ دَرَجَةً فِي نَجْوَى دِينِهِ بِصَبْرٍ  
وَ بِنَيْمٍ وَ دَرَجَةً تَنْبِيْهِ لِيَوْمِ يَرْسُوْنَ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ لَمْ تَدْرِ  
موسیٰ جنت میں ایک درجہ پر پہنچے گا اور وہ درجہ رزق و نماز و حج کی وجہ سے نہ اپنے گاہوں سے  
بچتا ہے چھترس چیز سے اپنے گاہ اپنے فرمایا ہے جو میں پر مروتی ہو ورنہ اس نے اس پر صبر اور  
حب جبر کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک ہی  
روزہ تھا اور وہ اسے بہت پاتے تھے فقہائے ہی سے وہ مریدان کی بیوی حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان نہیں کیا تھا کہ جب انہوں نے روزہ کھوا تو روزے کا حال پوچھا



حضرت ابو عبد اللہ اور ان کے شاگردوں کی عظیم الشان خدمت و فداکاری کا بیان

ان کی بی بی نے غسل کیا اور کپڑے بدلے عطر لگایا اور اپنے شوہر کے پاس گئیں انہوں نے ان کے ساتھ خلوت کی صبح کو بی بی نے کہا اگر کسی نے امانت رکھائی ہو پھر ہائے اور امانت دینے میں ناراض ہو تو کیا اچھی بات ہے انہوں نے کہا یہ بات بہت بُری ہے بی بی نے کہا میں تم جی بُر نہ مانو کہ تمہارا لڑکا میرے پاس خد و جانب سے امانت تھا لہذا نے اپنی امانت سے وہ میں نے صبر کیا تم بھی صبر کرو اِنَّا بِنَدْوَانَا اِنَّہٗ جَعَلْنَا لَہٗم مَدَّکَ سَبَّحَہٗ میں در کی طرف سوٹ جاتیں گے حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان کے صبر سے حیران رہ گئے و خود بھی صبر کیا بھی امانت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹوٹے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کریم و انعام و انعام کی خبر دی جب حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے تو آپ نے لَقَدْ نَجَّیْتَہٗ مِنَ صَنِیْعَتِہٖ یَا رَکَّ اللہُ فِی سَبِّکَہٗ دَفِی نَجِیۃً یَبْنِیۡہَا اللہُ نے تم دونوں کے کام سے تعجب کیا اللہ پرست کرے تم دونوں کی امانت میں یعنی ہمسری میں و تمہارے گھر کے کونے میں آپ کو دعا سے نہ لعلی نے اسی شب کے محل سے نہیں بلایا و بعد ازاں کانامہ لکھا گیا انہوں نے سات برس کی عمر میں قرن شریف یاد کر لی حقیقت صبر یہ ہے کہ بندہ اپنے مال و دولت اپنے آپ کو امانت جانے اگر سب جانتے تو جزع نہ کرے اور جو اعداء اللہ نے ہماروں سے کیا ہے گھر میں و مسکن سے پتہ ہانے تو فزع سے باز رہے۔ صبری کسی قسم میں (۱) امانت پر صبر شد نماز میں اور ادھر نہ دیکھتا اور سب سے بخت تو نا اور نمود سے بچتا کیونکہ یہ اختیار کی لغال میں (۲) مادہ پر صبر شد کسی سے پد نہ بینا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ تجلیۃ و انصافیت خطاب میں اِنَّا اَصْبَحْنَا عَلٰی مَا یَقُولُوْنَ صبر کرو اس پر جو وہ کہتے ہیں اور فرماتا ہے وَذَرُوْا اَمْرَہٗمْ یَتَوَكَّلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِنَّ کَانَ حَلِیْفَہٗ اُوْرَ اللّٰہِ پھر وہ کہہ کر یہ صبر خاص صدیقوں کا ہے (۳) مصیبت پر وہ غیر اختیار ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرن میں صبر تین قسم سے (۱) صبر امانت پر وہ تین سو درجہ پر سے (۲) صبر حرام پر وہ تیس سو درجہ پر سے (۳) صبر مصیبت پر وہ نو سو درجہ پر سے۔ بلا پر صبر کرنا صدیقوں کا کام ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے سے اللہ ہمیں اتنا صبر عطا کر کہ دنیا مصیبتیں سامان موحش میں در آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس بندہ پر میں بھیجوں اور وہ صبر کرے خلق سے شاک نہ ہو پس رہیں

اس کو تندرست کروں گا تو پہلے سے بہتر گوشت پرست دوں گا اور اگر موت دوں گا تو اپنی رحمت  
 میں اس کو جگہ دوں گا اور اگر موت دوں گا تو اپنی رحمت میں اس کو جگہ دوں گا حضرت داؤد علیہ السلام  
 نے سو کیا سے اللہ جو تیرے لیے مصیبت میں نمبر کرے اس کی جزا کیا ہے ارشاد ہو میں اس کو  
 نعمت یمان پہناؤں گا و کبھی ایمان اُس سے جَد نہ کروں گا۔ اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے جس کے جسم یا مال بچوں میں مصیبت چھجوں اور وہ صبر کرے تو مجھے اس سے حساب کرنے میں  
 اور عمار کو نے میں شرم آتی ہے یعنی اللہ اس کو بے حساب و کتاب بخش دے گا۔ و حدیث میں ہے  
 مَنْ صَدَقَ مُصِيبَةً فَصَيَّرَ وَ اخْتَسَبَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ رَجُلٌ مُصِيبٌ يَنْتَهِزُ وَ لا صَبْرَ وَ لا حِلَّ وَ لا ب  
 کرے تو ستم اس کو بخش دیتا ہے۔) و حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں جس کی مبنی  
 کھودیتا ہوں اُسے اپنے دیدار سے کرم کروں گا۔ صبر جمیل یہ ہے کہ صاحب مصیبت کسی طرح بکاش  
 رہے جیسے مصیبت دے رہے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ صبر جمیل کرنے والے پر رحمت واجب  
 موجود ہے۔ صحیح یہ ہے صبر جمیل کی تعریف پوچھی اپنے فرمایا مَنْ قَتَلَ عَيْنًا وَ كَلَّ يَسْتَأْذِنُ  
 سمجھ سے آئو نہیں۔ و زبان کوئی تو یعنی جزع فرغ نہ کرے حکمت یہود نہ کیے۔ و حدیث میں  
 ہے کہ صبر جمیل سے وہ چیز جس پر نمبر کیا ہے چرل جاتی ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے  
 صبر جمیل کیا جس کی وجہ سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو اس کے اللہ جان پہنے بندوں کو با  
 سے نہ تھے۔ قرآن شریف میں ہے وَ نَبِئْهُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخُوفِ وَ اجْعَلْ وَ نَقْصُ مِّنَ  
 اَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَصْحَابُ يَدَيْنِ اَوْ اَصْحَابُ يَدٍ مُّصِيبَةٍ فَاُولَٰئِكَ لَبَّىٰ  
 اَبْدَانُ جَعْلُونَ۔ البتہ ہم تمہیں نہ تمہیں کے کچھ خوف سے اور کچھ بھوک سے اور کچھ مال کے نقصان  
 سے ورجوں کے مرنے سے اور میوے کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے جب  
 نہیں مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم ستم کے لیے ہیں ورجم اسی کی طرف موٹے دے ہیں اس  
 بیت سے خاص صحیحہ یعنی ستم منہ صبر میں ورنہ ان کے بعد عامہ مومنین قیامت تک محاسب  
 ہیں۔ اس بیت میں بِشَيْءٍ مِّنَ الْخُوفِ ارشاد ہو ہے یا شیعہ نہیں ارشاد ہو اس سے کہ خوف  
 کے بعد ورجہ ہیں مگر فرمایا جن کو خوف دے عفت یا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بیت میں فرمایا ہے کہ دنیا بدھا ہر سے میں نے بندوں کو

ازہا سئل کے لیے پیر کیا ہے۔ وہ نہیں صبر کا حکم دیا ہے اور صابرین کے لیے بشارت کا وعدہ کیا ہے۔ بقی من خوف سے دشمن کا خوف و رجوع سے قحط اور نقصانوں سے نقصان رزق و نفس سے بیداری و مرنا اور قتل و شہادت سے میوہ و جوگرمی سردی ہوا سردی وغیرہ کی قوت سے مدد ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک خوف سے کھار کی رائی اور جمع سے روزہ اور نقصانوں سے زکوٰۃ اور نقص سے جانیوں کی موت اور شہادت سے اور دیکھ موت مردے کیلئے معنی دل میں ہیں۔ اور رزق و شہادۃ اٰلہٖ راجعون کی تفسیر بعض کے نزدیک یوں ہے یعنی ہماری جانیں اسی طرح اللہ کے لیے ہیں جس طرح ہمارے مال اللہ کے لیے ہیں اور بعض کے نزدیک اس کی تفسیر یوں ہے کہ ہم اللہ کے لیے ہیں یعنی اس کے غلام ہیں اور غلام کی ملک کا مالک مومن ہوتا ہے۔ پھر مومن چاہے اسے دنیا میں فاقہ رکھے اور اگر چاہے چھپرے کی حالت میں ہے صبری زیادہ نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنی ہمارے کو سے لیا۔ مگر صبر کر اس لیے کہ ہم زندہ رہیں گے تو اس پر ہمارا رزق سے اور ہمیں تو اس کی طرف ہماری بازگشت سے و ثواب و عرش بند کو مرحلہ میں صبر لازم ہے۔ حضرت بن عباس اور حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبل کی منوں میں سے کسی پر شہادت ہوا یعنی رزق و شہادۃ اٰلہٖ راجعون نازل نہیں ہوئی سو اسے اس منت مرحومہ کے اور رزق بیت قبل میں نازل ہوتا تو حضور حضرت یعقوب علیہ السلام اس سے سہ فرما لیتے جاتے۔ منوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہجرت پر کلمہ تأسف یا کسفی علیٰ یأسف فرمایا تھا اس سے نہایت نامرت رہا۔ آیت اسی امت کے لیے خاص ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُولَئِكَ عَلَيْهِ صَلَواتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْتَدُونَ۔ انہیں لوگوں پر ان کے پروردگار کی رحمت و عنایت ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں یہاں صلوٰۃ سے مرد رحمت ہے۔ اگر ما جائے کہ جب صلوٰۃ بمعنی رحمت ہے تو دوبارہ رحمت کو ذکر کرنا کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب شافی یہ ہے کہ تکرار کے لیے دوبارہ اس کا ذکر کیا گیا ہے اور اس طرح تکرار و غرض سے کثرت مقام پر اللہ تعالیٰ نے کثرت افاضات و قرآن میں ارشاد فرمایا ہے۔ اِحْرَصُوا عَلَىٰ صَلَواتِہِمْ اِذَا تَدَفَعُوْا۔ بعض کے نزدیک وہ جرم مراد ہے جو صبر کے عوض میں عطا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک صلوٰۃ سے دنیا میں اللہ کا رحم کرنا اور رحمت

تے غلبی میں نرم کرنا مراد ہے۔ مہتمدون سے مراد یہ ہے کہ دینِ حنفی کی ہدایت پر سے  
 نوسے ہیں یعنی ہمیں کو صبر دیتے ہیں اس کو ہدایت دیتے ہیں کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے  
 و لازم ہیں اس لیے کہ صبر ہدایت کے پیکار اور ہدایت بے صبر کے بے نمود ہے۔

## المجلس السابع

فی الکبر والعیبة والحسد وسوء الظن

## غور و غیبت اور شک اور بدگمانی کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَنَّ  
 لَا يُبْنِي مِنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَنْتَثِرَ أَرْبَعًا أَلْبَسُوا الْغَيْبَةَ وَالْحَسَدَ وَسُوءَ الظَّنِّ  
 بِالله - حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام و تسکونہ سے روایت  
 کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے جب تک مومن چار چیزوں کو نہ چھوڑے کہ عذاب ہی سے  
 نجات نہ پائے گا، غور و غیبت اور شک و بدگمانی کو اللہ کے ساتھ اس  
 حدیث کے رومی وہ تیرہ ہفت میں جن کی تعریف میں حضرت نبی کریم علیہ السلام نے  
 فرمایا خَالِدُ بْنُ وَبِيدٍ سَمِعَ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَزْوَاجِ الْوَحْيِ وَبَدْرُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 اللَّهُ تَوَارِثَ مِنْ سَيِّدِ تَوَارِثِ حَدِيثِ سَابِقِ لَذِكْرِ مَنِ الْمُؤْمِنِ ارشاد ہوا ہے مومن  
 اس کو سنتے ہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول و شراہ اسلام پر ایمان سے یہ تعریف عام مومن کے  
 لیکن مومن وہ ہیں جو گناہ سے دست بردار ہو جائیں چنانچہ جب نبی کریم نے حضرت سرور کائنات  
 علیہ السلام سے مومن کی تعریف پہنچی تو آپ نے فرمایا مَنِ اجْتَنَبَ الْمَعَاصِيَ جَوْنًا مَوْلَا  
 بَكِيٍّ دوسرے شخص نے یہی سوال کیا آپ نے فرمایا مَنْ تَمَكَّنَ بِكَيْفٍ سَانَحْنُ ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى  
 کی زبان اللہ کے ذکر سے ٹوٹی نہ ہو یہاں پر مومن سے اللہ کا نام دے کر اللہ کے بعد میں اس  
 یہودی زید نامی سخاوت میں پائے سے زائد تھا اتفاقاً وہ بیمار ہو حضرت امام ابو سلف نے  
 نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کہا کہ زید یہودی بیمار ہو گیا ہے انچہ فوج جو وہ صدمہ سے  
 حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کچھ لوگ ترغیب اسلام دیتے کے لیے اس کے پاس بھیجے۔

نوں نے سے بہت کچھ جنت کی رغبت دینی اور دوزخ سے ڈرنا لیکن اس نے کچھ جواب نہ دیا  
 ان لوگوں نے کہا اگر تم سلام سے آتے تو تیری خیرات ضائع نہ ہوگی جب بہت اصرار کیا  
 تو اس نے کہا مجھ پر لینین نہ کرو کیونکہ اگر سلام اس کا نام ہے جس کو امام ابو حنیفہ نے اختیار کیا ہے  
 دوزخ میری قدرت سے باہر ہے اور اگر سلام ان اوصاف کا نام ہے جو تم میں پائے جاتے ہیں تو  
 تجھے اس کے حقیقہ کرنے سے عار ہے۔ یہ لوگ زانواں روتے ہوئے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام سوال جواب بالتفصیل کہہ سنا لئے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا  
 اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پائی جاتی ہے اور خود اس کے یہاں تشریف ہے جیسے ہی اس سے  
 آپ وہابیہ بندہ ورتے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ  
 مسلمانوں کی دعا و سزاوت موجب ہدایت ہے اور خاصہ ان بارگاہ الہی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا  
 ہو یہ لوگ باعث نجات ہوئے ہیں اور ایسا سلام نہ اختیار کرو جس پر غیر تو میں غرض کریں۔  
 اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ  
 دوزخ سے عذاب دنیاوی چونکہ ہمیشہ نہیں ہے اس لیے اس کا قہر نہیں ہے اور دوزخ  
 کا عذاب نہ نہیں ہوگا۔ اس کی گرمی شدید و درد شدید و پانی صید پر پیپ اور قہر بیدار و چھوٹا  
 خوف ہے جو شیمہ کا بنا ہو تو اس میں چھوٹی چیزیں رکھی جائیں اور کراہن غیب اور اس کی صمد  
 جس میں تیزی ہے۔ روز جزا دوزخی وہیں سے جائیں گے اور وہ پڑے جائیں گے خود اللہ تعالیٰ  
 ان سے کہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ  
 ان کا جائیں، لوٹا دیئے جائیں گے پھر اس میں اس کے بعد حدیث مذکور میں سے حتیٰ ینزل  
 ربنا سے بیان دلو اگر اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو ان چار چیزوں کو ترک کرو کیونکہ اللہ  
 یہ جبار و قہار ہے جس کے خوف سے سمان وزمین کا نپتے ہیں۔ ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام  
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے کہیں پوچھا انہوں  
 نے کہا تیب سے دوزخ پیدا کی ہے خوشی ہمارے دل سے جاتی رہی اور انھوں نے اس کو نہیں سنا۔  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ میں وہ دوزخ سے اس قدر ڈرتے ہیں۔ اے گنہگار و گناہ سے باز جاؤ درگاہ  
 الہی میں وقت توبہ کرتے رہو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

غزوہ کی اللہ نے بعد از موت کی سب قرآن شریف میں کَذٰلِكَ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَمَلِي قَلْبِي كُلَّ مَنَاصِدٍ  
جَبَّارٍ رَّاسِي لَمْ غَزُوْهُ وَخَصِمَ كَرْنِي وَاللّٰوِي كَيْ دَلِي بِمَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ  
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ رَّاسِي مَرْكَبِيْ عَدُوْا كَرْنِي وَاللّٰوِي مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ  
مِنْ كُلِّ مَنَاصِدٍ كَذٰلِكَ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَمَلِي قَلْبِي كُلَّ مَنَاصِدٍ كَذٰلِكَ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَمَلِي قَلْبِي  
كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي  
وَاللّٰهُ خَفِيْرٌ كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ  
هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ  
وَرَفِيْا هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ  
سَبِّ وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا سَرِي مَقَامِيْ بِسَبِّ وَخَبِّ كَرْنِي وَخَبِّ مَرْكَبِيْ هُوَ دُوْا  
نَسَانِ جِيُوْنِ سَبِّ كُوْ يَكُ مَقَامِيْ جَمِيْعُ مَوْتِيْ كَالْحَمْدِ دِيَا جَبِّ سَبِّ جَمِيْعُ مَوْتِيْ  
اور دوولہ میری تئیں اس وقت آپ اپنے موقی تخت پر سوار ہوئے اور اس قدر آسمان کے  
قریب سے تخت کو دیکھے کہ فرشتوں کی سیح پ کو سنانی دی اس وقت آپ نے نہ سنی و سلیوں  
کے دل میں ذرہ بر ذرہ غرور ہوتا تو ابھی میں زمین میں دھنسا دیتا اس سے پہلے کہ سکو تو پہنچتا تھا۔  
حدیث میں ہے کہ غزوہ کرنے والوں کا تشریف چینی کی صورت میں ہوگا وہ زمینوں کے پوک کے نیچے  
ذہب ہوں گے اور حدیث میں ہے کہ دوزخ کے ایک جنگل کا بیٹھتا نامہ اس کو اللہ نے  
متنبہ بنایا و جب زمین کے لیے خاص کر دیا ہے حضرت سیون علیہ السلام نے فرمایا کہ غزوہ کا  
ہے جس کے بعد عبادت مفید نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے جو لوگ غزوہ غزوہ سے ٹک کر چلنے  
کے لیے اپنے پیروں کو لمبا کرتے ہیں ان پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نفر جنت نہ کرے گا۔  
اور حدیث میں ہے کہ ایک بار ایک شخص ٹک کر چلے گا اور فرخ کا پیر پہنھا وہ اپنے کو بھڑکی  
راہ سے دیکھتا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا و قیامت تک دھنسا چلا جائے گا اور حدیث  
میں ہے کہ جو موقی اپنے کو بزرگ جانے ورنہ ٹک کر چلے اس کو اللہ تعالیٰ غصہ سے دیکھتا ہے ایک  
توانع کرنے والے نے متنبہ کو ٹک کر چلنے دیکھا تو متوانع نے کہا اے خدا کے بندے سزا  
چلیا اللہ کو پسند نہیں اس نے کہا تو مجھے نہیں جانتا اس نے کہا خوب جانتا ہوں کہ تو پہلے نہ جانتا



نقل کرتے ہیں کہ مرزا موحسن گاہ اور اس وقت اپنے پیٹ میں ناپاکی جھڑپتا ہے حقیقت سہ  
یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانے اور اپنی تعریف پر خوش ہو جو موحسن خوشی سے  
پیدا ہوتی ہے اس کو برکت ہیں۔ حدیث میں ہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ تَفَحُّظٍ يَكْبُرُ بِهَا جَاهِلِيَّوْنَ  
میں اللہ سے بدکرداروں سے غور سے جب یہ بھول میں پیدا ہوتی ہے تو دوسرے کو انسان  
پنے سے کم و خوار جانتا ہے بلکہ خدمت کے حق میں نہیں سمجھتا۔ سب سے پہلے جانے اور گئے  
تجلی کو پسند کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ حالت تو قی ہے کہ نصیحت نہیں مانتا و خود بخود سے نصیحت  
برکت در لوگوں کو چھوڑ دین سے بدتر تشویر کرتا ہے۔ لوگوں نے حضرت مہر علیہ السلام علیہ السلام  
سے پہچان کر مہر مہر کے آپ نے فرمایا اللہ کے سامنے تو دن نرم نہ کرتا اور لوگوں کو حضرت سے  
وجہت پر دو خون نصیحتیں تھیں کہ وہ میں جواب ہیں ان کا ترک نہ کرنا شراباں ہے۔ غزوئی کئی قسمیں  
ہیں۔ ۱۔ حد کے ساتھ غزو کرنا۔ جیسے عمر و ذرغون وغیرہ نے خدی کا دعویٰ کیا ۲۔ ہمارے  
غزو کرنا جیسے قریش نے کیا و ایمان نہ لائے کہ غزو نے ان کو رہزمت سے روک دیا۔  
۳۔ بندوں سے غزو کرنا یعنی ان کو تغیر سمجھنا جس میں دو قسمیں دریا لانا سب زیادہ ہے اللہ تعالیٰ  
ما رَشَادًا مِّنْ رَّادِيٍّ وَ اَلْمُنِيَّةُ مِّنْ رَّادِيٍّ وَ مَن تَارَعَتِي فَيَكْمُلْ قَطْعُهُ اَي هَلَكْتُمْ۔  
بندگی میری تہنید و تربیتی میری چادر ہے جو کوئی ان دونوں میں مجھ سے نزاع کرے گا وہ ناکام  
ہے جہنم میں اس کو دیکھ کر اس کا غور کرے کہ سبب ہیں علم یعنی اپنے علم پر غور کرنا اور  
دوسرے سے تعلیم کی امید سمجھنا۔ حدیث میں ہے اَقْبَلْ اَعْيُنُكُمْ عَلٰى رُءُوسِ الْبُزُرْجِ جَانِئِ الْعِلْمِ  
و اَنْتُمْ سَمْعٌ۔ ۱۔ زہد یعنی اپنی عبادت پر غور کرنا۔ دوسروں کو عبادت میں اپنے سے کم جاننا یہ بھی  
بڑے رفیقوں کے کہ بتی امر ہیں میں ایک نہ پہنچا یہ عبادت کیا کرتا تھا ہر مس پر سایہ  
انسان بدتر تھا۔ اتفاقاً ایک ہر کار مس و زینت کو یا ور کے قریب بیٹھ بیٹھ کر لوگوں میں  
بہار و جہنم میں یہ جہنم کو میرے قریب و رنج سے مل کر بیٹھ ور مس کے ساتھ میرے پاس  
سے کھینچ کر وہ بڑھاپا۔ چھپا کر بیٹھ گیا۔ اس وقت کے پیغمبر پر رقی نازل ہوئی کہ نہ مر و نہ کار و نہ  
نہ نہ کہ نہ سرے کے اپنے کام میں ہیں۔ میں سے بدکار کو مس کے لشکار کو بہت بخش دیا  
اور نہ کہ نہ مغل مس کے غزوئی وجہ سے نہ لالہ مر دینے اس منصب میں غور کرنا اپنے کو

نیل و عقیق

نیل و عقیق

فات و اول اور دوسرے کو مذمت جانے لگا وہ جو کہ اللہ کے یہاں نسب کچھ کم نہ آئے گا  
 حدیث میں ہے <sup>سید</sup> اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْغَيْبَةَ رَحْمَةً لِّكَ وَكَانَ عَبْدًا خَاشِعًا وَخَشِيَكَ تَدَارُكَ  
 عَصَاكَ وَكَانَ تُحَرِّقُ بِشَيْءٍ (۴۰) خوبصورتی میں غور کرنا یہ عورتوں میں نثر ہوتا ہے حدیث  
 میں ہے کہ دوزخ میں کثرتی غور میں جاتی ہیں وہاں میں غور کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 بَيْنَ هَوَاشٍ لِّهِنَّ سَيْفٌ قَوْنٌ مَّاءٌ بِهِنَّ اِيَّاهُ بَدُوْدُ اِيَّاهُ اِنَّ كَافِرًا هُوَ لَكَ قَرِيبٌ هُوَ لَكَ قَرِيبٌ  
 جائیں گے اس چیز کا جس سے انہوں نے بخل کیا رہا قوت میں غور کرنا حدیث میں ہے بہت سے  
 کمزور بہشت میں زور و تربت سے زور و دوزخ میں کمزور ہو جائیں گے زور و دوزخ میں زور کرنا  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ رَمٰنَ اَتَى اللّٰهَ يَغْنَبُ سَيِّئًا قِيَامَتِ كَافِرًا  
 نہ مال فائدہ دے گا نہ زور دے سے نفع ہوگا مگر یہی کوئی فائدہ ہوگا جو اللہ کے پاس قلب سلیم سے  
 آیا غور کا نتائج یہ ہے کہ اپنے کو دوزخ سے تیز اور جہنم نہ جانے در غزول کو بدر سے  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَوْلُكَ فِي النَّجْمَةِ قَوْلُكَ فِي السَّعِيرِ اِيَّاهُ كَرِهَ جَنَّتْ فِي اِيَّاهُ كَرِهَ  
 ہوگا، اس پر ہر وقت تفریق سے حضرت مشعل رحمہ اللہ سے لوگوں نے پوچھا غور کس کو کرنا چاہیے  
 آپ نے جواب دیا جس کے دونوں پاؤں بہشت میں ہوں۔ علیہ السلام کا قول ہے کہ ہر شامت مشابہ  
 کو غور کرنا چاہیے ہے۔ اَبَى وَاسْتَكْبَرَ كَانَتْ مِنَ الْكُفْرَانِ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جَنَّتْ فِي اِيَّاهُ  
 نے انکار کیا اور غور کیا اسی کی وجہ سے کافروں میں ہو گیا۔ حدیث سابق میں ہے اَلْغَيْبَةُ بَهْتٌ  
 کبر کے بعد اس سے ذر کیا کہ ہر ذر کا عمل و رغبت نہ بن کا عمل سے اس کا ہاں ہے حدیث  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِيَّاهُ اَحَدًا ثُمَّ اَن يَّا كُلَّ نَفْسٍ اَحْيَا رَحْمَةً لِّكَ اِيَّاهُ كَرِهَ جَنَّتْ فِي اِيَّاهُ  
 ہے کہ وہ اپنے مردہ ہونے کا گوشت کھاتے یعنی نہایت کرنا ایسا ہے جیسے مردے کا گوشت کھانا  
 حدیث میں ہے اَبَا سَمُرَةَ اَلْغَيْبَةُ فَاَتَى اَلْغَيْبَةَ اَشَدُّ مِنْ سَيِّئَاتِ اَلْمَرْءِ قَدِيْرًا فِي النَّفْسِ  
 يَنْتَوِبُ اللّٰهُ فَاَتَى صَاحِبَ اَلْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُكَ حَتّٰى يَغْفِرَ لَكَ اَلْمَرْءُ وَغَيْبَتِ سَيِّئَاتِ اَلْمَرْءِ

غور کا بیان

سے اللہ تعالیٰ نے بہت کو پتے تہجد بندوں کے لیے پر کیا ہے چاہے وہ غور جتنی ہی کیوں نہ ہوں اور غور  
 کو لنگھاروں کے لیے خلق کیا ہے چاہے وہ زہریلی نسل ہی کیوں نہ ہوں



وہی ہے جو کہ غیبت کی حد تک پہنچتا ہے

ان پر غیب کی تحقیق ہوگی۔ حضرت بو قریہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ غیبت اس کی خبر دینی ہے۔ اور ایک بزرگ کا قول ہے کہ اللہ غیبت کرنے والے کے غیوب ہی پر برکت ہے اور دین دنیا میں اس کو رسوا اور مردود کرتا ہے۔ حضرت بو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے جانے کا گوشت کھاتا ہے وہ گوشت قیامت کے دن فرشتے اس کے سامنے لاکر اس سے کہیں گے کہ اس کو کھایا جیسے تو دنیا میں کھاتا تھا۔ پس وہ غیبت کرنے والا اسے کھاتے کا اور روکے کا اور منہ بگاڑے کا منقول ہے کہ جو شخص مسجد کے سامنے بیٹھے حقے ایک غنٹ یا درجہ یا دن دو دن کے نماز کی اور اس میں جو بات تھی وہ اب بھی باقی سے چھوڑا اخل مسجد کو کرنا نہ چاہی اور نماز کے بعد حضرت عطاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا تم دونوں کو برادر نماز دوسرا اور روزہ کی قضا اور یومہ تم نے اپنے جانے کا گوشت کھایا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگلے یوں میں غیبت نہ تھی۔ غیبت سکتے ہیں جس سے منہ دے کر بہت معلوم ہو۔ غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے اسی طرح ہاتھ کھدو اور اشارے سے بھی ہوتی ہے۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ قول کا نہ چاہیے۔ حضرت سرور عالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے غیبت کی۔ غیبت کرنے والے کو منع نہ کرنا والی اور دل میں بُر نہ جانے والی منافق ہے۔ حضرت بو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک قسم پر حقے ایک نے کہا کہ قول شفع بہت متوا ہے اس کے بعد حاضر خدمت ہوئی نو کمرن دونوں نے فرمایا آج ہمارے پاس روٹی کے ساتھ کھانے کو کچھ نہیں ہے اگر آپ کے یہاں تو بوجھ فرماتے۔ آپ نے جواب دیا کہ دونوں گوشت کھا چکے تو غیبت کر چکے تو اب تمہیں سامان کی کیا ضرورت ہے یہ نو کمرن دونوں میں ایک کہنے والا اور دوسرا سننے والا تھا اس سے پتہ چلے کہ دونوں بو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہیں۔ حرج غیبت زبان سے حرم ہے اسی طرح دل سے بھی حرم ہے بغیر دیکھنے سے کسی سے بدگمانی کرنا دل کی غیبت ہے۔ حدیث میں ہے جس طرح مسلمان کا خون و اس حرم سے کسی طرح سے بدگمانی کرتا ہے۔ سو نہ ملنے کے قول کے ساتھ تعاقب فرماتے کہ جہاں کھانا کھاتے ہیں۔

تَبَيَّنُوا اَنَّ تَصْنِيفَ الْقَوْمِ اَجْمَعًا فَتَصْبِحُ عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَدِمْتُمْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تو اس کی تحقیق کرو اور کسی قوم پر نادانی سے جانہ پڑو تا کہ اپنے کیے پر پچھتا نہ پڑے۔ یہ تمام نو کمرن

اس وقت میں کہ جب بدگمانی دل میں جم جائے اور یقین کرے کہ میں اگر سرسری طور پر نہیں دے تو وہ فعل اختیار کرے نہیں ہے ہذا میں پرہیز و خیز بھی نہیں۔ حدیث میں ہے کہ کوئی مومن گمان پر سے خالی نہیں ہوتا۔ ورنہ متقی اس میں سے کہ اس کی تحقیق کرے کہ مخبر عادل ہے یا فاسق اگر عادل ہو تو وہ بھی یقین کرنے میں توقف کرے ورنہ عادل کو فاسق سمجھ تو بھی بدگمانی سے اس کی بچائی پر اور یہ بھی ناجائز ہے۔ غیبت کا علاج یہ ہے کہ اس بات کا یقین کرے کہ غیبت اسی طرح نہیںوں کو ملتا دیتی ہے جیسے گالہ زنی و غائب کر دیتی ہے۔ بنی کر مصلیٰ اللہ علیہ وعلیہ السلام کے قول کو یاد کرنا، کفر ہے اور اگر آپ کے قول کو سچ جان کر تو بھی ہر سے آپ نے فرمایا غیبت کرنے دے کی نیکیاں جس کی اس نے غیبت کی ہے اسے دی جائیں گی ورنہ کوئی عقلمند اسے پسند نہ کرے تاکہ اپنی نیکیاں دوسرے کو دیدے۔ پس غیبت سے احتراز کرنا لازمی ہے۔ غیبت چھ مقام پر درست ہے (۱) حکم حکام کی شکایت حکام ہانا سے کرنا تاکہ وہ سند کر دیں لیکن اگر یہ مقصود نہ ہو تو یہ بھی ناجائز ہے (۲) فساد دفع کرنے کی قدرت رکھنے والے سے مقصودوں کی خبر کرنا (۳) فتویٰ پہنچنے میں امر واقعی لکھ دینا بہتر ہے کہ جس کی بُرائی کرنا ہے اس کا نام نہ لکھے اور نہ یہ عمر و بدیر کے لکھے ورنہ مگر بھی کچھ دے گا تو حرج نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ خبر دے دے کہ جو چیز کا عیب بنا دینا (۴) بیمار کی بیماری کی معالج کو اطلاع دینا (۵) فاسق عدلیہ زانیہ سے دے شراب پینے والے کی مذمت کرنا تاکہ دوسرے متنبہ ہوں۔ بعض علماء کا قول ہے کہ مسلمان نامہ مبتدع فاسق مجاہد کے افعال قبیحہ کا بیان کرنا درست ہے۔ غیبت کا مفاد یہ ہے کہ توبہ کرے ورنہ پشیمان ہو اور جس کی غیبت کی ہے اس سے معاف کرے اور تو وضع کرے مگر مرگیا ہو تو اس کے لیے دُعا سے مغفرت کرے۔ اگر عفو تصور چاہئے پر تو وضع کرنے پر جس کی غیبت کی ہے وہ معاف کر دے ورنہ یہ امور غیبت کرنے والے کے حسنہ ہوں گے اور ممکن ہے کہ یہی عفو تصور ورنہ وضع غیب کے گناہ کا عوض ہو جائے۔ غیبت کا معاف کرنا اس طرح سے بہتر نہیں ہے کہ اس سے اپنے تمام مقصود معاف کرے بدایا یک بیان کرے معاف کرے غیبت گمان سے پیدا ہوتی ہے اور گمان شخصیات سے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے ممانعت کی ہے جس پر یہ آیت شامد ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا أَتَيْنَا مِنَ النَّهْيِ إِنَّ بَعْضَ نَهْيٍ إِشْمٌ**۔ کے بیان و وجوہ ہمت بدگمانی سے یقینی بعض بدگمانیاں گناہ ہیں بہر آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور

عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی ہے واقعہ اس کا یہ ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
جہاد کو تشریف لے جاتے تھے تو ایک فقیر دو دھندلوں کے سپرد فرماتے تھے تاکہ اس کی خاطر دوسری  
معقول طور سے ہو۔ اس جہاد میں آپ نے حضرت سلمان بن یزید دوں کے سپرد فرمایا تھا، اگر یہ ان کا  
کام کریں ورنہ ان کے قتل میں۔ حضرت سلمان بن یزید نے حضرت سلمان بن یزید کو کھانا پکاتے ہوئے  
اتارتے۔ دونوں کو آب و خور دیتے اور منزل پر پہلے سے پہنچ کر شہید کر دیتے۔ خود ہی مہیا کرتے تھے۔  
ایک بار وہیں حضرت سلمان بیمار ہو گئے وضعف کی وجہ سے منزل پر پہنچتے ہی سو گئے جب یہ  
حضرت وہاں پہنچے تو حسبِ عادت ضروریات کا انتظار کیا۔ شب کو نہیں حالتِ عداوت میں خوابیدہ  
پا کر بیدار کر کے پوچھا کہ تم نے چھو کھائے وہی چھاپا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ ہا ہا ہا ہا حضرت نبی  
کریم علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ گے وہاں بچو کھانا بچا ہوئے اور حضرت سلمان بن یزید  
وہاں گئے ان دونوں نے آپس میں ایک دوسرے سے حضرت سلمان کی غیبتیں کیا تو بعثت  
إِلَیْهِ سَمِیْعَةً لِّرَجَعِ لِمَا ذَهَبَ اُرْجَمَ سَمَانٌ وَ بَرِجِیْمٌ بِیْتِیْہِ تَوَدُّہُ نہ جاتے یعنی ان کی مہمتی  
کی طرف اشارہ کیا۔ سمیعہ ایک کنوئیں ہے جس میں پانی بچھا تھا۔ دھر حضرت سلمان نے حاضر خدمت  
بنوئی ہو کر پیام پہنچایا۔ رشاد ہوا کہ اسامہ سے دریافت کرو اگر کچھ ہو تو اسے جاؤ و دریافت کرنے سے معلوم  
ہوا کہ کچھ نہیں ہے۔ یوں آپ سے دریافت کیا کہ حضرت سلمان بن یزید نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے  
حق میں سو گھن کیا۔ انہوں نے مال دیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر آئے و تمام واقعہ سے  
حضرت رسول خدا علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ اگر آپ خصمِ ان کو نصیحت فرماویں اور تم لوگ مسلمانوں  
کے لیے پسند ہو۔ آپ نے ان دونوں کو عذاب فرما کر تمہارے دانتوں میں گوشت کیسا ہے انہوں  
نے کہا یہ حضرت محمد و اسامہ نے بچھ نہیں دیا۔ ورنہ ہم نے گوشت کھایا ہے آپ نے ان سے کہا تو کو  
جب ان دونوں نے زمین پر حقوہ تو اس کا ذب متغیر تھا اس وقت آپ نے یہ آیت ان کو سنائی۔  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا زِينَةَ الدُّنْيَا إِنَّا بُعِثْنَا هُنَا نَذِيرًا  
آیت میں فرمایا: تَجَسَّسُوا وَ لَا يَغْتَبِ بَغْضُكُمْ بَعْضًا يُعْطِي بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضِكُم لِيُكَمَّلَ بِكُمْ  
مِّنْ أَثَرِ الْفِتْنَةِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ اور کسی کا عیب نہ دھونڈو۔ ایک دوسرے کی  
غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ وہ اپنے مہرے نوکے جانے کا

رشتہ کا دے یہاں نہیں ہے بلکہ تم کو مردہ معلوم ہوتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور توبہ کرو بیشک اللہ  
تووں کے لئے درمہبان ہے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گمانِ تجسّس غیبت کو بیان فرمایا اور ابتدا  
تیار سے کہ ہے اس لیے کہ گمانِ مقدّمہ تجسّس ہے اور تجسّس مقدّمہ غیبت ہے۔ سب سے پہلے سو  
نہج تھا کہ چہرہ کی تشریح توفیق ہے چہرہ غیبت کی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مزید رحمت کی وجہ  
سے نہجوں کو کمالِ نعمت کر دیا اور مثلاً بیان کر دیا کہ غیبت مثل مردارِ زشت کے ہے پھر نہج  
سے ہیقلہ سے دوبارہ حکم دیا اگر کوئی شخص حرم یا شنبہ کام میں مبتلا ہو ورنہ حلت و حرمت کی تحقیق نہ کرے  
نور و کائنات کو دیکھ لے تا ہو تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ حدیث میں ہے مَنْ تَسَرَّ الْقَدَّانَ  
بِرَأْيِهِ كَيْفَ تَبَوَّءَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کو اپنا ٹھکانا دوزخ  
میں بناتے۔ لہذا مسلمانوں کو نیک اعمال کی توفیق دے اور بُری باتوں سے بچائے۔ میں غیبت  
کے بعد حدیث سابق میں حسد کا ذکر ہے وَالْحَسَدُ ارْشَادٌ ہوا ہے یعنی جیبت تک اہل ایمان حسد توڑے  
نہج ہیں کہ غیبت سے رہائی نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے خطاب میں فرماتا ہے وَمِنْ شَرِّ  
حَسِبَ إِذْ أَحْسَدَ نَجْدٍ سے پناہ مانگو حسد کرنے والوں کے حسد سے۔ ایک شخص نے حضرت سرورِ عالم  
علیؑ سے علیہ السلام سے کہا میں دوزخ سے بہت ڈرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا لَا تَحْسَدِ النَّاسَ نَحْنُ امِنًا  
ہوں سے حسد نہ کرنا کہ دوزخ سے بے خوف ہو جائے) اور بھی فرمایا ہے نَحْسَدُ يَا كُلُّ أَحْسَدٍ  
لَكَ نَحْنُ نَحْصِبُ حَسَدَ نَجْدٍ کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے کڑی کو) وہ اپنے فرمایا  
تے کہ میں وہ چیزیں پیدا ہونے لگی ہیں جن کی وجہ سے انہما سابقہ ہو گئی ہیں اور وہ دشمنی و رعد و  
وزرہ ہے۔ اور بھی آپ کا ارشاد ہے کہ حسد تو مٹی کی مانند ہوتی ہے اور حسد سواں قبر میں عجز  
ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سایہ میں دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ  
اس کو یہ نفع کیوں ہو کہ اس نے حسد و روئیدہ کی نافرمانی و حق پر خورسی نہیں کی۔ حضرت زکریا  
علیہ السلام کے فرزند سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حسد کرنے والے میرا دشمن ہے اور میرے حکم پر غصہ کرنے  
والے میری عیب و پسند نہیں کرتے۔ حدیث میں ہے کہ چھ تو میں اپنے چھ عیبوں کے باعث دوزخ میں  
جاتا ہوں۔ (۱) ظلم کی وجہ سے) (۲) غیبت کے بہت سے) (۳) تو گمراہی کے باعث سے) (۴) تم  
یہ کہیں کہ تم سے روئے جو جہات کے باعث سے) (۵) عام حسد کی وجہ سے۔ حضرت نفیس بن علیؑ



نے فرمایا ہے کہ حسد کے دس حصے ہیں ..... نو حصے علماء میں ہیں اور ایک حصہ تمام عالم میں ہے۔  
 مروی ہے کہ ایک شخص حاضر خدمت نبویؐ ہو کر کہنے لگا کہ میں نے ایک تعجب خیز واقعہ دیکھا ہے کہ  
 نذر قبیلہ میں ایک شخص مہربان سے اس کا جنازہ اٹھایا تو وہ جہاد سے کانڈھوں سے جدا ہو کر خود  
 چلتا تھا آپؐ نے فرمایا وہ مغرور اور حاسد نہ ہوگا، اسی لیے فرشتے اس کا جنازہ اٹھائے ہوں گے اور آپؐ  
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم جنت میں بے پوچھے جانا چاہتی ہو تو مسکوں سے حسد نہ  
 کرنا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کفار سے حسد کرنا جائز ہے اور آپؐ نے کافروں پر حسد کیا ہے۔  
 ایک بار آپؐ کے سامنے کافروں کے سات قافلے مال و اسباب سے لادے ہوئے نذر سے آپؐ نے  
 فرمایا اگر یہ مال و اسباب مسلمانوں کو متاؤد فرغت میں بسر کر کے اللہ کی یاد کرتے۔ سی وقت حضرت  
 جبریل علیہ السلام سورہ فاتحہ سے کراتے اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ میں سات آیتیں  
 ہیں جو کوئی آپؐ کی امت میں سے اس کو پڑھے گا اللہ اس کو سات قافلوں کے مال خیرت کرنے کا  
 ثواب عطا فرمائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باروں میں سے کوئی ایک مہربان تمام دیکھو اس  
 کی روح کے منتظر کرنے کا حکم ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سب پوچھا تھا وہاں یہ مینہ نہیں  
 رکھا تھا۔ سخی تھا غیبت نہیں کرتا تھا۔ طامع نہیں تھا حسد سے دور رہتا تھا۔ حدیث میں ہے کہ حسد  
 کا منجہ ہدیمۃ اللہ حسد کرنے والے مثل اس کے ہے جو اللہ سے لڑتی لڑتا ہے۔ در حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو رم اللہ وجہ سے فرمایا کہ اگر تم جنت میں مثل پیغمبروں کے درجہ کے  
 ہونا چاہتے ہو تو حسد نہ کرو اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ دوزخ میں ایک آدمی خالص حسدوں  
 کے لیے ہے اور اس میں عذاب زیادہ ہے۔ حضرت بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی  
 بن دنیا پر حسد نہیں کرتا اس لیے کہ اگر دوزخ جنتی ہے تو اس نعمت کے مقابلہ میں دنیا اس کے لیے  
 بے قدر ہے اور اگر دوزخ ہی ہے تو اسے دنیا کی نعمت سے یہ فائدہ ہوگا جب عقیق میں دوزخ پستے  
 گا۔ کسی نے حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا کہ مومن بھی حاسد ہوتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں جیسے بزرگ  
 یوسفؑ نے حسد کیا اس لیے کہ حضرت یعقوبؑ حضرت جوسفؑ علیہ السلام کو زیادہ چاہتے تھے حضرت  
 یوسفؑ نے در رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ موت کو بد کرنے والے بھی خوش نہیں رہتا نہ حسد کرتا ہے۔  
 کسی کے زوال نعمت کے خوف نہ ہوئے کہ حسد کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ یوسفؑ نے حسد نہ

حتیٰ یُحِبُّ رَیْبَهُ رَنْفَسُ رَنْمِ میں کوئی مومن نہ ہوگا جس تک میں چیز کو اپنے جہاں  
 کے لیے پسند نہ کر دے جسے اپنے لیے پسند کرتے ہو، حسد بھان کو تنقیف کر دیتا ہے۔ اور دوسرے  
 دنوں غشت و خوشتر نہ ہو مگر اپنے لیے جو میں غمت کا عجب ہو تو وہ حسد نہیں بلکہ غبطہ اور  
 مناسبت سے رغبت کرنا ہے اور یہ دینی کاموں میں حسن ہے عجب نہیں بلکہ غبطہ کرنا واجب ہو  
 نہ تھا و فرماتا ہے مَرْيُوقُ اَوْ مَخْفَرٌ مِّنْ رَّيْسِهِ اپنے رب کی مغفرت و جانبِ پیشقدمی  
 اور حدیث میں سے دوسرے حال و دیگر رخیل فرماتا کہ اگر تم اہل میرے پاس بھی موتا تو میں بھی اس  
 کے شوق میں نہ رہتا حسد نہیں ہے بشریکِ ایک کاموں و رزق و مال اور نہ نہاد میں سے تو یہ جی اس کے  
 وہں میں نہ پایا تو کہ حسد کا علاج یہ ہے کہ یقین کرے کہ حسد سے دین و دنیا دونوں کا نقصان ہے  
 دین میں غم سے نجات نہیں پاتا اور آخرت میں بھی تیار جاتی ہیں لی اور نعمت میں پرہیزی نہ ہونے  
 اور مثل شیطان کے ہو کہ مسعود کے لیے غمت کی اور حسد کے لیے غم کی ترقی ہو کر رہے مسعود  
 مشہور ہو کہ حسد نہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسعود حسد کی جہاد میں لے جاتا ہے اور اپنی برائیوں  
 میں سخت شہد تھا ہے حضرت و علیہ السلام مسعود ہیں و شیطان حسد وہ ہمیشہ کے لیے مسعود  
 اور یہ سختی غمت بھی ہو۔ یہاں مسعود میں و رہا ہیں حسد ان کے لیے سعادت و اس کے لیے  
 شقاوت دونوں کی سنو! یقین پاتے یہ حدیث نہ وہ نہ ہے برگمان کی دو تئیں ہیں اس حد سے  
 بن اسماں سے جس قدر عداوت میں اس حدیث کے معنی یوں کے ہیں کہ سنو! یقین پاتے سے مراد  
 یہ کہ حسد کے بندوں سے برگمانی نہ تھی نفی کے مدحی فرماتا ہے یَسْتَوُونَكَ عَنْ لَأَنفَابِ  
 تِلْكَ لَأَنفَابِ رِبِّهِ وَرَسُوں مَغْنِیْمِ میں پانچوں حصہ رسول کا مقرر تھا اس بیت میں تدبیر سے  
 اپنی طرف نسبت فرماتی اور دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ اپنے بندہ سے گئے  
 تو نے کچھ نہ تھا نہیں دیا بندہ کے ہاتھوں سے ہے پروہ تھا میں تجھے کھانا دیا تو دیا حکم ہوگا تو  
 کے ہمارے جیو کے بندہ کو کھانا نہیں دیا پس گویا میں نہیں دیا اس کو دیا تو ہمیں دیتا۔ ایک بار  
 حضرت سہیل علیہ السلام نے غار کی طرف تیر چلایا تیر سیریاہ صغوف سے لڑ رہا اور یہاں  
 تیراں اور پشاور اور سات دھواں کو تو نہ رہیں میں جس نے آپ کو اس مر سے عجب ہو پس  
 یہ بیت نہ توئی وَاَمَّا سَعِیْتِ رَیْبُیْنِ وَیَكُنْ لَّهٗ رَیْبُیْنِ تیر نہیں جیو جب جیو تیر

حسد کا بیان

خدا نے جینیکا یہاں اللہ نے تیر کی اصاف اپنی جانب کی سی صفیتیں بہت ہیں اور جائز ہے۔ پس اللہ کے بندوں سے بدگمانی کرنا گویا اللہ سے بدگمانی کرنا ہے اور اللہ سے بدگمانی کرنے کی دو قسمیں ہیں (۱) وقت میں (۲) صف میں۔ ذات میں بدگمانی بر ہے کہ اللہ کے لئے ہے یا میرے یا تم سے یا تم و مرہون سے یا با حقہ بوق میں جیسے زمینوں کے ہیں اور یہ مثل گناہ جائز ہے۔ اور صفات میں بدگمانی یہ ہے کہ کسی کو وحیم نہیں یا عادل نہیں یا سخی نہیں و مثل میں کے یہ امور فقر میں یا غر سے نا امید ہو جائے اور کسی اللہ مجھے ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا لَعْنَتُونَ اللہ کی رحمت سے گمراہوں کے سو کوئی قوم نا امید نہیں ہوتی۔ اور حدیث میں ہے اَنَا عِنْدَ حَقِّ عَيْدِي فَيَقْضِي مَا يَشَاءُ لَكَ عَاقِبَةُ مَا تَعْمَلُ ہے میں اپنے بندے کے گناہ کے ساقط ہوں پس وہ جیسا چاہے میرے ساتھ توئی کرے (حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رفیق کی عبادت کو گئے آپ نے اس سے پوچھا اللہ کے ساتھ تیر کیا گمان ہے اس نے کہا رحمت اور مغفرت کا آپ نے فرمایا كَذَبْتَ اِنَّكَ لَا تَخْشَى اللّٰهَ تَعَالٰی تو اپنے نیک گمان کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ دو وقت کے بعد کسی بندے سے خوب میں دیکھتا ہوں کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا انہوں نے خوب یہ جیسے فرشتے میری روح کو اللہ کے سامنے سے توڑنا دیکھا مجھے تمہارے سفید بالوں کی شرمزائی تو دوزخ میں جہنم دیتا تم سے قدم کیوں روتے تھے کیا دنیا میں میری رحمت سے نا امید تھے۔ مومن کے ساتھ بدگمانی کرنے کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) ذات میں (۲) صفات میں۔ صفات میں حدیث میں ہے خُذُوا بِمُؤْمِنِينَ حَسَنًا رِّبَانِ والوں کے ساتھ نیک گمان کرو (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو ان کے ساتھ بدگمانی تھی کہ ان کے جسم پر سفید رنگ ہیں۔ میں کی وجہ یہ تھی کہ آپ نہایت شرمین تھے کسی کے سامنے پیرے نہیں اتارتے تھے لوگوں کی نظر سے غائب ہو کر نہاتے تھے۔ ایک دن آپ دریا کے کنارے ایک پتھر پر پیرے رکھ کر دریا میں نہانے گئے اللہ نے ان کی قوم کی بدگمانی دفع کرنے کے لیے اس پتھر کو چودیا وہ دور سے لگا آپ پر مبنہ اس کے پیچھے دوڑے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرے پیرے میں اے پتھر میرے کپڑے میں جب قوم نے آپ کو دیکھا تو کوئی دانہ آپ پر نہ پڑا سب نے توجہ کی اور مستغفار کرنے میں مشغول ہوئے پس معلوم ہوا کہ دل میں گمان کرنے کی بھی ٹہنتیں ہیں اور سر







وَلَا يَكْفُرُونَ دُورًا مَوْءُودٍ مَّجْرُومٍ سے بات نہ کرو ایسی غضب الہی کی عداوت ہے وَلَعَنَهُمُ رَحْمَت سے دُور کر دینے کو لعنت کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک لعنت بمعنی قطعیت سے یعنی ان کی امید قطع کر دی کہ کسی وقت میں دوزخ کے عذاب سے رہائی نہ پائیں گے وَاعْدَهُمْ جَهَنَّمَ مَوْتًا مَّوْتًا کو بشارت ہے کہ دوزخ ان کے لیے نہیں تیار کی گئی ہے بلکہ یہ بقدر اپنے سزائے عمل کی بعد کاٹ کر جہنم میں جائیں گے۔ دوزخ خاص کفار کے لیے مخلوق ہوئی ہے نہیں کہ ہمیشہ اس میں رہنا سے وَسَلَّاتٌ مَّصِيئًا النَّاسُ مَرْضًى کے بعد اور تکلیف کے بعد راحت و رنج کے بعد خوشی پاتا ہے جس کی وجہ سے تکلیف قبول جاتا ہے اسی سے اُمید موقوف ہے کہ تکلیف دہی کی بدولت سے ایمان سالم رہے جائے۔ اللہ ہمارے و جمیع مومنین کا انجام بخیر فرمے۔ آمین۔





جب وہ غسل کرتا ہے ورحمہ باندھنے کو روکتا ہے تو کہتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ پک ہو جاتا ہے عیسے  
 آج ہی س کی دل سے اس کو جتا ہے اور جب بیگ کھاتا ہے تو کہتا ہے میں نے تجھ کو اپنی  
 مغفرت سے بخش دیا اور جب مسجد حرام میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے ایک پھرے اور پھارتا  
 ہے کہ سے تدر کے دوست کیا کر س عمل کو اور جب خوف شروع کرتا ہے تو مدد تعین ہوتی  
 کے عوض میں متر بریں کی عبادت میں کے نامہ اعمال میں مکتبہ ہے اور جب ابراہیم کو چومتا  
 ہے تو گویا میں نے باب جنت کو چومے اور جب علقا اور مروہ کے درمیان میں دوڑتا ہے تو اس کے تیرے  
 سفر گزار فرشتے نیلیاں کھتے ہیں پس عرفات پر کھڑا ہوتا ہے تو اللہ اس کو دوزخ سے گزرا دیتا  
 ہے اور اس کی بریتیاں نیلیوں سے بدل دیتا ہے اس کو توفیق دیتی ہے رویت کیا ہے اور حاشیہ  
 میں ہے جو شخص حج کرے بدوں میں کے کہ تو گناہ سے آلودہ کرے ورنہ جب وہ دوزخ گزار  
 ہاتھوں سے روکے تو اس عرج گناہوں سے باز کرتا ہے جیسے حج ہی س کی دل سے اس کو جتا ہے  
 اور بھی حدیث میں ہے کہ میں نے بہت گناہ کئے تو اس کا چھ غبار نہیں سے باغیغہ میں عرج  
 ہونا اور یہ بھی ایک حدیث میں سے کہ عذرا کے دن سے زیادہ خور و خفیر زبرد و بھی نہ شیعہ کو  
 نہ دیکھ گئے میں سے کہ وہ کے دن اللہ اپنے بندوں پر اپنی بے رحمت نازل فرماتا ہے اور بڑے  
 بڑے گناہ معاف کرتا ہے۔ اور بھی حدیث میں ہے کہ جو شخص گھر سے حج کا قصد کرے نکلے اور  
 رہ میں مرجاستے توقیہ منت تک ہر سال میں کسیے حج و عمرہ کا وہاب کھاتا ہے اور جو شخص  
 مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زاد اللہ ثمرہ تھا میں مرے میں سے حساب کتاب نہ تو کا۔ اور حضرت سرور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج جس میں کوئی گناہ نہ ہو دنیا و فیہا سے بہتر ہے ورنہ کس  
 سوا میں کوئی جز نہیں سے و اگر آپ کا ارشاد ہے کہ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں سے کہ عذرا پر  
 ہو و خیل کرے کہ میرے گناہ نہیں بخشے گئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ حج کرے کہ وہ اس کا مستحق ہو  
 آپ نے فرمایا ہے مَنْ مَاتَ وَتَمَّ يَحْيٰى فَيَمُوتَ بِأَيِّ دِيْنٍ مَاتَ وَتَمَّ يَحْيٰى فَيَمُوتَ بِأَيِّ دِيْنٍ مَاتَ وَتَمَّ يَحْيٰى  
 قدرت و فرشتہ کے حج نہ کرے پس چاہیے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔ اور بھی آپ کا  
 فرمان ہے مَنْ مَاتَ وَتَمَّ يَحْيٰى فَيَمُوتَ بِأَيِّ دِيْنٍ مَاتَ وَتَمَّ يَحْيٰى فَيَمُوتَ بِأَيِّ دِيْنٍ مَاتَ وَتَمَّ يَحْيٰى

اس سفر سے بعض کے نزدیک اصل کفر اور ہمارے نزدیک کفرانِ نعمت مرد سے جینی جس کو  
 اللہ تعالیٰ ستھاعت حج کی دے اور پھر بھی حج نہ کرے تو اس نے کفرانِ نعمت کیا۔ اور بھی  
 رشاد سے کہ جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے اللہ اس کی طرف نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا اور  
 اس کی بات قبول نہ کرے گا اور منجربینِ کعبہ کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ اور بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے وعدہ  
 فرمایا ہے کہ ہر سال حج میں چھ لاکھ آدمی زیارتِ رتن گئے جس سال مسافروں کی جماعت اس سے  
 کم ہوگی اس سال بقدرِ ہر آدمی تعداد کے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیج کر لعدہ پوری کرے گا اور بھی آپ کو  
 رشاد ہے کہ قیامت کے دن دھن کی طرح کعبہ پر منہ درمنور ہوگا اور سب حاجی اس کے گرد ہوں  
 گے اور پردہ ہائے کعبہ میں ہوں گے یہاں تک کہ اللہ کی رحمت میں داخل کرے گا اور مصباح  
 میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرنے دے اور  
 اس سال حج نہ کرے تو اس کو چار سال دوسرے سال اور نہ تیسرے سال حج کرے کر نہ کرے گا  
 اور میرے گئے گا تو اس کی آنکھوں کے پانی میں لکھا جائے گا یہ اپنے خدا سے شکر ہے پھر آپ نے  
 یہ بیعت پڑھیں مَنْ بَعَثَ إِلَهُ خَلَقَ الْعَالَمِينَ كَرِهَ الْكُفْرَ كَرِهَ الْتَوَلَّاهُ سَبَّ جَهَنَّمَ سَبَّ  
 پروردگار سے اور آپ نے فرمایا ہے کہ چار شخصوں کا غرہ قبول نہ ہوگا (۱) جو ذائقہ سے اور بلا غدار  
 مسجد میں حاضر نہ ہوں (۲) جس کے سامنے کھانا ہو ورنہ وارزہ پر سائل کو نہ دے (۳) جو امر بامعروف  
 و نہی منکر کو بجا نہ لے (۴) باوجود ستھاعت کے حج نہ کرے اور بھی آپ کو رشاد ہے  
 مَنْ بَعَثَ إِلَهُ خَلَقَ الْعَالَمِينَ كَرِهَ الْكُفْرَ كَرِهَ الْتَوَلَّاهُ سَبَّ جَهَنَّمَ سَبَّ جَهَنَّمَ  
 عِبَادَتِهِ كَرِهَ الْكُفْرَ كَرِهَ الْتَوَلَّاهُ سَبَّ جَهَنَّمَ سَبَّ جَهَنَّمَ  
 رشاد حج و عمرہ کا ثواب لکھتا ہے (۱) اور آپ نے فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ ذَمَّ مَنَّهُ يَسْتَفْقِدُ  
 سَبَّ جَهَنَّمَ مَنَّهُ يَسْتَفْقِدُ سَبَّ جَهَنَّمَ مَنَّهُ يَسْتَفْقِدُ سَبَّ جَهَنَّمَ  
 میں جو شخص مصلحتاً مانتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے ایسے شخص کے لیے متفقہ راستے  
 میں جو پہلے سفر سے پیادہ یا سفر سے کر کے حج کرے اور آپ نے فرمایا ہے کعبہ کو فخر نماز  
 سے ذوقِ نماز سے کہ اس میں باتِ بڑا حلال ہے۔ مذکور ہوا کرتے دے کو حالتِ عوف  
 میں۔ زمرہ سے کہ ایک ہی بات کرے حضرت ابن عباسؓ نے حضرت معبد بن جبریلؓ سے کہ اللہ عند  
 سے نبیؐ فرمایا حج کرنے کو پیادہ جاؤ اور پیادہ واپس آؤ کیونکہ میں نے حضرت مردادؓ سے سنا ہے کہ





چلتا ہے تو اللہ اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیتا ہے اور فرمایا ہے مَنْ خَرَجَ حُجًّا أَوْ  
 مَعْتَمِرًا فَلَهُ بِكُلِّ خَصْرَةٍ حَقٌّ رَجْعَةُ اَلْفِ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمِجْعَةُ اَلْفِ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفْعُ  
 نَفْ اَلْفِ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ بِكُلِّ دِرْهَمٍ يَتَّقُهَا اَلْفِ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَبِكُلِّ دِينَارٍ اَلْفِ  
 اَلْفِ دِينَارٍ بِكُلِّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا اَلْفِ اَلْفِ حَسَنَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ وَهُوَ فِي عَمَلٍ مَعْرُوفٍ وَجَنَّتْ  
 تَوَافُكُ الْخَضَةِ تَمَرُّقُ مَجْنَةِ رَاذِ رَجْعَةٍ مَغْفُورًا لَهُ وَدَعَاؤُهُ مُسْتَجَابٌ وَتَعْتَمُّوْ دَسْوَاتِهِ  
 رَاذِ اَلْقَدَمِ قَبْرٍ اَنْ تَصِيْبَهُ اَسْذَوْبٌ ذَنْبُهُ يَشْفَعُ فِي مِائَةِ اَلْفِ رَحِمٍ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ لِقَائِهِ  
 رَجُوْ تَخَفُصْ حُجَّ اِيْمَرَةٍ كِي نِيَّتِ سَيِّئَةٍ حَتَّى تَجِبَ اَلْفُ دِينَارٍ مِنْ مَرْتَدِّ مَسْكَ خَوْفٍ فِي مَسْكَ يَدِ اَلْفِ  
 لَاحُظِيَا نِيَّتِي حَقِّقِي اَلْفِ دِينَارٍ لَاحُظِيَا نِيَّتِي حَقِّقِي اَلْفِ دِينَارٍ لَاحُظِيَا نِيَّتِي حَقِّقِي اَلْفِ دِينَارٍ  
 دَرَمٌ جَوْ خَرَجَ رِيْسُ كَاسِ كَيْ يَدِي فِي دَسْ لَاحُظِيَا نِيَّتِي دَرَمٌ جَوْ خَرَجَ رِيْسُ كَاسِ كَيْ يَدِي فِي دَسْ  
 اور مزید کے بدلے میں دس لاکھ نیکیاں و زنا و پسی لکڑی امان میں سے کچھ لکھ لیا تو جنتی ہے  
 اور اگر گھر و پس آیا اور اس کی دعا منسوب ہے پس اس کی دعا کو غنیمت جانو جب وہ و پس آوے  
 قبل اس کے کہ اس سے گناہ صادر ہو۔ کیونکہ نیت کے دن اس کی شفاعت اپنے گھر و پس سے  
 ایک لاکھ دسیوں کی مقبول ہوگی اس کے بعد حضرت موفّر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
 پیروم شد سے مناسب وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ مشائخ حضرت قطب دہلیہ رحمہ اللہ میں فرشتے  
 فیض اللہ قدس سرہ سے سنا ہے کہ حج میں کوئی بھی دن (۲) حج راح سے حکم ہوا ہی تھو و راج  
 سے جرم بندہ ان مراد ہے۔ پس مطلب یہ ہوا کہ اللہ اپنے حکم سے حاجیوں کے جرم سے و گنہ  
 کر کے گا و میرے چہرے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی علامت یہ ہے حاجی کے تھپتھپانے سے  
 رہے۔ و حدیث میں ہے یَقِيْمُ بِمَكَّةَ سَعْدًا كَاَدُّ الْخُرُوجِ مِنْهَا شَقْدًا كَالْمَدِّ فِي قَبْرِ سَعْدَاتِ  
 اور وہ اس سے خروج شقاوت ہے اور حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ صَبَّرَ  
 عَلَى حَرِّ مَكَّةَ مَنْ نَزَلَ تَبَاعَدَ مِنْ تَارِحَةٍ ثُمَّ مَسِيْرَةٌ مِائَةِ عَامٍ وَفَرِيَا سَ مَنْ مَرَّ حَقٌّ  
 يَوْمَهُ دَاخِلًا بِمَكَّةَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ اَحْسَنِ اَنْبِيَائِ كَانَتْ يَعْطَى فِي غَيْرِهَا عِدَّةٌ يَسْتَتِيْنُ سَنَتَيْنِ  
 دجو شخص مکہ میں داخل ہوئے ایک دن بیمار ہوئے تو اللہ اس کا وہ عمل جو غیر مکہ میں کرتا تھا مگر ہر سال

عبادت کے برہنہ تھے، اور حضرت مہحسن بصری رحمہ اللہ نے کہ میں ایک روز رکھنے کا ثوب  
 ایک گھوڑا کے بڑے اور ایک درجہ صدقہ کرنے کا ثوب ایک گھوڑے کے برہنہ در یک  
 کے ثوب و گھوڑی کے برہنہ دیا ہے اور حضرت سرور عالم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خانہ  
 عید پر سونے اور سونے کو ایک موبہ میں چھتیں نازل ہوتی ہیں سات طوف کرنے والوں کے لیے  
 اور چوبیس مرد عزت کے سونے والوں کے لیے اور میں کعبہ کے دیکھنے والوں کے لیے ہیں۔ اور فرمایا  
 ہے کہ دونوں میں سے میں جن کا کرنے والوں میں طرح گناہ سے پاک تو اسے جیسے اس کے پیٹ سے  
 پیچھا کرتا ہے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ۲۰ بعد غصہ سے غروب آفتاب تک اور فرمایا  
 جو وہ زمین میں منہ سے دوزخ میں نہ جائے گا اور فرمایا ہے تَوْبُ الْمَدِينَةِ أَكْثَرُ مِنْ جَدِّهِ رَمِيْنِ  
 دینی جہاد سے یہ ان سے جاننا چاہیے کہ تدنئے کعبہ و بزرگی دہی سے اور ہندوستان کعبہ سے  
 خود توبہ سے تَوْبُ الْمَدِينَةِ أَكْثَرُ مِنْ جَدِّهِ رَمِيْنِ تَوْبُ الْمَدِينَةِ أَكْثَرُ مِنْ جَدِّهِ رَمِيْنِ  
 مہاجرین و حج بیت اللہ سے زمین کو پیدا کر کے فتنوں کا مسکن بنایا تو زمین میں سبز و زرد  
 ایک گھر بنایا جس میں تمام پرچموں کا کعبہ کے اسی قدر مہاجرین اور وہ زمین سے جو تھا اس مکان  
 وہ فتنوں کا کعبہ یا نمونہ نوح علیہ السلام میں تدنئے کے کعبہ فلک چہارم پر رکھا جس طرح زمین  
 پر کعبہ کے کمان پر کعبہ ہے اور نیچے کی ساتویں زمین اس کے مقابل میں کعبہ ہے۔ چپٹ نیچہ  
 حضرت یوسف علیہ السلام کی زمین میں اور حضرت یوش علیہ السلام کی زمین میں کعبہ کی طرف  
 نماز کرتے تھے اور ساتویں زمین پر کعبہ کے تدنئے کے کعبہ بزرگی اس وجہ سے کہ یہیں کی  
 فتنے تدنئے کے پیدا ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت سرور عالم علیہ السلام نے کعبہ  
 و ہوتوں کا کعبہ نہیں تھا اور آپ کا تخت بھی کعبہ کی جگہ میں تھا اور تخت کی مہاجرین کی بھی  
 مہاجرین کے برہنہ تھے یا اس لیے کہ برکت و استقامت خانہ ہائے دنیا سے بہتر گھر یعنی کعبہ اس میں  
 ہے یا اس لیے کہ برکت و استقامت کہ وہاں مرنے پر غائب قبر نہیں ہوتا یا اس لیے کہ برکت و استقامت  
 سندہ ہائے ہائے کعبہ و برکت نہیں ہوتا۔ سی طرح حدیث میں ہے یا اس لیے کہ برکت و استقامت  
 و استقامت برکت میں نازل ہوتی ہے پھر عرف عامہ میں چھپتی ہے یا اس لیے کہ برکت و استقامت  
 ہے۔ پھر کتب زمین کے وقت سے قیام تک ہر روز دنیا و دنیا داروں کا کعبہ ہوتا ہے



یا اس لیے مکہ برکت والا ہے کہ اس میں سب طرف نماز پڑھنا درست ہے یا اس وجہ سے کہ بہت دور ہے کہ وہاں کی عبادت کا ثواب زیادہ ہے اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ هُدًى يَتَّبِعُ الَّذِينَ رَتَّبُوا عَمَلَهُمْ كَيْسَ بِرَبِّكَ كُنُوزٌ مَكْنُونَةٌ ۝۱۰ اور جو کوئی اس کی رست و شریعت عبادت کو دیکھتا ہے وہ بیانِ باطلہ کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ مروی ہے کہ ایک بار حضرت عمرؓ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو کوئی حالت جنابت میں کعبہ پر ہاتھ رکھے گا اس کا ہاتھ سوکھ جائے گا ایک کافر نے متحنا حالت جنابت میں کعبہ کو چھو فوراً ہاتھ سوکھ گیا۔ صبح کو حضرت خدیجہؓ صدقہاں سے مسلمان ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَبِيْهٌ اٰیٰتٌ بَيِّنٰتٌ لِّاَسۡمٰیۡنَ فِیۡہِۡمَۃٌ لِّیۡۤ اُتٰیۡنَہُمۡ فِیۡہِۡمَۃٌ لِّیۡۤ اُتٰیۡنَہُمۡ یعنی اس کے کلمات و دیرِ مہانت ظاہر و باہر ہیں (۱) اگر یہ زندہ اس پر سے گزرنے کا قصد کرے تو جل جاتا ہے (۲) مرد و زنہ شکار کا چھپا کیے ہو اور شکار حرم میں جھاگ آوے تو زندہ نہیں سکتا (۳) نئے کا قصہ کرے بدک ہوتا ہے باز کا جی ہی جاں ہے اگر کبوتر کا چھپا کرے (۴) بھڑکی جانور جبہ بھار ہوتے ہیں تو کعبہ کے سامنے گر پڑے ہوتے ہیں لہذا ان کو سخت دینا ہے (۵) کعبہ کو دیکھ کر کسی جانور کو شکار کرنے کی طاقت نہیں رہتی (۶) جو اس سے متہم کرنے سے خود بدک ہوتا ہے (۷) جنب اگر کعبہ کو چھوے تو ہاتھ سوکھ جاتا ہے (۸) کوئی وقت خوف سے خالی نہیں ہوتا حضرت یازید بن ابیہاشم حمزہؓ نے کہا کہ میں چالیس دن تک کعبہ میں مختلف رسم و رچنا تھا کہ کبھی نیت کعبہ کو حوائط سے خالی پاؤں گھر نہ پاد (۹) سب مسلمان اس کو دوست رکھتے ہیں اگرچہ سب سے دینا نہیں ہے (۱۰) اسے دیکھنے والے کیسا ہی شک وں ہو ورنہ مٹا ہے (۱۱) اس کی زیارت کرنے والے میں صدیقت اثر کرتی ہے (۱۲) ایک شخص نے زیارت بیت المقدس کی یہ دو تین مرتبہ کیا جمع کیے دو کعبہ میں اس لیے کہ یہاں کہ ختم ہو سے رہیں نہ ہونے پائیں چوتھ یہ شہر ہادی سرنگ کھودی و سر باہر نکال کر اس کی عرف ہاتھ بڑھایا حکم ہی سے زمین میں قدر تک ہونے کہ اس کا سرکٹ کرال کے پاس کر پڑا اور غیبی آواز آئی جو کوئی ہمارے کعبہ میں چوری کیے گا اسے اس کا جی جاں ہوتا ہے۔ انجاء بن کعبہ نے یہ وارنسی اندر جا کر دیکھا تو ایک سر نہا تو (۱۳) ایک شخص کعبہ کے نامہ بادل میں مصروف تھا رت ہوئی حسب عادت مجاوروں سے دروازہ بند کر کے قفل کر دیا دھمکی رت ہوا سے پانچ خانہ کی حاجت ہوئی ہر چند چار کسی نے نہ سنا لیکن وہیں اس نے



اپیش میں حرم جگہ سے لگا دی تھیں سندس زمین کو مار کر کعبہ کو خراب کر دیا۔ پھر قتی مہ سون  
 بن بندر نے بنایا۔ پانچویں مہ نہ حضرت دؤد علیہ السلام نے چھ بنایا تھا۔ چھٹی مہ نہ حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام نے بھی چھ عمارت بنائی تھی۔ ساتویں مہ نہ حضرت ہریم اور حضرت اسماعیل و تخت  
 بنی بنی سارو اور حضرت بنی باجر علیہم السلام نے بنایا۔ جب عمارت تمام ہو چکی تو حضرت ہریم  
 علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم پکارو دو سے بندہ بن خد میں نے بیت اللہ بنایا اور زیارت کرو  
 انہوں نے پکارا اللہ نے ان کی و زو باؤں کی پٹیوں اور ماؤں کے پیٹوں میں پہنچا دیا جس نے  
 ایک بار سبک کیا ایک چچ پیا جس نے دوبارہ مارا دو چچ پکے جو خاموش رہا تو چچ سے خود کو  
 چھرا لہ تعالیٰ نے فرمایا مَنْ دَخَلَ كَانَتْ مَدَّ جَنَّتْ مِّنْ دَارِ كِي يَرْتَعِ كَمَا مَرَقَلْ وَ مَرَقَلْ  
 وہاں داخل ہو تو بیت تک اس میں سے قتل و تصعید سے بے خوف ہے اس پر قتل و قطع  
 بد کا حکم نہ کیا جائے گا۔ اور علمائے حنفیہ کہہ رہے ہیں کہ یہی صورت میں اس کا تھا۔ پانی  
 روکا جائے گا تا کہ باہر نکل سکے اور اس کو نہ دی جائے۔ اور جس کے نزدیک عید مہر اس  
 سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ اور جن کا قتل نہ ہو تو اس سے نہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث  
 میں وارد ہے مَنْ دَخَلَ الْمَكَّةَ آمِنًا مِّنْ دَارِ كِي يَرْتَعِ كَمَا مَرَقَلْ وَ مَرَقَلْ  
 ہو چھرا لہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ دَبَّ عَنِّي نَدْمٌ مِّنْ جَنَابِيَّتِ رُكُوعٍ بِرَسَدِ كَيْفَ كَيْفَ  
 اور حضرت رسول خدا علیہ تجلی و لئلا تفریات تم سفر کا قصد نہ کرو میں تمہارے لیے  
 مسجد حرام میری مسجد اس مسجد قتی یہ سفر کو کہ سفروں سے بہتر میں وہاں سے فرماتے ہو  
 کوئی خانہ کعبہ کے سفر میں تھک جائے وہ دیر نہ موتا۔ مد قن لخر یہ ننگہ سے تہات میرے  
 بندہ و دیکھو اس نے تھک رہا وہ سب اچھوڑ کر میرے حرمہ روہا ہے در رہیں تھک یا حرم  
 سے رنجیدہ نہیں سے و شتیاق میں عرج ہتی سے تھک و در ہو کہ میں اس سے خوش ہوں اس کو بہت  
 میں پہنچاؤں گا۔ اعبہ کا قصد خلافت لوجہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ حدیث میں مَنْ حَبَّ مَدَّ وَ رَدَّ  
 تجارت کی غرض سے جاوے اور حج کرے تو بھی فرضیت مافقہ ہو جائے اس کو اس حج سے وہاں  
 کہ سے رہا و سمعہ کو حج میں داخل نہ ہونا چاہیے رہا میں قتل و ثبوت سے بچے اور اس کو جو سے  
 اور بندہ جس کے بعد عورت سے اور یہ کیونکہ حدیث میں سے سَفَرٌ فَنَتْ وَ سَفَرٌ فَنَتْ



## ۹ مجلس التاسع

فی العدل والشباب والعبادة والتمشي الى المسجد والحديث  
 الله والصيات عن الزن والتصدق بالستر وذكر الله تعالى خيرا  
 النصف اور جوانی اور عبادت اور مسجد کی طرف جانے اور  
 اللہ کے لیے محبت رکھنے اور زنا سے بچنے اور پوشیدہ خیرات  
 کرتے اور خلوت میں ذکر الہی کرنے کے بیان میں  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ لَفٍّ  
 يُصْرُهُمْ اللَّهُ فِي ضَرْبِهِمْ يَوْمَ رَاحَ لَا ضَرْبَ مَا مَعَدَّ وَأَشْبَ شَرِّ قِيَادَةٍ وَرَجُلٍ  
 قَبْلَهُ مَعْقُوفٍ فِي سَاجِدٍ وَجِدَانِ تَحْدِثُ فِي سَبِّ جَمْعٍ عَيْنَهُ وَتَقْرَأُ عَيْنَهُ وَرَجُلٍ دَعَا  
 أَمْرًا ذَكَرَ حَسِبَ وَجَمَلٍ نَقَرَ فِي نَفْسِهِ ذَكَرَ اللَّهُ وَرَجُلٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَخَذَّهَا  
 حَتَّى لَا يَذُمَّ شَعْرَهُ مَا يَنْقُ بِيَمِينِهِ وَرَجُلٍ ذَكَرَ اللَّهَ وَخَيَّرَ فَصَنَعَ حَبِيذًا - لَوْ أَنَّ  
 مِنْهُمْ أَيْضًا رَجُلًا حَضَرَ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَنَ فِي سَبِّ رَجُلٍ مَسِيءٍ ثُمَّ دَعَا  
 سَاتِ وَيُؤَيُّ كَوْنَهُ قِيَامَتِ كَيْفَ دَنَ فِي سَبِّ سَابِقٍ فِي رَكْعَةٍ هَاتِيكَةً وَرَجُلٍ دَعَا  
 جَوْنَهُ سَبَّ وَعِبَادَتِ فِي شَوْوَمَا يَدِي هَاتِيكَةً وَرَجُلٍ دَعَا فِي سَبِّ سَابِقٍ فِي رَكْعَةٍ هَاتِيكَةً  
 وَنَمَّزَ جَمْعًا مَسِيءًا فِي رَكْعَةٍ يَابِ دُوسَرِ رَكْعَتِ كَيْفَ مَنَظَرَتِ هَاتِيكَةً وَرَجُلٍ دَعَا  
 نَمَّزَ بِرَكْعَتِ هَاتِيكَةً جَوْنَهُ فِي سَبِّ سَابِقٍ فِي رَكْعَةٍ هَاتِيكَةً وَرَجُلٍ دَعَا

جتنی نوبت تک یہ ہے، وہم و حس کو حسین اور صاحبِ نسب عورت پہنچے پس حرکاتِ مری کو بڑے سے بڑے نکاح کر کے ورکے میں بند سے ڈرتا ہوں (۲) وہ بنے باندھے سے اس طرح خیرت کرے کہ بایں باندھ کو بھی خبر نہ ہو یعنی بالکل چھپ کر خیرت کرے (۳) جو شخص تنہائی میں بند ہو کر سے اور اس کے خوف سے روئے اس حدیث کو مسلم و بخاری نے روایت کیا ہے سَبْعَةُ نَفْسِيْنَهُمْ سَبْعَةُ نَفْسِيْنَهُمْ یہاں بیٹ ہیں۔ شاید وہاں ہے جانا چاہیے کہ قیامت کے دن کتاب ایک میل پر ہوگا اور اس کا وزن کوئی طرف ہوگا لوگ باقی میں غرق ہوں گے اور میں مسافتِ رضی سے ایک کوس اور امت فوسل ہوگا ہے۔ قیامت کے دن کتاب اس قدر بڑا ہوگا اور اس وقت دنیا میں زمین سے کتاب ایک ہزار ہزار کس و رہ کافی صلہ ہے و رشتہ کی جانب ہے و چوتھے آسمان پر سے اور زمین میں بھی عجیب میں محیط آسمان میں ایک دریا سے و باوجود ان چاروں کے اس وقت برائت نہیں ہوتی کتاب و مری ہمارے ہے اس میں شدت ہے بعض کے نزدیک قاتل ہے کہ مری پیدا ہے و بعض کا قول ہے کہ شب کو کتاب اور رخ میں آتا ہے و مری کی پیش میں شریرتی ہے و اس کا ٹکس اور دھوپ کے ذریعہ سے زمین پر پڑتا ہے و بعض کا قول ہے کہ روزِ عروج کتاب کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام درخ سے چڑھ کر اس کے جرم کو دہکتے ہیں و بعض کہتے ہیں کہ قاتل مری و مری سے ایک نائے پیدا ہے و روزِ قیامت اس کا مقام ہے کتاب اس وقت پر توڑ پھٹتا ہے اس وقت کتاب میں اثر کرتی ہے و تمام دن باقی رہتی ہے قیامت کے دن قاتل کے حکم سے کتاب زمین کے قریب آجائے و اعتراض میں سے اس قدر درخ بند ہو جائے کہ اس کی تاب نہ دیکھ سکیں قیامت میں تپیلیں گے اور جلتے تو سے و طرح نہیں گرم ہو جائے گی اور مری کتاب کی حریت کو پس اس دن و مری کا دن نہ دیکھ سکتا ہے کہ اس دن مری اختیار کرے تو مری کو شخص زندہ نہ رہتا اس دن مری کے جسم سے اتنا پسینہ نکلے کہ ایک شخص کے پسینہ میں نہ جاتا کہ کشیاں اس کی جائیں تو سب بہنے لگیں و ایک حدیث میں شریعتوں کا چھوڑنا ہے و ایک حدیث میں تمام شریعتیں مذکور ہیں یہ پسینہ شاید مسلمانوں کو نکال دے کہ وہ نہ رہیں گے کہ مری شخص بقدر اپنے ناکہ کے پسینے میں غرق ہوگا بعض پندوں تک بعض

زانو تک بعض کمر تک بعض حلق تک و بعض بالکمر خرق ہوں گے و روئے پسینہ پیا کرے گا  
 کہ ایک کھڑی میں سترہ نمبر شخص کی جدوجہد کرے گا و ہر مرتبہ اس کے جدوجہد کرے گا  
 اس سے وہ بابت کہ نہ نصیحت جُودُ شہدَ یَدَاہُ جُودُ شہدَ یَدَاہُ جُودُ شہدَ یَدَاہُ جُودُ شہدَ یَدَاہُ  
 نبی کی قوم و تبدیلیں ہوں گے، نبی کی قوم و تبدیلیں کے حق میں ہے ہر مسلمان کی یہ بات  
 قیامت اور ختم نہیں ہے ہمیشہ میں ہے کہ اس کا پسینہ پیا کرے گا، ایک بار پیا کرے گا  
 جائے و نور جہل رخسار ہو جائے کہ ہر شخص کا پسینہ جس کے سر اور ہاتھ اور سر سے پسینہ میں  
 نہ ہو و ہر شخص جہاں اس کا پسینہ بھی اس کے ساتھ ہو گا کسی طرح اس سے جدوجہد کرے گا  
 یوہ کہ کھڑا کھڑا یہ حدیث مذکورہ اب و سایہ میں مختلف ہے جس کی تائید نہ ہو  
 اس حدیث میں سایہ سے لطف ہی مدد یعنی جن میں پر مدد صرف کرے گا اس کو میں نہ تشریح  
 گرمی نقصان نہ کرے گی جیسے نبیہ و دیار سی گرمی میں پھرتے کے و اپنے دوستوں کی شرکت  
 کریں گے ورنہ گزر جائی کہ مسکس نہ ہو، دنیا کی گھر چرند پرند و جدی بن جائیں گے  
 جو ایک یڑ ہے اس کو نہیں جانتی سمندر کے اندر خوش رہتا ہے ورنہ حرج کے ملک ہوتا  
 ہے۔ غرور کے گھر میں حضرت برہم عینہ کو کوہ درگاہ نے پھر پھر شریا و چلیا خان  
 بدوئے میدی حمد و گھر میں درگاہ کاں بیک نہ ہو حدیث میں ہے کہ میں نہ تشریح میں مدد  
 کا ایک بندہ ہر طرف چھوے گا گزر جائی گرمی اس کو مسکس نہ ہوئی دوسرے کو پوچھیں گے کہ  
 تم اس سے کون یہاں کیا ہے کہ جی کہ گرمی اس پر نہیں کرتی حکم دے گا کہ یہ بندہ ہے جس سے  
 ایک عام کی جو تین پہلے پر رکھ کر گھر کو دیکھ کے پارتا تھا۔ چھ دوسرے بندہ کو سی مار میں  
 دیکھ کر یہی سوں کہیں گے حکم دے گا کہ اس نے حافظ قرآن کی جو تین مہر پر حدیث میں تشریح کے کو سی  
 عام میں دیکھ کر سب دریافت کریں گے ارشاد ہو گا اس سے کہ اب میں وہاں نہ نماز کا دیکھتا تھا  
 و بعض کے نزدیک سایہ سے عرش کا سایہ مدد ہے حدیث میں ہے کہ بیس رخ بعد حدیث  
 ریحان بعد از امیرن قیامت میں عرش کے سایہ کے سو کوئی سایہ نہ ہو گا حدیث میں ہے کہ  
 عرش بہت بڑا ہے اس کے چھراہ پائے میں و ہر پائے کے نیچے میدان ہے و ہر میدان  
 میں چھراہ تھ ہیں و ہر شہر میں سات دنیا ہیں جو کوئی سے پڑ میں و یہ سچے کرتے ہیں کہ



شیعہ ہیں۔ اسی سبب سے دشمنوں کو نہ بے نیو نہ پرورش نور کا ایک ممبر نو کا میں کی مانی پرچہ سو برس  
 کی رہا ہے۔ اس ممبر پر حضرت مہر و عام تعلیم تہذیبیہ ستم ہوں گے اور دوسرے ستمیوں کے یہ  
 ممبر ہوں گے اور ممبر کی اور کی دوسو برس کی رہا ہوئی اور آپ کی اور بھی جانب حضرت آدم کا لقب  
 اور ان کی جانب حضرت برہم علیہ السلام کا ممبر نو کا وہاں کے یہ ممبر ہوں گے اور ممبر ہوں گے  
 چھ مہینے کی رہا ہے ہندوؤں اور یونین کے یہ ممبر ہوں گے اور ممبر ہوں گے اور ممبر ہوں گے  
 میں کی رہا ہوئی میں سے کہ درجہ اول سے کہ درجہ اول کے ممبر کی ہندوؤں کی جسے ہندوؤں کے  
 سایہ میں تہذیبی اور اوزار سے نجات پائے گا۔ وہاں سے حضرت رسول خدا علیہ تجلیات میں سے چوتھم  
 فیہا سے کہ وہ عرش کے سایہ کے ممبر ہوں گے اور ممبر ہوں گے اور ممبر ہوں گے اور ممبر ہوں گے  
 حضرت علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 رہا ہے۔ ایک ممبر بھی یہ ہے قیامت کے دن نہ ممبر میں پر سایہ کے گاہ اور آپ نے فرمایا ہے جس  
 سے کہ تہذیب میں ایک ممبر ہے کہ **اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر**  
**اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر**  
 اور ان کے ہوں گے یہ پر سبک اللہ دوسرے پر **اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر**  
 چوتھے پر **اللہ اکبر** ہوگا اور میں میں بقوت کائنات نو کا اور سے پڑھنے وہاں میں پڑھنے کے  
 ہندو وہ اور وہ تہذیب ہو پڑھنا چہرے کا یہ شخص بن تشرہ اور بن تشرہ کہ تماشہ دیکھیں گے اور  
 ہندوؤں کے میں نے دین میں کیا بات جو حق میں ہے محمد نو کا میں نے ہماری سبب  
 اب یہ درستی تھی۔ اس حدیث کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غریب میں نقل کیا ہے۔ صحیح قول  
 یہ ہے کہ سایہ سے پرش میں کہ سایہ مراد ہے حدیث میں سے کہ میں سایہ میں جہاں سے وہاں کے  
 ہوں گے اور وہاں کے **اللہ اکبر** یہ حدیث سابقہ مذکورہ ہے ایک ممبر ہندوؤں کے یہ ہے  
 ہندوؤں کے اور یہاں سے کہ **اللہ اکبر** یہ حدیث میں سے کہ **اللہ اکبر** یہ حدیث میں سے کہ **اللہ اکبر**  
**اللہ اکبر** یہ حدیث میں سے کہ **اللہ اکبر** یہ حدیث میں سے کہ **اللہ اکبر** یہ حدیث میں سے کہ **اللہ اکبر**

وَأَسْرَافُ بَدْعٍ أَفْقَرُ ر چار چیزوں سے دنیا قائم ہے ایک عاموں کا علم دوسرے میں اور  
عدل تیسرے غیبوں کی سخاوت چوتھے فقیروں کی دعا۔ حدیث میں ہے أَنَسٌ مَدِينًا سَبَّحَ  
رَمَضَانَ أَعْدَدَ رَحْمَةً مِنْهُ مِنْ مِثْلِ مَا كَانُوا يَأْتُونَ فِيهِ إِذَا تَنَافَسُوا فِي الْمَوْتِ  
يَأْتِيهِمْ وَفِي حَسَنَاتِ اللَّهِ ثُمَّ وَعَدَ رَحْمَةً مِنْهُ مِنْ مِثْلِ مَا كَانُوا يَأْتُونَ فِيهِ إِذَا تَنَافَسُوا فِي الْمَوْتِ  
پرمقام ہے حدیث میں ہے أَمْسَحُ عَنْ يَدِي مِثْلَ مَا كَانُوا يَأْتُونَ فِيهِ إِذَا تَنَافَسُوا فِي الْمَوْتِ  
وَعَدَ رَحْمَةً مِنْهُ مِنْ مِثْلِ مَا كَانُوا يَأْتُونَ فِيهِ إِذَا تَنَافَسُوا فِي الْمَوْتِ  
سے عدل سزا بخیر من عبادہ کہ مینین سنند کہ مینینہ وصدمہ ہندھا ایک نیک کا سر  
ساتھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جس کی رت قیام میں اور دن روزہ میں گذر ہو اور جس کی حدیث  
میں ہے کَلَّمَ رَأْسًا وَكَلَّمَ مَسْنُونًا عَنْ رِغْبَتِهِ ثُمَّ يَمِي سَبْرًا يَكُنْ أَتَى نَحْتِ كَالْغَيْبِ  
اور ہر ایک اپنی رعیت سے سوال کیا جائے گا بادشاہ چونکہ مابا انہر مواب اس سے  
تم مابا کا سوال تو کیا اور ہر امیر سے اس کے ماتحت کا سوال جو اس سے تعاقب فرماتا ہے یا یثیہ  
الَّذِينَ آمَنُوا أَتَوْا النَّسْمَ وَهَبَكُمْ نَارَ الرَّاسِ الْإِيمَانِ وَالْوَالِئِ كَوَافِرٍ يَنْتَهِرُ الْوَالِئِ كَوَافِرٍ  
سے بچو یعنی خود بھی کرو ورنہ انہیں بھی نبی کی تعلیم کرو تاکہ دونوں دوزخ سے محفوظ رہیں۔  
حدیث میں ہے أَمْسَحُ عَنْ يَدِي مِثْلَ مَا كَانُوا يَأْتُونَ فِيهِ إِذَا تَنَافَسُوا فِي الْمَوْتِ  
رہ سکتی ہے مگر علم سے دیر پا نہیں رہتی عدل میں تین حرف ہیں عین دل بھر عین کھوٹنے  
ہیں پس بادشاہ رعیت کی جانب آنکھ دو رکھنا چاہیے ورنہ بتشدد ہر دھت و کشتے  
میں پس بادشاہ کو چاہیے کہ رعیت کو نیک راستہ بتائے اور دوزخ کو کشتے میں پس ہر جہز  
دشمن سے بچتی ہے اسی طرح بادشاہ کو لازم ہے کہ رعیت کو دینی و دنیاوی دشمنوں سے بچائے۔  
تَا سَرَّحِي بَعْدَ بَدْعٍ وَأَعْدَى بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ بَدْعٍ  
سے اس پر صدق آوے۔ بادشاہ عادل سداً خلفہ ورنہ بادشاہی مٹتی ہے کاتب ہے میر  
کی حدیث میں ہے أَلَا أَدْرَاكَ أَنَّ الْوَحْيَ خَلِيقُ الرَّحْمَنِ وَإِنْ كَانَ خَلْقًا لَمْ يَكُنْ خَلْقًا  
شیطان سداً نزدیک سب سے زیادہ دوست عادل ہے اور سب سے زیادہ دشمن خود سے  
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا ہے۔ بادشاہ عادل کے مثل بقدر اس کی



اَقْصُوا اِلَيْهِ حَبِطُ الْمُفْسِدِينَ اعدل کرو مددگار کے لئے دلوں کو دوست رکھنا ہے  
نقل کیا ہے کہ سب حضرت علی بن علیہ السلام کے اپنے شکر کے پیو نہیں کے شکر کے قریب  
پہنچے تاہم ان کے یہاں سے یہاں کے پتی قوم کے چاروں کو یہاں سے اَخْلَوْا وَخَلَّوْا مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ  
يُحِبُّكُمْ سَبِيحًا وَحَبِطُ دُحْبًا وَهَبَ رَافِعًا وَنَافِلًا کے پیو میں ہے یوں میں اس میں  
بے خبری میں بیان دین کے شکر میں نہیں نہ رہا کیونکہ وہاں وقت میں سرخیز ہو کر  
مردوں کے وہ نہیں بچے تھے حضرت علی بن علیہ السلام نے یہ کہ میں نے یہاں سے اَخْلَوْا وَخَلَّوْا مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ  
اَشْكُرُ فَعَزَّزْتُ لِي اَعْمَلْتُ عَمَلِي اے اللہ مجھے ہر کام میں ان نعمتوں کا شکر دے کہ  
میں نے تجھ ہی میں وہ نعمت عدل ہے سی پر شکر کرنے کی توفیق ہے حضرت علی بن علیہ السلام  
صاحب ثروتے حدیث میں ہے کہ جب عمار عدل کی نیت سے بیچ دیا تو اس کے قریب میں  
کے وہ سیدہ ہو کر بیٹھے امداد کو بخش دیتا ہے یہاں سے وہاں سے کہ اس کا عدل سے شکر  
راہ جو اپنے یہ نہ پسند کرے وہ میں بھی نہ پسند کرے نہ پسند کرے تاوقتیکہ اس کے اختیار  
سے کہ ایک بار حضرت بنی کہ یہ علیہ تجتہد و تنسیخ سایہ میں فویشن تھے حضرت جبریل علیہ السلام  
آئے اور کہا آپ سایہ میں شریف رہیں اور آپ کے اسباب و اسباب کی تکلیف میں ہیں  
ہر حاجت و نہ کا انتہا حقیر نہ جانے اور اس کے خیر کے لئے اس کے ہر فعل نماز میں و تقویٰ  
سے کہ جب حضرت مرد و کائنات علیہ السلام و تقویٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے نماز میں  
موتے و قرأت کر کے جلد نماز کو تمام فراموش کی حاجت و فی کرتے تھے وہاں سے اپنے جہان  
پہنچے ہیں یہی چیزیں پسند نہ کرے و تقویٰ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود اس خدمت  
کے جو لوہہ کے ساتھ تلوں فرماتے تھے و تقریر کے ساتھ کھاتے و فرماتے تھے میں مسکین  
یوں مسکینوں کے ساتھ تھے ہوں حالانکہ ان کے کھانے میں چوبیس ہزار کھاتے چوبیس ہزار ہزار  
نہیں ہرگز میں کہ میں ہرگز میں چوبیس ہزار کھاتے تھے وہ پرندہ قدر ذرا بڑے تھے نہ ان  
کے شکر و وہ نہ ہرگز و نہ لڑکے میں ہانکے جاتے تھے یہ سب نعمتوں کے یہ تھا  
۱۰۔ رحمت پرستی نہ کر کے نرمی سے ہر جہاں سے رحمت میں سے رحمت پر نرمی کرنے والے  
ساتھ مددگار تیا مت میں نرمی کرے کہ وہ شکر کا پورا پورا مستعد و مستعد ہیں کہ ان



یہ جاتی تھی ہواؤں کی جہاں میں کاسب تھا کہ وہاں روئے تھی۔ دوسرے حضرت سلیمان علیہ السلام  
جو جس وقت صغیر سن تھے لکڑے میں کودتا دیکھ کر سبب پوچھتا تھا کہ ہاں میں کیا ہوا ہے  
تو جابر میرے باپ سے یہ واقعہ بیان کر دیا تو اس نے کہا کہ میں نے یہاں سے لکڑے سے لکڑے  
سے دو دیہ صغیفہ خوش خوش ہر آتی حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ اسی کا نتیجہ ہے یا  
دوسرے اس نے کہا دوسرے۔ انہوں نے کہا میں جاؤں کہ وہاں کی باتیں وہاں کی بیوقوفانہ ہیں نہ تو حق  
صغیفہ سے جاؤں گی کہ حضرت دود نے کہا یہ بات تیری نہیں ہے صغیفہ سے تباہ کیا۔ آپ نے پتھر  
کی تعلیم ہے انہوں نے بیٹے کو بدنام کر دیا۔ بیوقوفانہ مسئلہ ہے حضرت سلیمان علیہ السلام سے  
امت سے دیکھتے ہیں انہوں نے دعا کی کہ نہ تو وہ بیچو انہوں سے تو سے پوچھتے تو سے نہ پوچھتے  
آہ کیوں کر دیا۔ اس نے کہا مجھے میرے ملک کے حکم دیا تھا حضرت دود علیہ السلام سے بیٹے سے  
نوکھلا کر دیا انہوں نے کہا ہو کے ہو کے کو صلب کر کے پھینک دیا انہوں نے دعا کی دود فرشتہ ہوا  
تو اور کہا مجھے حضرت جبریل علیہ السلام کا حکم تھا حضرت دود علیہ السلام سے یہ بھی کہ دود بیٹے سے  
بیان کیا انہوں نے کہا جبریل کو بد کر دیا وقت پہنچنے انہوں نے دعا کی حضرت جبریل علیہ السلام سے  
دور کیا ہے نہ فیصل کا حکم تھا یہ جابر شن کہ حضرت دود علیہ السلام سے بیٹے سے کہ انہوں نے  
جو بد دیا مہربان کو بد کر پوچھنے انہوں نے دعا کی حضرت اسرافیل علیہ السلام سے کہ مجھے فرشتہ  
کا حکم تھا حضرت دود علیہ السلام نے یہ بھی بیٹے سے کہ انہوں نے دعا کی کہ فرشتہ پہنچے انہوں  
نے دعا کی غزیر میں سے اور کہ مجھے اللہ کی حکمت حضرت دود علیہ السلام سے بیٹے سے یہ جابر  
بھی بیان کیا انہوں نے کہا کہ صغیم ہے اس کا فعل حکمت سے خالی نہیں آپ اس سے دریافت  
کیجئے حضرت دود علیہ السلام سے سجدہ کر دیا کہ میں میں متفلسفہ یہاں رہا ہوں کہ ایک شتی اب  
میں تھی شتی وہاں سے نذرانی کہ تم کہہ رہے ہو کہ میں تو نذرانی رہا ہوں تمہارے کہ تم کہہ  
دیا کہ صغیفہ کہہ کے جا کر شتی کے مورخ بند کر دیتے ہیں کہ شتی نے نجات پائی جب شتی  
و کے نذر ہوا کہ آپ کے پاس رہیں تو آپ صغیفہ کو دیکھیں کہ کہہ رہے ہیں اور بہت دیکھیں  
تھے میں وہاں رہی کیا حضرت دود علیہ السلام نے صغیفہ کو سب سے کہہ کر دیا کہ  
نذر نے فرشتوں کی طرف خطاب کیا کہ تمہارے بندے کی طرف دیکھو کہ تمہارے صغیفہ یہ ہے





محبوب ہے حدیث میں سے کہ جب پورا قوم کرتا ہے تو مقدس سے کشت دیتا ہے اور جب  
جون قوم کرتا ہے تو مشرق سے غربت، تمام قبرستان سے چاروں طرف غلبہ کو اور زمین  
سے اور غلبہ میں کے یہاں کرتے ہیں۔ اور حدیث میں سے کہ جب تین صاع مٹتا ہے اور  
غیر میں قبر میں سے جلتے ہیں تو حکم ہوتا ہے دَعُوْا لَنَا شَآءَ رَمَلٍ وَتَحْمِلُوْا رَمَلَهُ جَوْنِ  
ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں دلت مریں تو حکم ہوتا ہے رَحْمَتُ لَنَا شَآءَ رَمَلٍ  
عَمُوْا رَمَلٍ پر رحم کرو یہ جون سے کہ نہ ہی عمر نہیں دیتی (حدیث میں سے جوئی سے کچھ  
بڑھاپے کے یہ جمع کر جو جوئی میں روئے تار بڑھاپے میں پیشانی نہ ہو۔ اور دوسری  
حدیث میں سے مَنْ بَعَثَ رَجُلًا سَنَةً وَشَرَّ غَيْبٍ حَيُّوْهُ مِنْ شَرِّهِ فَمَصِيْرُهُ اَوْ كَمَارِ  
جو شخص چالیس برس کا ہو یا دراز کے نیک مال بد مال پر زیادہ نہ ہوئے۔ پس روزی میں  
کہ اٹھتا ہے برویت و زعمی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سے مَنْ بَعَثَ رَجُلًا  
سَنَةً وَشَرَّ غَيْبٍ حَيُّوْهُ مِنْ شَرِّهِ يَمْسُهُ شَيْبَةٌ وَجْهُهُ اَيُّوْهُ كَذَبَتْ هَذِهِ  
لَا يَفِيْعُهُ اَحْسَنُ مِنْ اَيُّوْهِ اَوْ اَيُّوْهُ يَكْبُرُ بَرْمَلٍ سے زیادہ نہیں و شیعہ میں سے  
منہ پر ہاتھ چھیرتا ہے میں میں منہ پر تان میں سے کہ یہ قدح پائے اور نہیں کے و شیعہ  
میں سے کہ تدبیر بعض شباب گذارند جون بیمار سے عدوت رہتا ہے اور پاک و دین  
میں شباب کے مقام پر رخصت و رد ہے حدیث سے کہ مقدس و تات ہے جون میں سے شیعہ  
جوئی دی تار تو کام اور توہم کے اسوس ہے کہ تو بیمار رہتا ہے و قرن نعمت رہتا ہے کہ موجد  
کہ میں کچھ دراز میں شام کا وقت کہ و رہی حدیث میں ہے کہ روز نہ یک فرشتہ آسمان سے نہ  
رہتا ہے کہ جو نو جوئی ضائع نہ کرو و نہ پختہ دے حدیث میں ہے کہ جوئی مثل مہمان سے  
پس مثل مہمان کے میں حرمت کرو۔ و تیانوس کے زمانے میں چار جون و تعریف میں مقدس  
فرماتا ہے اَنْتُمْ نَفْسُ عَيْدٍ لِّدَعْوَتِكُمْ بِالْحَقِّ يَهْفُؤُنَّ اَمَّا اِسْرَءِيْلُ فَمِنْ دَرَاةٍ هُمْ هَدَى  
مہمان کہ سچ قسم بیان کرتے ہیں کہ وہ خدا جون تھے اپنے رب پر ایمان رکھے اور مہمان نے نہ  
زیادہ حدیث دی (حدیث میں سے اَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَشَابُّ شَبَابِ حَبِيْبٍ تَمَّ بِرَمَلِهِ  
حبیبوں و تین تائب تدرہ حبیب ہے۔ اور دوسری حدیث میں سے اَنَا وَ الشَّابُّ









اور اپنے ہاتھ سے جھڑو دے رہی تھیں آپ کو دیکھ کر کھڑی ہو گئیں سدا مکیا آپ نے پوچھا  
 تم یہاں رہتی تھیں انہوں نے کہا جھڑو دے رہی تھی آپ مجھے ایک خدمت ہار دے دیجئے  
 ہونا ایک وٹائی سے گھر کا مہر نہیں ہوتا ہے۔ پہلے فرمایا کہ ایک کے حساب سے چھٹکار  
 و ہار دے دو اس کے وقت رب روا سے بیٹی سم بندے ہیں تم کو بندوں کی طرح زندگی بسر کرنا چاہیے  
 منگول سے زندہ تر سابق ہیں کسی غلام پر کوئی مصیبت پڑی وہ دیکھ کر ہو العبد و المعبود  
 تو عبادت ہے یا معبود مصیبت پر کیوں رتا ہے۔ بندہ مصیبت ہی کے لیے ہوتا ہے۔  
 ان کے کہ جب اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو پیدا کیا اس وقت دوسرے فرشتے پیدا  
 نہیں ہوئے یہ ستر تزار پس تک ٹھہرے رہے چھ حکم تو من انت رتوون ہے؟  
 رہیستہ ہی سے آپ ہو گئے۔ اہام تو انہوں نے کہا نا العبد من عبادت میں تیرے  
 بندوں میں سے ایک بندہ توں (حکم ہو) فاعبدنی میری عبادت کر۔ انہوں نے چاہا کہ  
 عبادت میں خدمت تو دھونکر انہوں نے پوچھا کیونکر دھونکر و اش و ہوا زیر عرش بھر سبھو  
 سہ سے آپ ایک فرشتہ سے جائز اس سے سبھو یہ وہاں کے عزرائیل کو دیکھا کہ ان کے گرد  
 فرشتے کھڑے تھے مہتوں نے ان سے کہتا سبھو یہ پت مقام پر گستاخ سو  
 پس ان کا عہد کیا جب مڑھایا تو کہا تا عبادت ان تصیف و انت معبودی القوی  
 فاعبدنی عبادت کر کہیں یہ کہیں تیرے تصیف بندہ توں وہ میرا قوی معبود ہے  
 جسے اپنی عبادت پر ثابت قدم رکھو اسے روم کرنے دے اسے روم کرنے دے جب حضرت  
 آدم علیہ السلام ان میں تشریف لائے حکم مویا ادم جعلت لکذا مقام العبدۃ تعینک  
 عبادتی فیہ فان من عبد فی فیہ فصار مہم فی آخرۃ اے آدم میں نے دنیا کو عبادت  
 و مقام بنانے کے تمہیں عبادت کرو پس بیشک جس نے یہاں میری عبادت کی وہ آخرت میں فرشتہ  
 ہوگا حضرت یزید سیاحی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے من کان عبدا فی الدنیا کان حرا فی  
 الاخرۃ جو دنیا میں بندہ بنا غنمی میں آزاد ہوگا۔ نبیہ شرف بند کے خطاب سے ہے  
 مر سنا نہ تے بیہون و حضرت یوب علیہ السلام کے حق میں نعم العبد فرمایا ہے۔ دنیا میں  
 سبب سے بہت تشریف عینی علیہ السلام نے فرمایا وہ فی العبد لله ہے یعنی میں اللہ کا بندہ

ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد ہوا اِنِّیْ اَنْتَ لِرَبِّکَ اَبْدَانٌ فَاعْبُدْ فِیْہِیْ  
خدا ہوں سو میرے کوئی معبود نہیں پس تو میری عبادت کر حضرت خضر علیہ السلام شان میں  
دارو ہے فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا احْسَنَ مِنْ سُلَیْمَانَ وَادْنٰی مِنْ عِلْمِہٖمَا سُلَیْمٰنُ  
بندوں میں سے ایک بندہ خضر کو پایا اور حضرت خضر علیہ السلام سے دوسرے  
لے لوں بیات کیا تھا کہ عَبْدُ اللہ جب بندہ دیکھو تو اس صاحب کو خوشی میں آج  
لے اللہ کی مدد میں جا بیس و تم خیرت کیسے آپ کے حلق میں امت مہموم و وحی اللہ کی  
سے محاسب کیا و فرمایا وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَوَقِّ فِرَیْبَ دَوْرِیْ جَعَلْتُ لَہٗ اَنْتَ  
اِنِّیْ اَنْتَ لِعَفْوِ الرَّحْمٰنِ مِیْرَیْ جَعَلْتُ لَہٗ اَنْتَ لِعَفْوِ الرَّحْمٰنِ مِیْرَیْ جَعَلْتُ لَہٗ اَنْتَ  
اَبْنِیْہٖمْ وَرَبِّہٖمْ اَنْتَ لِعَفْوِ الرَّحْمٰنِ مِیْرَیْ جَعَلْتُ لَہٗ اَنْتَ لِعَفْوِ الرَّحْمٰنِ مِیْرَیْ  
عَلٰی الْاَرْضِ هُوَ وَرَآءَ حَاجِبِہُمْ اَلْحَمْدُ لَہٗ اَنْتَ لِعَفْوِ الرَّحْمٰنِ مِیْرَیْ جَعَلْتُ  
سَوَیْہُمْ سَجْدًا وَتَبَّ مَا اَہْلٰی عِلْمِیْ اَنْتَ لِعَفْوِ الرَّحْمٰنِ مِیْرَیْ جَعَلْتُ لَہٗ  
امت یعنی تو منع سے چلتے ہیں دوسری عداوت یہ ہے کہ جب جو ان کے مقابل ہوں  
تو انکے نہیں کرتے و سلام کرتے ہوئے پھرتے ہیں تیسری عداوت یہ ہے کہ پتہ  
کے سامنے تجو و تہود میں رت بھر کرتے ہیں و عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بندہ کے نسبت کس بیت  
میں اللہ تعالیٰ نے رحمن کی جانب سے اس لیے کہ اس رحمن انڈی یوحنا باب  
احشود مبعود رحمن وہ ہے جو بندوں پر حشر کے دن رحم کرے میں اس جانب اشارہ  
ہے کہ رحمن ہمیشہ بندوں پر رحمت کرتا ہے چہ فرمایا یُنشِئُوْنَ عَلٰی رَافِعِیْنَ ہُوْنَ یَرٰنَ وَیُسْفِتُ  
بیان کر دی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کے نقشہ میں بیان کیا کہ انہوں نے پتہ  
پیشے کو نبوت کی تھی و کَا تَمَشُّ فِی رَافِعِیْنَ مَرَحًا اُنْزِلَ مِنْہُمْ اَنْزِلًا حَدِیثٌ  
اُنْزِلَ مِنْہُمْ اَنْزِلًا حَدِیثٌ اُنْزِلَ مِنْہُمْ اَنْزِلًا حَدِیثٌ اُنْزِلَ مِنْہُمْ اَنْزِلًا حَدِیثٌ  
چینے واسے کی طرف اللہ نقشہ سے نظر کرتا ہے۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ نماز پڑھتے  
تھے جب آپ سجدے میں گئے تو ہاتھ آپ کی گردن پر پھر ہو کر اُدھر اُدھر دھینے لگے  
چو کیا آپ نے نہ ٹھکایا و پیشانی پر ہاتھ چیرتے و گردن مٹاتے رہا یہاں تک کہ





طرف سے جواب دیتے تھے جب تم نے جواب دی فرشتے چپکے میں بھی ان وقت میں  
چلے گئے یا سخت بات پہ نکل کر نہ میں بڑے ثواب سے حدیث میں ہے مَنْ تَعَذَّرَ كَلِمَةً سَوَّاهُ  
خِيَرَهُ مَسِيرَ كَلْبٍ لَا يَبْدُو كَأَنَّ سَنَةً جَوَّادِي سَبَّحَ مَسْمُونِ جَانِي سے بڑی بات سن کر  
نکل کر کے تھیں کہ نام ایک سال کی عبادت کا ثواب تھا ہے مگر وہی نے اس کے بعد  
اپنے خاص بندوں کی تیسری علامت یوں بیان کی کہ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ بِالنَّارِ  
وَقِيَمًا يَوْمَ الدِّينِ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ  
ثَبَّحَ خَلْقًا خَدَّاهُ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ لِقَدَّ  
يَسْجُدُونَ لِلَّهِ اَوَّلَ مَا يُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَتْلُونَ مَا يُنذَرُ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ  
وَيُسَبِّحُونَ فِي الصُّبْحِ اَوَّلَ مَا يُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَتْلُونَ مَا يُنذَرُ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ  
کلام کی باتوں کے وقت و ردہ سجدہ کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ یہ اور قیامت کے  
دن پر وہ حکم کرتے ہیں وہوں کو بھی بات وہ در منع کرتے ہیں بڑی بات وہ در  
دوڑتے ہیں ایک کام کے کرنے کو اور وہی وہ ایک نکتہ میں ہوتا ہے کہ  
پرنیس و غیب میں یَتْلُونَ بِالنَّارِ اَوَّلَ مَا يُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَتْلُونَ مَا يُنذَرُ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ  
ہے اور صاحب نفع مسیہین نے بھی کہے کہ سابق یوں بیت پوری فرمائی یَتْلُونَ بِالنَّارِ  
لَا اَنَّا تَبَيَّنَ وَهُمْ يَسْجُدُونَ لِلَّهِ اَوَّلَ مَا يُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَتْلُونَ مَا يُنذَرُ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ  
مِنَ الصَّابِرِينَ اَمَّا وَرَاسِي كَا تَرْجَمَ حَتَّى يَأْتِيَ جَسَدُكَ مِنْ اَمَامِ رَبِّكَ اَمَّا وَرَاسِي  
وَالْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ رَؤُوفٌ اَمَّا وَرَاسِي كَا تَرْجَمَ حَتَّى يَأْتِيَ جَسَدُكَ مِنْ اَمَامِ رَبِّكَ اَمَّا وَرَاسِي  
سہو چھوڑ جاتا تو ترجمہ میں کہ موجود ہوتا پس صاف ہی ہر ہے کہ خود مترجم صاحب نے یہ  
حدیث فرما کر قرآن کی تفسیر کی ہے ترجمہ کا تو یہ حال اور نفع مسیہین نام رکھتے ہوں کہ  
غیر موزون معلوم ہوتا ہے انتہائی و ردہ سے مقام پر رشاد موت و اَوَّلَ مَا يُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ  
يَسْجُدُونَ لِلَّهِ اَوَّلَ مَا يُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَتْلُونَ مَا يُنذَرُ اُولَٰئِكَ فِي سَعَتٍ اَمَامَ رَبِّهِمْ  
فرمایا ہے جب بندہ شب کو نماز پڑھنے کے لئے اُٹھتا ہے تو مقدور فرشتوں سے کہتا ہے  
ہمارے بندے کو دیکھو کہ ہماری درگاہ میں کھڑے ہیں ہم سے ثواب کی امید رکھتے ہیں

مذہب سے ذرا ہے تم کو وہ نور میں ملو جس کا وہ صاحب ہے دُور کا وہ جس سے دُور ہے  
 بچو اس کا در قیامت کے دن اُس کے ذیل نہ کروں گا اور آپ سے فرمایا ہے سے ایمان و لو  
 بیت تات نماز ت کو نہ جو ورون کو روز نہ رکھو تب تک ایمان و حدوت نہ پاؤ گے  
 اور وہ ہے نماز کو نماز سے زندہ رکھنا اپنے دیر لازم رکھو۔ نتیجہ کی نماز دنیا میں اور  
 قبر میں نور سے اور نتیجہ کی نماز پل صرہ پر سے جنت کی عت باسانی سے جانے والی ہے  
 اور وہ ہے نماز کو زیادہ نماز پر رخصتے واسے کے نہ جے جنت میں بندہ ہوتے ہیں و لا جُل  
 صد معلق یا مسجد بیت سابق کا مڑ ہے۔ یعنی تیسرے شخص جو پیش کے سار میں  
 ہو وہ جس کا قلب مسجد سے معلق ہو یعنی من انتھار میں ہو کہ ذن سنتے ہی مسجد میں  
 شہر یس جاعت ہوتے کے لیے حاضر ہو۔ اللہ تعالیٰ مشرتا ہے رتہ یغفر مسجدا  
 سید من من بید و انیور و خیر و اذکر صلوٰۃ تعمیہ مساجد میں دمی و گ نہ نہ  
 مستعد رہتے ہیں جو اللہ در قیامت پر ایمان رکھے ہیں اور نماز سرگرمی سے د کرتے  
 میں حصہ نہ بنی کر کم غیب تجنیہ و تیسیم کا۔ شاد ہے حب مساجد من یزیدین مسجدوں  
 و ایست بیان و مدت ہے صلی بنے آپ سے عش کیا کہ حضرت بن مسعود کسی وقت  
 مسجد میں نہیں پہنچتے آپ سے فرمایا میں ایمان کا مل ہو یا شیب معرق ہیں اللہ تعالیٰ نے  
 آپ سے شادی یا احمد بشیر مشینین فی عمرہ تیسری مسجد یا نجیہ آپ  
 کے دوس کو جنت کی بشارت دے دیکھ جو بیت کے نہ حیرے میں مسجدوں میں جوتے  
 ہیں اور یہ روایت میں با نجیہ کے مقام پر پانچویں تہذیب و رتبے جینی ان  
 روایت میں نور نام سننے کی بشارت دے دیکھ اور آپ سے فرمایا ہے من مثنیٰ فی  
 مسجد فی شیب کتب اللہ تعالیٰ بکری حصوٰۃ عشرۃ اکابر من حسنہ و محی غنہ  
 مشہد سیانہ و رفہ مشہد درجۃ جو کوئی رت میں مسجد کو عرف جتہ سے اللہ اس کے  
 مہر و کب ہر اس سر زمین میں لکھا ہے در تھی ہی یزیدین اور رتہ در سی قدر  
 در رت جتہ کرتا ہے اور آپ نے فرمایا ہے من خرج من بیتہ و مسجد کتب  
 اللہ بکری حصوٰۃ عید ذی سنۃ و ذی دخر مسجدا کان حقاً عنی اللہ ان یذخرہ



فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کے سر قدم کے بدلے جنت میں اس کے لیے سو محل بناؤ ہر  
 محل میں سو محل ہر محل میں سو محل ہر محل میں ایک تخت ہر تخت پر ایک فرشتہ ہر فرشتہ  
 پر جو زمین سے ایک خود اور سر خود کے سامنے سو نوٹ دیں اور غلام خضر سے ہوں اور ہر غلام کے  
 ہاتھ میں بیشتی میوے سے ایک میوہ ہو۔ اور فرمایا جس کو گرمی میں گرمی در سردی میں سردی مسجد  
 جیسے سے نہ دے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور فرمایا گرمی کے زمانہ  
 میں نہ غسل مسجد میں جاتا ہے اور اس کے بدن سے پسینہ نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قدر سے اس کے  
 بدست میں ایک تیر کا جو شد کی رہ میں پھینکا جاتے ثواب دیتا ہے اور شد کی رہ میں ایک تیر  
 پھینکا ایک مہینہ کی عبادت سے نقص سے رقیق کیا ہے۔ ایک باحضر میر مہین یو بکر  
 عبد بنی رضی اللہ عنہ مسجد میں شریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کا بدن پسینہ میں تر تھا وہ  
 پسینہ پچھتا جاتا تھا اور زمین پر راتا جاتا تھا آپ نے فرمایا اس پسینہ کی عزت اس کے لیے  
 کہ یہ شد کی رہ میں تھا ہے۔ میں نے بھی یہ عیہ تینہ و تیسیم کو فرماتے شہد سے کھن عرق  
 عرق جرق سنین اللہ ہو کدہ استر فیدر ہر وہ پسینہ جو اللہ کی راہ میں نکلے شہد کے خون کے  
 مثل سے حضرت تینہ بوعی ذفاق جہ شد فرماتے ہیں جو پسینہ شد کی رہ میں نکلے شہد سے  
 اچھے سے پونچھے اور اس کے کھن بنائے تو غلب سے محفوظ رہے اور حدیث میں ہے جو  
 کسی مسجد میں جاوے اور اس کے اس وقت پسینہ نکلے تو وہ اور بجا ہر بہتہ اور بھی ورد  
 سے جو شہد مسجد میں داخل ہو ورمایہ میں جہ نہ پانے کی وجہ سے دھوپ میں بیٹھہ توقیہ است  
 کے دن اللہ تعالیٰ اس کو عرضش کے سایہ میں جہ دے گا ورمایہ کو گرمی سے ہون رکھے گا۔  
 وَبَرَّكَ يَحْمُرُ رَأْسَهُ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ  
 مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ مَدْرَجِيَّتْ  
 دیتے ہیں اور شد کے سو کسی سے نہیں دوتے پس تحقیق ایسے ہی لوگ رہ پستہ دے ہیں  
 اس بینت کی بناء شد تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے فرمائی ہے جو نہا چاہتے۔ عمارت مسجد کی  
 تعمیر میں (یعنی) معنوی۔ یعنی مسجد کی تعمیر نہا حدیث میں ہے کہ دنیا میں مسجد بنانے  
 دے کے جیتا اللہ جنت میں ایک قصہ بنائے گا تعمیر مسجد کے فائدہ شہد اللہ ایک خاص محبس

میں بیان ہوں گے اور معنوی عمارت یہ ہے کہ جماعت میں حاضر ہو کر میں بھی جی معنی  
مرد ہیں جس مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو وہ خراب ہے جس میں امام و مؤذن نہ ہوں تو وہ  
وہ بھی خراب ہے ایک بزرگ کا ایک گاؤں میں گذرنا وہاں ایک پرانی ٹوٹی چھوٹی مسجد تھی  
میں میں نے اسے نصف شب کو انہوں نے دیکھ کر کہ گویا مسجد خود کھڑی ہے اسے  
اس گاؤں کو خراب کر چھوٹا بنوں نے مجھے خراب کیا ہے صبح کو ان بزرگ نے گاؤں و سب  
سے پور قصبہ بیان کیا و خود اس گاؤں سے چھوٹے عرصہ کے بعد چھوٹے بزرگ کا کس  
گاؤں میں گذرنا تو مسجد کی عمارت درست و سزاوارت بھی اچھا پایا انہوں نے میں قیام پر شب  
کو پھر بھی دیکھ کر کہ گویا اس گاؤں کو خراب کر چھوٹا بنوں نے مجھے خراب کیا ہے نہ بزرگ  
نے کہ اب تو تیری عمارت درست ہے فرش بدھتی و غیرہ سب موجود ہے تو اپنے دیوار خراب  
کرتی ہے جواب دیا کہ عمارت چھٹی ہے تو اس کام کی ہر شخص اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے و خج  
میں نہیں آتا صبح کو ان بزرگ نے یہ واقعہ بھی گاؤں و سب سے بیان کیا وہ بزرگ نماز پڑھنے  
مسجد میں آئے گئے اسی رات کو ان بزرگ نے دیکھ کر کہ گویا اس گاؤں کو خراب کر چھوٹا بنوں  
نے مجھے یاد کیا میں نے بعد اللہ تعالیٰ نے مساجد اللہ فرمایا ہے مسجد یہ بزرگ خراب ہے جس و  
اضافت اللہ نے اپنی جانب کی ہے مسجد میں سے کو کھاتے ہیں کہ یہ مسجد حق جگہ ہے۔ اور  
مسجد اللہ میں سے کہ اللہ کی عبادت کا مقام سے چند چیزوں کی نسبت اللہ نے اپنی جانب  
فرمائی ہے۔ جیسے کہ اللہ محمد رسول اللہ بیت اللہ ناقۃ اللہ عبد اللہ علیہ السلام اللہ یومین کہ  
دل مسجد اللہ یعنی قرآن کے مطابق کام کرو رسول و اتباع کرو کعبہ و زیارت کرو و غرض  
کو چھوڑ دو۔ یومین کی خدمت کرو، یومین کے دل کی مرمت کرو، مساجد میں مسجد کرو پھر میں ہاں  
فرمایا مسجد تعمیر و سی نوک کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے ہیں کیونکہ کفار اللہ ہی پر ایمان نہیں  
لے تے مسجد اللہ سے انہیں کیا سروکار اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بارگاہ پر ایمان و مصلحت کیا جس و  
اس پر غمت نہیں اس کو ایمان بھی کامل نہیں ہے حنن بنی کریم علیہ السلام نے فرمایا  
رَاٰ صَدَاقَیْہِ سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی  
حاصل نہیں تو اور فرمایا ہے مَسْجِدُ بَیْتِ لَیْلَیْہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی سَجْدَہِ رَافِی

زیادہ کی حالت میں دہن ہاتھ حضرت علیؓ کے کندھے پر ورہیں بہتہ حضرت عیسیٰؑ  
 بن مریمؑ نے بھی کندھے کے کندھے پر رکھ کر مسجد میں تشریف لے گئے پھر سید تقیؑ نے فرمایا  
 دایمہ بخیر۔ یہ ایمان والوں کی دوسری نعمت ہے یعنی جو کد در قیامت پر ایمان رہا ہے  
 وہی تعمیر مسجد کرے گا و قیامت کو سید تقیؑ نے یوم آخر کر کے بیان کیا ہے کہ یہ معلوم ہو  
 جائے کہ اس کے بعد عزت ہو و ندن ہوگا اگر یہ روز ہوگا یونہی کہ مقتدر کا خلیفہ بن  
 گئے سید تقیؑ وہ یہ دن ہوگا جس کی مہائی پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی یہیں یہ درازی ہواں  
 کو معلوم ہو و ور نیل ہواں کے لیے یہ درازی مدت بقدر ایک وقت کی نماز کے کر دے گا۔  
 قیامت میں ان ایمان سے پرستش ہوگی کہ تم مومن مہاتے تھے پھر تعمیر مسجد کیوں نہیں کرتے تھے  
 یعنی جو امت میں یوں شریک نہیں ہوتے تھے۔ وہوں نے حضرت رسول خدا علیہ قیامت سے  
 پہلے سید ہمدون ہے آپ نے فرمایا مَنْ وَصَّ عَلَىٰ اَبَدٍ فِي بَيْتِ اللَّهِ (جو اللہ کے گھر  
 میں کسی کی عبادت پر پیشگی کرے) پھر سید تقیؑ نے دَقَامَ الصَّوْتِ فَرِيحاً جو فوج نمازی ہوگا  
 وہی مسجد کو تعمیر کرے گا اگر مومن بے نمازی ہو تو اسے مسجد سے بھی کچھ نہ دے گا نہ نوک ایمان کے بعد  
 نہ شہ نماز کا ذکر فرمایا ہے جیسے کہ نماز ایمان کی عبادت ہے۔ چنانچہ حضرت رسول خدا علیہ قیامت  
 نے فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جو شخص جان بوجہ نماز ترک کرے  
 تو مرتد ہے۔ درمذہب کو قتل کر دنا واجب ہے حضرت امام جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص نماز  
 ترک کرے و ترک کرنے کو گناہ نہ سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے پھر سید تقیؑ نے فرمایا ہے وَاقِي  
 صَلَاةَ نَمَازِكَ سَقَرُ زَوْجَةِ كَاذِبٍ مَنْ بَدَأَ بِرَدِّهَا كَرِهَ رَدَّهَا كَرِهَ رَدَّهَا كَرِهَ رَدَّهَا  
 رے شرف کرتا ہے کسی طرح لازم ہے کہ ہر روز زوۃ دے کر شرف بخشے مسجد و بغیر عبادت  
 کے چھ نہیں۔ نماز و زوۃ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں جس طرح نماز ایمان  
 کے لیے لازم ہے۔ حدیث میں ہے وَصَلَاةُ بَيْنَ كَاذِبٍ وَكَارِيَةٍ بَيْنَ كَاذِبٍ وَكَارِيَةٍ  
 زوۃ نہ دینے والے کو نماز قبول نہیں جس طرح نماز نہ پڑھنے والے کو ایمان قبول نہیں پھر سید تقیؑ  
 نے فرمایا ہے وَاسْمُ يَحْيَىٰ كَاذِبٍ بِتَمَامِ اَصْحَابِ مَوْتِمْ كَيْفَ جَوَازُكَ سَقَرُ تَمَامِ  
 جہنم سے قوتی ہیں۔ دایمہ موسیٰ علیہ السلام آدھے در شہر در ساحلوں کے جہاد سے نہ



دے اور فرعون ایک ہی سے ڈر رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَعَسَىٰ اُولَٰئِكَ اَنْ يَكُوْنُوْا  
 مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ یہاں عسی کے معنی تحقیق کے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر یہ ہوئی ہے پھر جنت میں  
 سابق کا بیان ہوتا ہے رَجَدْنَ نَحَابَتِيْ اِنَّهُ اجْتَمَعَ عَيْنِيْ وَتَفَرَّقَ جَوْشَنُ  
 کے سایہ میں ہوں گے وہ ہیں جو آپس میں اللہ کے لیے دوستی رکھیں اور اللہ ہی کے لیے جہد  
 ہوں اور دینی بھائی بن جائیں دنیا کا کوئی تعلق اس دوستی یا جدائی میں نہ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ  
 اپنے حبیب سے خاص خدابت میں فرماتا ہے وَجَبْتَ مُعْتَبَرِيْ بِمُنْتَعَبِيْ جو در شخص میرے  
 ہی سے محبت رکھیں ان کے لیے میری دوستی ضرور ہوتی ہے اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلام علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین نے فرمایا ہے تَوَادُّوا وَتَقَرَّبُوا اَرَبَّسَ مِنْ مَحَبَّتِ رُودِ  
 ایک دوسرے سے قریب ہو اور آپ نے فرمایا ہے اَكْتَرُوا مِنْ اِخْوَانٍ ذَاتَ سَلَمَةٍ حَتَّى  
 كَرِيْمُهُمْ اَنْ يُعَذِّبَ عَبْدًا كَابَيْتِ اِخْوَانِهِ بھائی بند کی زیادہ کرو اس لیے کہ اللہ شریکوں کو عذاب  
 سے نہ پہنچائے اس کے بھائیوں میں عذاب کرے، اور آپ نے فرمایا مَا زِلْجُلُ رَجُلٍ يَرْجُو  
 فِي اللّٰهِ وَشَوْقًا اِلَيْهِ رَغْبَةً فِي رِقَابِهِ لَنْ يَكُنْ مَدَكَ حَفَظَةً وَصَبَتْ يَدُ الْجَنَّةِ  
 نہیں زیارت کرتا کوئی مرد کسی مرد کی لحد کے لیے مشتاق ہو کر اس کا در عبت کرنے اور اس کے  
 دیدار کا گمراہ نہ نہا کرتا ہے اس کے پیچھے ایک فرشتہ بیت بھائیوں کے بغیر غرض دنیاوی کے  
 اس کی زیارت نہ نکلتا تیرے لیے جنت سزاور ہوتی، اور آپ نے فرمایا مَنْ رَجَدَ مِنْ رَجَدَ  
 اَخَاكَ فِي اللّٰهِ ذَرَسَ اللّٰهُ مَمْلَكَةً لِّفَنِّ اَبْنِ تَرْيَدٍ فَقَدْ رُبِدَ اَنْ اُدْرَا اَخِيْ لَدُنَّ لَفَا  
 رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ قَالَ قَالَ لِقَرَابَةِ بَيْتِكَ وَبَيْتِهِ قَالَ قَالَ فَبِنِجْمَةٍ مِّنْ عِنْدِكَ قَالَ  
 اَحْبَبْتَهُ فِي اللّٰهِ قَالَ قَوْلَ اللّٰهِ اَرْسَلْنِيْ لِاَخِيْكَ يَا نَبِيَّ جِبْتِكَ تَنَايَحْتِكَ يَا كَا وَجَبْتَ  
 الْجَنَّةِ ایک شخص نے اپنے دینی بھائی کی زیارت کی لحد کے ایک فرشتہ بھیجے اس فرشتہ نے  
 اس سے کہا جہاں تم نماز کرتے ہو اس نے اپنے دل سے بھائی سے ملنے جانا میں فرشتہ نے کہا کہ  
 میں سے جہت رکھتے ہو اس نے نہیں فرشتہ نے کہا کہ وہ تمہارا رشتہ دار ہے میں نہیں فرشتہ نے  
 کہا کہ میں نے تمہارے ساتھ کچھ سلوک کیا ہے کہ میں اس کے خدا کے لیے محبوب رکھتا ہوں فرشتہ  
 نے کہا کہ اللہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں تمہیں اس بات کو خبر دوں کہ تم نے جو اس

شخص کو اللہ کے لیے دوست رکھا اس کو اللہ سے تم کو بخش دیا اور جنت تمہارے واسطے  
 و جب کہ فرمایا ہے - اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَى اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُؤْتُونَ رَقْمَ فِیْ خَدِّکُمْ مَزْدِیْبِ  
 دُوبِ تَبِیْرٍ دُیْبُوبِ ہیں جو آپس میں محبت رکھتے ہیں، اور آپ نے فرمایا - مَا اَحَدٌ اَعْبَدَ  
 اِلٰہَ فِیْ سَاعَةٍ اَوْ اَحَدٌ فِیْ دَرَجَةٍ فِیْ الْجَنَّةِ اِلَّا عَنِ بَدَنِ اللّٰہِ لَیْسَ لَیْسَ کُلُّ شَیْءٍ سِوَا  
 اللّٰہِ سَبَّحَ تَوَاحُّدِہٖ ہیں اس کے لیے ایک نیا درجہ بنا دیتا ہے اور فرمایا اَعْبُدُوْا فِی اللّٰہِ عَمَلِ  
 عَمَلِہٖ دَمْنِ اِیْ قُوَّتِہٖ اَلْحَمْدُ اِلٰی رَاسِ الْعَمُوْدِ سَبْعُونَ اَلْفَ اَلْفًا وَاَرْبَعُونَ اَلْفًا ہوں  
 جنت میں تصوی شمسِ رَاقِہِ الدُّنْیَا فِیْقُوْرُ اَللّٰہِ اَجَلًا اَنْصَبَ اِلَّا نَفْوَ اِیْ مَتَّحِیْنَ  
 فِی سَاعَةٍ لَیْقَیْ حُسْنُہُمْ رَاقِہِ اَجَلًا لَیْقَیْ اَلشَّمْسُ عَیْنُہُمْ نِیَابِ سُنَّہِ اِسْ حُصْنِہِ  
 سَبَّابِ عَمَلِ جِبَّہِہُمْ وَاَوْجُوْہِہُمْ اَللّٰہِ فِی اللّٰہِ خَدِّکَ لَیْسَ دُوسْتِی رُتَی دَاسِ قِیَامِ  
 کے دن ایک ستون پر ہوں گے کہ وہ ستون سرخ یا قوت کا ہوگا اور اس ستون پر ستر ہزار کھڑے  
 ہوں گی اور جنت پر سنی نکلیں گی جیسے دنیا پر قناب چلتا ہوا نکلتا ہے پس ہر جنت کہیں گے  
 کہ جو وہ شخص آپس میں اللہ کے ساتھ محبت کرتے تھے ان کو دیکھیں پس ہر جنت کو وہ ایسے  
 نہیں روشن نظر آئیں گے جیسے قناب روشن قناب اور سبز دیبا کے پڑے ہوں گے۔  
 اور ان کے پیرو در منہ پر بھی ہوگا یہ آپس میں اللہ کے لیے دوستی کرنے والے ہیں، آپ  
 نے فرمایا ہے جب اللہ کسی بندے کی خیریت چاہتا ہے تو اسے چھ دوست دیتا ہے۔  
 تا کہ اگر وہ جیسا کہ اللہ کو چاہوں جاتے تو اس کا دوست یہ دو دوسے اور آپ نے فرمایا  
 ہے کہ کوئی دو مومن ایسے جمع نہیں ہوتے کہ ایک کو دوسرے کے دین کا فائدہ نہ ہو، اور فرمایا  
 اللہ کے لیے دوستی کرنے والے کا درجہ بلند ہوتا ہے اور فرمایا جب دو آدمی اللہ کے لیے دوست  
 ہوں تو ان میں اللہ کا نہ دوست وہ ہوتا ہے جو اپنے دوست کو خدا کے لیے نہ دوست  
 اللہ عزت ہو اور پس خودی نے عزت معاذ بن جس رضی اللہ عنہما سے کہ میں تمہیں اللہ کے لیے  
 دوست رکھتا ہوں، انہوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے لیے دوستی کی اور ایک گروہ کہ اللہ چاہے جو اس  
 اللہ چاہے کہ اللہ کے لیے دوستی ہوگا اور یہی گروہ ہے خود ہوگا اور سب نفع خود کو دے گا تو یہ گروہ

جنہیں کچھ خوف نہ ہوگا وہ بیکار گروہ ہوگا یہ سن کر صحابہؓ نے دریافت کیا یہ رسول اللہؐ سے  
گروہ میں کون لوگ ملو گے آپؐ نے فرمایا جو آپس میں خدا کے لیے دوستی کرتے ہوں  
اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے کہ ایمان کی مصیبت سے زبردستی  
دستاویز اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی سے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی  
بھیجی کہ اگر تم تمام اہل سمین الدرائل زمین کی عبادت کو جمع کرو اور اس میں اللہ کے لیے دوستی  
اور اللہ کے لیے دشمنی نہ ہو تو تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گی مگر حجتہ متناہیہ کا لفظ  
نافع المسبین میں نہیں ہے جس کی وجہ سے مصعب خبط متناہیہ ممکن ہے کہ کتاب و غنمی  
ہو انتہی حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ نزاع کے وقت فرماتے تھے۔ اہی جس وقت میرے گناہ  
کیا اس وقت تیرے نیک بندوں کو دوست رکھنا تمہاری من مہبت کو میرے گناہوں کا گناہ  
کر دے۔ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ دوست دینی آپس میں ایک دوسرے  
سے ہنستے ہیں تو ان کے گناہ میں طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خوں کے موسم میں درختوں سے پتے  
چھڑتے ہیں۔ میرا مومنین حضرت علی رحمہ اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ اپنے سے برادر بن دینی بناؤ جو  
میں دوزخ میں فریاد کریں گے کہ لَمَّا بَدَا لَنَا مِنْ شَرِّ عَيْنٍ وَوَصْدِيقٍ خَلِّمْ بِنَا سَیِّئَ کَوْنِ  
مفارش کرنے وار در شفقت کرنے اور دوست نہیں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما کا منقولہ ہے کہ اللہ کی قسم ہے اگر میں اپنی عمر میں ہر دن روزہ رکھوں اور ہر رات سو بات  
میں بسر کروں اور تمام مال خیرت کروں اور ایسی حالت میں مروں کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ  
کے دوستوں کی دوستی اور اس کے دشمنوں کی دشمنی نہ ہو تو کوئی عمل میرے کام نہ آوے گا۔  
حضرت ام حسن بھری رحمہ اللہ فرماتے ہیں فاسق سے قطع تعلق کرنا درگاہِ اعلیٰ میں قربت  
حاصل کرنا ہے۔ جانتا چاہیے کہ حب فی اللہ اس کو کہتے ہیں جس میں ہوش در اندیشی مانع  
ہو سک نہ پائی جائے اگر نہ بدد کو اس سے دوست رکھے کہ نہ رُسے خرچ سے فاسق  
کرے تاکہ یہ یاد رہی میں بسر کرے تو کوئی خرچ نہیں ہے۔ زود جو کو در و صبح پید ہوئے کہ  
یہ دوست رکھنا اچھا ہے جس طرح حب فی اللہ اپنے لوگوں سے چھٹا ہے سنی عہد ہشت  
فی اللہ بڑے لوگوں سے چھٹا ہے۔ جیسے من شرک من کفر من مصیبت بل بدعت سے

بخلف رکھنا بھی باعث ثواب ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عِبَادُكُمْ بِأَنْتِخِبْ  
 فِي اللَّهِ وَابْتَغِ الْفَضْلَ فِي الدُّنْيَا سے ایمان و دین پر اللہ کے یہ دوستی در اللہ کے یہ دشمنی  
 رہنا واجب جو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
 يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَمَلَهُمْ  
 كَانُوا يُحِبُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
 لَآتَيْنَاكُمْ مِنَ اللَّهِ ذِكْرًا وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔ یہاں دیکھو کہ جو اللہ و اس کے رسول سے  
 دوستی رکھتا ہو اس پر عطا کرنا اور اس کو حکم کرنا اور مسلمانوں پر مستطع کرنا تمام مسلمانوں کی  
 حق دشمنی ہے۔ بدعتی جو لوگوں کو بھی بدعت کی رغبت دیتا ہو اس سے ضرور دشمنی کرنا ضروری  
 ہے۔ اور اہل معصیت جیسے خمر اور جھوٹی گواہی دینے والے اور بھوکے والے شرع و غیبت کرنے  
 والے سے دوستی کرنا مکروہ ہے اور شراب خورد اور بدکار اور منع کرنے سے اپنی عادت چھوڑ  
 دے تو خیر۔ در نہ ان سے بھی الگ رہنا بہتر ہے مگر حجت نہ کرنا چاہیے۔ ایک شرابی حضرت  
 مہرورد علی رضی اللہ عنہ نے حدیث تم کی۔ دوسرے شخص نے اس شرابی پر حجت کی آپ نے اسے  
 منع کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَدِّ يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ  
 الْمُسْلِمِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ فَإِنَّهُ فِي شَيْءٍ الْكَافِرِ إِنَّ تَتَّقُوا لِلَّهِ لُزُومَةً وَلْيَجِدْكُمْ  
 فِي سَبِيلِهِ وَاللَّهُ الْمُصِيبُ لِمَنْ دُونِ دُوسْتِي كَرِهَ مُؤْمِنٌ كَافِرُونَ سے سوا مؤمن کے اور جو اس  
 کے خوف کریں پس اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں کسی کام میں جب تک تقویٰ نہ حاصل کریں اور  
 اللہ کو اپنے آپ سے ڈرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف  
 تمہیں لوٹا ہے۔ اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں نے بغاوت کفار سے قطع قتل کیا لیکن  
 دوسری کیفیت باقی رہی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی قَدْ إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ  
 تُبْدُوهُ يَعْزَمُ مَا فِي أَسْمَعَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔  
 کہ دیکھتے مسلمانوں سے کہ تم اپنے سینوں کی بات پوشیدہ رکھو یا فہم کرو اللہ سب کو جانتا  
 ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے (چونکہ کثرت  
 سینہ میں لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صُدُورُكُمْ فرمایا۔ حدیث میں ہے صُدُورُ الْأَخْوَارِ

قُبُورُ الْأَسْرَارِ (آزاد لوگوں کے دل اسرار کی قبریں ہیں) یہاں صَدُور سے دل مراد ہے۔  
اور وَاللّٰهُ عَمٰی کُلُّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہارے رزق پہنچانے میں اور حفاظت  
اور عذاب کرنے پر قادر ہے۔ پس اگر کفار کو کسی جمع سے دوست رکھتے ہو پس میں رزق  
پر قادر ہوں اگر میں رزق روک دوں تو کوئی نہیں پہنچ سکتا اور اگر میں رزق پہنچاؤں تو کوئی  
روک نہیں سکتا اور اگر میں یہ دوست رکھتے ہو کہ وہ تمہاری حفاظت کریں تو میں تمہاری  
چھی حفاظت کرنے والا ہوں اُن سے فَدَمَّ خَیْرًا فَخَظَّ سے یہی مراد ہے اور فرماتا ہے  
اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَللّٰهُ اٰیْمٰنُ وِلْدٰوَدٍ (اللہ ایمان والوں کا دوست ہے) اور فرماتا ہے نَعَصَدُ بِتَّصْوِیْرِ  
راہم سے اللہ مددگار اور اگر بغیر کسی نفع کے ان کو دوست رکھتے ہو تو میں عذاب کرنے پر قادر  
ہوں خود فرماتا ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَیُّوْفَعُ مَكٰمًا مِنْ دَفَعِ رَبِّیْكَ تَمَّارًا سے رب کا  
عذاب نئے والا ہے اور اُسے کوئی دفع نہیں کر سکتا رَجُلٌ دَعَا ذَا اَنْتَ حَسْبُ  
وَجْهِ اِلٰی فَقَالَ اِنَّكَ خَافُ اَللّٰہَ یہ حدیث سبق کا ٹکڑا ہے یعنی پانچویں مرد جو عرض کرنے کے بارے  
میں ہو گا کہ وہ جس سے صاحب نسب ہیں عورت و صل و صاحب ہو اور وہ جواب دے کہ  
میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ زنا سے بچتا ہوں جنّت کا باعث ہے۔ بنی کر مصلیٰ مد عبید و سلم  
نے فرمایا ہے جو اپنے نفس کو زنا سے بچائے اسے دوزخ سے بچا دے گا اور فرمایا جو  
شخص عورت پر زنا کرے اسے دوزخ میں ڈال دے گا تو میں اس کے لیے جنّت کا حصّہ  
ہوں۔ اور فرمایا تین آدمی دوزخ میں گرڈاے ہی جائیں گے تو دوزخ نہیں نہ جہنم سے  
گی (۱) جو قرآن پڑھنے پر زیادہ راغب ہو (۲) جو مومن کو دوست رکھے (۳) جو اپنے آپ  
کو زنا سے بچائے اور فرمایا ہے اگر نہ حشر عورت مرد کو زنا کی طرف بولے اور مرد کے پاس  
نے توبہ نہ کر لی ہے تو تم اس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخش دے گا اور اس کا حشر پر سار  
کے ساتھ ہو گا شہوت انسان کو مں ہے اگر لگتی ہے کہ انقطاع نسل نہ ہونے پائے اور یہ  
مہشت کی لذت کا ایک نمونہ ہے اور شہوت بڑی آفت ہے اور اپنے فرمایا ہے جس کو  
شہوت دی اس پر نسا کا دروازہ کھلا دے اور دوزخ سے اس کو روکی نہ لکھن ہے حضرت موسیٰ  
علیہ السلام سے شیطان نے کہا کہ تم کسی عورت کے ساتھ شہوت میں نہیں بیٹھتے کہ تم دونوں میں

میں تبصرہ ہو کر نہ رہا ہوں۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی نانا جزدی حضرت  
 حفصہ کے مکان میں جناب سرور کائنات علیہ السلام و صلوات کو تلاش کرتے ہوئے آئے  
 حضرت حفصہ تنہا تھیں آپ وہاں سے جاگے دروازہ آپ کے سر میں لگا خون بٹ لگا سی  
 روت میں حاتمہ خدمت ہوئی ہوئے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی بیٹی کے  
 عمر کے بے تر شاہیوں جاگے جو بیدار آپ کو زبان سے جس نے سننا ہے کہ میں عمر میں  
 ایک مرد و در آپ سورت ہو وہیں تبصرہ شیعہ بنو ہب سے میں بے تر شاہی کا۔ در آپ  
 نے فرمایا ہے غصہ میں دوبارہ بندوں کے عمر سے سانسے پیش ہوتے ہیں۔ تازہ کر نبوت سے  
 پرست فرمایا وہ غصہ کرتا ہے نور فرماتا ہے مَا مِنْ ذَنْبٍ أَكْثَرُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نَظْفَقَةٍ بَعْدَهَا  
 مرجع فی ریحہ نہ بیچیں نہ راستہ نزدیک میں سے بڑھ کر کوئی نہ نہیں ت کہ دلی سے  
 ہم میں غصہ رکھتے جو میں کو حدوں نہ ہو، در آپ نے فرمایا ہے تم کو اسے تم کو گناہ نہ کرنا  
 نور میں سے چھ غصہ میں پیدا ہوتی ہیں تین دنیا میں تین عقی میں۔ دنیا میں منہ کا نور جاتا  
 خدا کے رتی ٹک جوتا ہے۔ عمر سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ عقی میں خدا کے غصہ میں پھنسا  
 کے جس سے یہ صفت ہوتا ہے۔ مدت دراز تک روزخ میں رہتا ہے اور فرمایا کہ مرنے کی بغیر تو یہ  
 یہ مہربانے نام کی قبر میں گ کے تو دروازے کھولے جاتے ہیں تاکہ قیامت تک  
 صاحب از کچھ میں ہو جائیں در گ میں کو جو دوسے در قیامت کے دن میں قیامت میں کی  
 ہر دستہ فرمایا دیں گے۔ پس حکم مام کو دراز میں سے جاؤ۔ در آپ نے فرمایا ہے جو  
 شخص گناہ و نام سے نہ کرتا ہے مدت کی قبر میں گ کے میں کہ دروازے کھول دیتا  
 تے اور دروازے سے صاحب از کچھ در گ کے شعبے سے میں در قیامت تک وہی  
 رہتا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ میں آدمیوں سے نہ کاہ نہ کرے گا نہ نظر رحمت  
 میں نہ ہو۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نام  
 فرمایا نہ نہ کرنا اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو جس نے شرمگاہوں کی حفاظت کی میں پر  
 بہت حد دراز رخ حرم سے اور فرمایا نہ سے تنہی بر کس کے اظہار ضائع ہوتے ہیں  
 اور دراز میں ایک کھور خاش زنیوں کے بیسے ہے میں کا غلبہ یہ صفت ہے

کہ اگر میں کامرکھوں دیا جائے تو پیش سے مل دوں خجل جاؤں۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا ہر چیز کو دوزخ سے عذاب ہوگا، آپ نے فرمایا دوزخ میں ایک کنواں ہے وہ عذاب کے پیر سے گھر میں میرے ایک ذرا دوزخ میں ڈال جاؤں تو دوزخ جمل جہنم لوگوں نے پوچھا اس میں کون وگت ہوں گے آپ نے فرمایا زانی، سودخور و سید و سنسے و سرور فریاد سے کہ زانی دوزخ میں کا حشر ہوں ہوگا کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی پیشانی میں عورت کی شرمگاہ مرد کی پیشانی میں ہوگی ور پیپ بن میں سے جاری ہوگی مگر ہر بدست فریاد اور نرن پر سخت کریں گے اور فرمایا سے کہ جو شخص زنا پر قادر ہو ورنہ کے در سے نہ کرے تو اس کے لیے جنت ہے۔ نقل کیا ہے کہ بعد میں ایک بزرگ میں وزن زانی ہیں ثمر توفیق بی بی نے کہا سے دوزخی چپ رہ بزرگ نے کہا گر میں دوزخی ہوں تو تجویز خلق سے رصیح و علم سے ن بزرگ نے پوچھا میں دوزخی ہوں یا جنتی علم جواب سے ہر نے جب امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا یہ تو انہوں نے کہا بھیجیہ بھی مو سے کہ باوجود زنا پر قادر ہونے کے تو شد کے در سے باز رہا ہو۔ ان بزرگ نے کہا میں ایک بار ایسا ہو سے واقعہ میں لایا ہے کہ میں اپنے ہمساہ کی عورت پر فریقتہ تھا ایک بار شب کو وہ بناؤ سنگار کر کے خلوت میں میرے پاس آئی خوف خدا کی وجہ سے میں زنا سے باز رہا اور اس سے جد ہو گیا اور توبہ کی۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا تو جنتی سے تیری بی بی پر مدق نہیں پڑی وَ كَذَلِكَ مَنْ خَفَ مِنْ رَبِّهِ وَ اتَّقَى اتَّفَقَسَ عَنْ الْهَوٰى وَ اِنَّ مُّغْنٰةً هِیَ السَّامٰۤی وَ جُوْشَخْصُ پنے رب کے سامنے عذر سے ہونے سے در سے اور اپنے نفس و خوشتر سے رے تو جنت میں کاٹھے۔ مترجم اتنا ہے تفسیر حسینی میں بزرگ کے مذم پر بارون رشہ در امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی جلد ۱۰ مشفعی ۲ کانام درج سے در بیسی تذکرہ رو بہ میں بھی مذکور ہے انتھی۔ حضرت سیمن بن یسار رحمہ اللہ نہایت صاحب جمال تھے ایک عورت نے ان سے زنا کی خواہش کی وہ شد کا خوف کر کے بھاگے۔ شب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب میں دیکھ ان سے کہا آپ نے بزرگ کا میا کہ زنجی سے اپنے آپ کی بجائے حضرت ابوسف غیبہ سلم نے فرمایا سے سیمن راج تو تم نے بھی بیسی کامیاب سے حضرت



بوہر بن عبد مہزنی فرماتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے مسیہ کی زکری پر فریختہ تھا ایک  
ن جانور اپنی محبوبہ سے پست کیا اس نے کہا میں خود تجھ پر عاشق ہوں مگر تھ سے ڈرتی ہوں  
قصاب نے کہا جب تو خدا سے ڈرتی ہے تو میں یہاں خدا سے نہ ڈروں درمی وقت درگاہ  
ہی میں توبہ کی۔ ایک بار یہی قصاب مغرب میں قضاۃ اور قصاب کی حرمت تیزی پر تھی۔  
تھا نا اسی گرمی میں سد عبیدہ و سلمہ کا فرستادہ ایک شخص جو آپ کے کسی کام کو بارہا دھڑ  
کے کھڑا رہا بھی تھا ہوا تھا وہاں تک گیا آپس میں سلام علیک ہوئی اس نے قصاب سے  
کہا کہ دعا کر کہ شہر ہر ماہ یہ نفع بھیج دے۔ قصاب نے کہا میں دعا کرتا ہوں لیکن نہیں  
ہوں تم دعا کرو اور میں آہیں ہوں غرض دوسرے شخص نے دعا کی اور قصاب نے میں ہی  
تھ نہ بڑا وہاں پر مسیہ کرنے کے پہنچا دیا جب ایک دوسرے سے جھگڑتے تھے  
تو ہر قصاب کے ساتھ ہوا اور دوسرے شخص نے دوڑ کر قصاب سے کہا یہ بڑا تیر سے ہے  
پتہ تو چاروں بیان کر اس نے پتا واقعہ بیان کیا اس نے پتا واقعہ بیان کیا۔

اس نے کہا اس وقت سے تجھے یہ رہا دیا۔ ایک جوان عورت ہزار میں چھوہارے خریدنے  
ایک جوان کی دکان پر آئی جوان نے اس سے کہا میں آجکے عمدہ چھوہارے ہے دوں جب  
عورت اس کے ساتھ مکان کے اندر گئی تو وہ جوان اس سے پست کیا اور اس کے لب پر سب  
رہا عورت نے کہا کہ جوان لکھ سے ڈر رہا ہے عیدہ ہوا جوان نے اسے چھوہارے دے  
دئی ہوئی خدمت نبوی میں حاضر ہوں درمیان میرے لب پر ایک مرد کا لب رکھا ہے جو سخت  
نرم ہوا اس بائیر کے جیسے حکم فرمایا ہے آپ نے فرمایا تو ہر کرے۔ تھ تجھے بخش دے گا حضرت  
تھ نہ مانوئے اپنے آپ کو یوں رسوا کیا اس نے کہا مدینہ کی رسولی قیامت کی رسوائی سے  
کس سے۔ اور حضرت سردار مصلیٰ سد عبیدہ و سلمہ نے فرمایا قیامت میں ایک بندہ ہزار  
توبہ دے گا جو توبہ صورتی اس جوان میں تو کسی میں نہ ہوگی بہشت دے چھپیں گے  
سے مدینہ ان سے رشاد مولا بیوہ سے جسے عورت نے زنا کی وقت دیا تھا درمیان میرے  
توبہ کی وجہ سے نہیں کیا تھا۔ حدیث میں ہے کہ بعد میں ایک دوک فروش بغیر زانی نہایت  
غریب عورت تھا کسی شخص نے اسے اپنے گھر میں بویا دیا وہاں ایک حسین عورت اس سے

اگر پیٹ لگی س نے کہا اللہ سے ڈر میں نے کہا تو بکریوں کی ورسی صرح میں کو نہ چھوڑے بغیر  
 نے کہا اچھا پانی لپٹے میں نہ لوں پھر تجھ سے موصفت کروں پانی کیا بغیر کے پاس چھوڑ  
 اور چاندی تھی وہ اس عورت کو دے کر کوشت میں گئے وہیں ایک سندس تھی دل میں  
 خیال کیا میں کو دیر نہ اس سے چھپے کہ دوزخ کے موتوں میں گر جاؤں یہ میں سمجھ  
 پڑے جب عورت نے دھماکا نہ وہاں تھی اور اپنی موٹیوں کو نہ سنے کا حکم بہت  
 وہ نکلتے تو غصت میں تھکے ہوئے تھے فوراً عورت نے نہیں گھرت بائیں رخسار پر مغرور  
 باز رہیں گرنما سے اور سدا شرم کیا سدا نے ن کے بدن میں مشک کی خوشبو پیدا کر دی سدا  
 سے لوگ ان کو بغیر شمشلی کہتے تھے رعب جبار میں سدا منہ فرستے ہیں کہ زمانہ سبقت میں ایک  
 خوشبو رشت مرد پر ایک عورت عاشق و فریقہ تھی ایک دن سدا کے ہاں سے گھر میں آکر  
 اس سے پیٹ میں مروانے کہا مجھے خود میں کی تمہارے تھی مگر میرا ہنر صاف نہیں ہے مجھے نہ اپنے  
 دو عورت سے پانی دیا وہ کہا کوٹھے پر جو رہتا وہ کوٹھے پر گیا اور بار نہانے سے وہ زمین پر  
 پہنچنے سے پہلے سدا نے فرشتے کو حکم دیا کہ میرے ہندے کو رو دو فرشتے نے باقی میں وہ زمین پر  
 گھر کر دیا اور نہ سدا سے ہندے تو نے مگر خون کیا تمہارے دینا میں تیری حفاظت کی اور سدا  
 میں دوزخ سے زد کر دیا۔ حدیث میں ہے کہ قحط کے زمانہ میں ایک عورت کسی بارش میں نمود  
 لینے گئی باغبان سے کہا اگر تو میری مرد پر کھڑے کر دے تو میں تجھے غم دور پیر ورائے دوں عورت  
 نے کہا اچھا۔ باغبان نے کہا جا بارش کے سب درد دے بندر آ عورت گئی اور درد دے  
 بند کر آئی۔ باغبان نے پوچھا سب درد دے بند کر دیئے میں سے کہا میں مگر ایک درد دے  
 بند نہ کر سکی اس نے پوچھا وہ کون درد دے عورت نے کہا وہ سدا کا درد دے گرتا  
 ایک ہاتھ درد دے ابھی بند کر دو تو بھی وہ دیکھئے گاہ باغبان نے جینے لاری در تو بے پھر اس  
 عورت کو اس غم دور پیر دے کر رخصت کر دیا۔ نہ تھے بھی ہوئی تم سے دونوں کو بخش دیا  
 دونوں سے رنج ہوئے۔ لہذا قرآن ہے وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ  
 وَكَانُوا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ  
 يَلِمْ لِنَفْسِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَهًا آخَرَ مَعَ اللَّهِ يَزْنُونَ وَيُقْتَلُونَ وَهُمْ  
 لَمْ يَعْلَمُوا بِمَا لَمْ يَدْعُوا إِلَهًا آخَرَ مَعَ اللَّهِ يَزْنُونَ وَيُقْتَلُونَ وَهُمْ لَمْ يَعْلَمُوا بِمَا لَمْ يَدْعُوا إِلَهًا آخَرَ مَعَ اللَّهِ

تو خدا کے مولا کسی کو نہیں پکارتے اور بغیر حق کے جس نفس کو اللہ نے حرم کیا ہے قتل نہیں کرتے  
 اور زنا سے باز رہتے ہیں اور جو اس کو کرے گا وہ گناہوں سے ملے گا اور قیامت میں اس پر  
 دونوں عذاب ہوگا اور ہمیشہ اس میں شمار رہے گا اس آیت کی تفسیر یہ ہے **وَالَّذِينَ ذُبُّوا عَنْ**  
**مَعَ الْوَلَدِ** اخراج کر دیا ہے کہ مومن و خدا کا قاتل نہیں البتہ کفار اس کے قاتل ہیں مومن دنیا  
 میں بھی ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور قبر میں بھی ایک تبار ہیں اور قیامت میں بھی سی ایک کو  
 چاروں کے حضرت پانچ بیسٹھائی حمد اللہ سے قبر میں مولا ہو تیر رب کون ہے جواب دیا  
 میری کیفیت اللہ سے پوچھو پھر فرشتوں نے پوچھا تیرا اللہ کون ہے انہوں نے پوچھا تمہارا مقام  
 میں ہے فرشتوں نے ہا دو ہزار برس کی روئے انہوں نے ہا تک دو ہزار برس کی روئے اس کے  
 سے مولا سے نہیں ملوے میں تو دوسری زمین ہے اس کے یہاں اس کو یونہی بھول سکتا  
 ہو نہ ہے جو ایسا نہ ہو کہ میرے دل کی شش ششیں تمہیں خاکِ بردے حکم ہو اسے فرشتوں  
 نے یہ ہمارا دیوتا ہے روزِ آخر میں ایک بندہ سے ملک سوار کے تیرا خدا کون ہے  
 اللہ کے **إِلَهِي رَبِّهِ** واحد ملک پوچھے اس کو نام کیا ہے بندہ کے کا **هُوَ** اللہ **رَحْمَنٌ رَحِيمٌ**  
 ملک و حکم مولا اس کو روزِ آخر ہے ربِ بردے یہ میرا بندہ ہے اور میں کہ وہ رحیم ہوں اس کے بعد  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَكَايِفُنَّهِنَّ** انفسن **تَخِي حَرَمَهُ** اللہ **الْكَافِرَاتِ** فرمایا ہے کسی کو ناحق ہمارے  
 نام حرم سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّدًا جُرَاجًا** کا جہنم **حَدِيدًا** اربعین  
 یہ شش جان جو جو کسی مومن کا قتل کر دے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا حدیث میں ہے **مَنْ**  
**قَتَلَ حُرًّا** ذلیل **وَعَبْدًا** بند **وَعَبْدًا** بند **وَعَبْدًا** بند **وَعَبْدًا** بند **وَعَبْدًا** بند **وَعَبْدًا** بند **وَعَبْدًا** بند  
 مذہب میں رکھے گا خلود اور بد سے عذاب میں زیادہ قیام مراد ہے کہ حق دونوں کا دارِ امان  
 جائز ہے جیسے حرب و سے درمندانہ نکاح تو جاننے کے بعد زنا کرنے دے یا قصاص میں  
 مارنا جائز ہے پھر اللہ تعالیٰ نے **وَكَايِفُنَّهِنَّ** فرمایا حدیث میں ہے کہ زنا کرنے دے یا رحم  
 سے بندے نہیں ہیں یعنی اس کے خاص بندے نہیں ہیں اسے زنا کرنے و نوشہ و کفر سے  
 تمہیں ہزار ہوتا ہے یعنی زانی میں مکر ایسا نہیں تو یہ ایک شخص نے جانے خدا مت ہو کر  
 مانجھے جسے زنا کرنا بہت پسند تھا وہ بھروسے آپ نے فرمایا **لَا تَسْتَمِرُّوا بِإِثْمِكُمْ**

راب تیر بیان کامل ہوا اور آپ نے فرمایا ہے دو جگہ زمین روتی ہے (جب ناحق کیا ہو  
 خون کا پھل قسط زمین پر گرتا ہے تو زمین کہتی ہے اے اللہ مجھے حکم دے کہ میں ناحق غون  
 کرنے والے کو نکل جاؤں حکم ہوتا ہے صبر رکھتی ہیں آگے کا وہ جب زمانے بعد ان غسل  
 کرتا ہے اور اول قسط زمین پر گرتا ہے تو زمین کہتی ہے اے اللہ مجھے حکم دے کہ میں زمین  
 والے کو نکل جاؤں حکم ہوتا ہے صبر رکھتی ہیں آگے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يَنْفَعُ الْبَرَّ  
 يَنْفَعُ اَنْفَاقًا فَرِيًّا مِتَّ میں اللہ کے بندوں کے دو گروہ ہوں گے ایک سے اللہ تعالیٰ نے  
 کافروں نے جہنم کی زندگی کی اچھی حالت میں مرے اچھی حالت میں آتے جنت تھارے ہی یہ  
 ہے۔ دوسرے گروہ سے رشاد ہوگا کہ نے بُری زندگی کی بُری حالت میں مرے بُری حالت  
 میں آتے مجھ سے تم نے شرم نہ کی تمہارے لیے دوزخ ہے پھر فرمایا يَصْدَقُ لَهُ الْعَذَابُ  
 يَوْمَهِ اٰفِيْمَةٍ۔ ایک عذاب اس وجہ سے کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا دوسرے وجہ سے اس  
 کے باعث سے دوسرا اس دوزخ میں آیا۔ ایک نافرمانی اس کے سبب سے دوسرے مسکن سے  
 گھر میں خیانت کی وجہ سے۔ پھر فرمایا وَيَخْذُ فِتْنَةً مِّنْهُ غُلُوْدٌ مِّنْهُ رِيْءٌ كَفَرٌ  
 سَوَاقُوتٌ ہمیشہ نہ رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ روز تہ دوزخ میں پکاریں گے سے دوزخ (وہ جو)  
 کہ یہ فلاں بن فلاں سے اس نے دین میں زیادہ کیا یہ ستمگر اب دوزخ لڑنی پر منت کریں گے۔  
 رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاحْتَقَقَتْ حَتَّى رَافَعَهُ شَيْءٌ مَّا يَنْفِقُ يَبِيْئَةً یہ حدیث مذکورہ گروہ سے  
 بعض محدثین کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ یہ شخص کو دے جسے باعوان بنے سے  
 شرم آوے اور بعض کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ صدقہ دینے والا تہپا کر دے چاہے سول  
 کرنے والے کو دے یا صاحب ضرورت سول سے شرم کرنے والے کو دے۔ صدقہ پوشیدہ دینا  
 فضل ہے ظاہر دینے سے حدیث میں ہے مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِاخْتِصَارٍ كَانَتْ لَكَ مَكْرَهٌ  
 مِنْ شَيْءٍ پوشیدہ دینے والے کا صدقہ اس کے لیے دوزخ سے من موہا اور اس سے بیت و شہر  
 میں مفضول کا توں ہے فَاَلَا تَعْلَمُوْنَ نَفْسٌ مَّا خَفِيَتْ مَلَكٌ مِّنْ قَدَرٍ اَعْيُنٌ جَزَاءُ عَمَلِهِمْ كَانُوا  
 يَعْمَلُوْنَ اِیْ بِمَا يَخْفَوْنَ الصَّدَقَةَ جب صدقہ پوشیدہ دے گا تو اس کا ہر جس پوشیدہ سے  
 گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تَبَرُّوا وَاصَدَقْتُمْ فَنَجِّكُمْ مِنْ ظُلُمٍ تَخْتَبُونَ وَتُؤْتُونَ عَقْدَ



پس اللہ تعالیٰ نے ان چاروں حالتوں کو بیان کر کے ان کو غم و اندوہ سے بے خوف کر دیا۔ اور  
 کہ دستور تھا کہ چاندی کپڑے میں باندھ کر فقیر کے گھر میں پیشک دیتے یا س کے سہ ہونے کو  
 دیتے یا گوشت میں ڈال دیتے یا نہ جس کے ہاتھ میں دیتے اور اس سے کام نہ کرتے تھے۔ بعد  
 مسجد میں بھی دینا درست ہے۔ فتاویٰ نوابی میں ہے کہ مسجد میں صدقہ دینا رو سے ایک بار  
 حضرت امیر المومنین علیؑ رحمہ اللہ وجہ مسجد میں نماز پڑھتے تھے وقت کے درمیان کیا آپ  
 رُوح میں تھے آپ ہاتھ مبارک کے دکھا دی۔ سائل نے انکو صلی علیہ وسلم وقت پر بیت اہل  
 یثرب کو ان کو کھا دیا۔ رُوح زوہد است رُوح میں صدقہ دیتے ہیں۔ لیکن رُوح کی شہادت  
 صفت میں باپ کی صفت میں ہو در سائل آخر صفت سے سول کرے تو یہ سائل سو صدقہ دینا  
 ہے درود حدیث جو مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلیہ علیہ وسلم مسجد میں شہادت دیتے تھے  
 سائل سول کرتے تھے آپ خود بھی دیتے تھے اور نبی سے بھی دواتے تھے اسی قبیل سے  
 صحیح ابو داؤد میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت  
 عالم علیؑ رحمہ اللہ مسجد میں تہجد کی عرف پشت پر نماز کی طرف منہ کیے غلامہ تارے سے ہر  
 صوف و بونی اپنے تشریف فرما تھے ایک سائل نے کہا میں اپنی رُوح کا کھانا چاہتا ہوں  
 نہ کھانے کا سامان نہیں ہے حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ کھڑے ہوئے در عرض کیا یہ رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم آپ کیا دیں گے آپ نے فرمایا چاروں دلوں کا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں  
 گوشت دلوں کا حضرت عبداللہ بن عوف نے کہا میں بھی دلوں کا حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ  
 نے فرمایا میں مہمانی کروں گا۔ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ حَتَّىٰ فُضِّضَتْ عَيْنُهُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ  
 ملکہ ہے یعنی ساتوں شخص جو قیامت کے دن غرض کے سایہ میں ہو گا وہ سے جو مخلوق میں نہ  
 کا ذکر کرے اور روئے۔ ذکر ہی بہترین عبادت ہے۔ برابر ہے کہ دلوں سے کرے یا نہ ہونے  
 مستہ کرے یا بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہر حال میں بہتر ہے۔ غم و اندوہ کا قول ہے کہ وہ  
 دین سے جس میں تہجد یا نہ ہو وہ نہ ہون کوئی ہے جس پر اس کا ذکر جاری نہ ہو حضرت  
 انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت مہرہ کائنات علیہ رحمۃ اللہ وضو سے میرے  
 ہمارا پہاڑ چڑھے وہاں دوکانہ نقل دیکر کے قبلہ کی جانب منہ کیے ہوئے آپ کا رُوح

کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے اور لکھ سے اتنے آنسو بہتے تھے کہ ریش مبارک سے  
 ہزار ہا آنسو سینہ درز نوک پہنچتے ہوئے زمین پر پڑتے تھے میں بھی رونے لگا یہ یہ وہ دیکھ  
 فرمایا سے جس میں تمہاری آنکھیں تر دیکھتا ہوں میں نے کہا آپ کو روتے دیکھ کر مجھے  
 بھی رونا یاد آیا آپ نے فرمایا صَوْبِي سَمَنْ تَحَدَّثَ بِسَمْنِهِ يَذْكُرُ الْقُرْآنَ وَصَلَتْ عَلَيْهِ النَّجْمُ  
 سے اس کے سید جس کی زبان اللہ کے ذکر میں توارق تھیں سے آنسو بہیں جان چاہیے کہ  
 رونے کی سبب موتے ہیں یا تو آدمی کو ذکر و حالت میں شوق و وجہ سے رونا آتا ہے۔  
 نہ پیش میں سب رونا شوق سے ہوتا ہے یا خوف سے۔ ایک بار حضرت بوہر صدیق کو حالت  
 میں روئے دیکھ کر لوگوں نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں اس خوف سے رونا ہوں کہ  
 تصور نہیں میرے ذکر اس کو رکھ دین قبول ہونے کے لائق ہے یا نہیں یا اپنی غفلت پر رونا  
 ہے۔ زبان سے تو ذکر کرتا ہے لیکن دل اللہ کے غافل ہے۔ حدیث میں ہے وَفِي سَمَنْ ذَكَرَ  
 الْقُرْآنَ وَفِي سَمَنْ ذَكَرَ الْقُرْآنَ رَمَسَ كَيْفَ دَلَّ بِهٖ جُوزَ بَانَ سَ ذَكَرَ كَرَمَ وَرَدِ  
 اس کے ذکر کے غافل ہو یا ذکر کے وقت میں غیرت میں رونا ہے کہ یہ پاک نام مجھ ایسے  
 ناپاک شخص کی زبان پر جاری ہے شمعوں حمد اللہ سے غور سے پوچھا آپ اللہ ذکر کیوں نہیں  
 بہت خوب نے جواب دیا اس غیرت سے کہ اللہ پاک کا نام مجھ ایسے ناپاک کی زبان پر جاری  
 ہو حالت میں بو عس نوری حمد اللہ فرماتے تھے اسے اللہ میں تیری یاد سے دم بھر خاں نہیں  
 رہتا اور تیری یاد سے یہ خوف کرتا ہوں کہ تو باقی ہے میں خاں ہوں تیرے نام کے زبان پر  
 جاری ہونے کا حق مجھ سے اور نہیں ہو سکتا اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 ذَكَرَ تَبَّ عَمَّ رَضِيْدُنِ لَمَّا ذَكَرَ يَمَانُ كَانَتْ بَ وَرَ سَ نَ فَرِيَا كَ لَمَّا ذَكَرَ  
 کے دونوں بوزندہ رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَذَكَرُوْنِ اِذْ كُنْتُمْ وَشَكْرًا فِيْ وَرَ كَانْتُمْ  
 ترمیم ذکر کر دین تمہارے ذکر کرو کہ ورنہ شکر رونا شکر ذکر یعنی ذکر و ذکر تو شکر  
 و شکر ہیں اور ہر حق نے فرمایا ہے اَنْ جَبِيْسُ مَنْ ذَكَرَ فِيْ ذِكْرِ اَمِيْرٍ اَوْ مِيْرٍ ذَكَرَ مَبْتِ  
 سے میں اس کا تم نہیں ہوں مترجمہ کتاب ہے یہ عبارت قرآن و نہیں سے شام حدیث  
 لَمْ يَكُنْ نَوْنُ اَنْتَ اَمِيْرٍ وَرَ مَبْتِ لَمْ يَكُنْ مَبْتِ لَمْ يَكُنْ مَبْتِ لَمْ يَكُنْ مَبْتِ



و جو میر بہت شکر کرے میں اس کا ہم نشین ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَنْفَعُ شَيْءٌ  
 بَعْدَ اِيْحْمَادِ شَيْءٍ ثُمَّ تَذْكُرُ شَيْءًا مِّنْ دُونِ ذٰلِكَ تُوْفِّرُ بِنَدْبِ ذٰلِكَ ثُمَّ يَذْكُرُ  
 بِهٖتۡ سَ وَ عَدَّ سَ اِيْنۡ اُوْپَرۡ جَیۡ سَ کَایۡنۡ گَڈۡ چَکَ ہَے سَڈۡ اَرۡ ہِیۡشَہۡ سَ کَایۡ دِیۡنۡ سَ اَرۡ  
 رَہۡتَہۡ ہِیۡ جِہۡمۡ نَدۡنۡ کَے بَرۡ ہِیۡ جِہۡمۡ جِوۡتَے وَرۡ سَیۡ کَے اَرۡ سَے نَ وِ نَدۡ وِ وَرۡ اَوۡشۡ کَے  
 سَ کَایۡ دِیۡنۡ سَے اُوْپَرۡ دِ کَوۡشۡ اَرۡ تَہۡ ہِیۡ۔ اَیۡکَ بَرۡ گَے سَے حَظۡتۡ بَرۡ ہِیۡنۡ وَرۡ  
 حَظۡتۡ سَ وِ خُوبۡ ہِیۡنۡ اَیۡہِہۡ کَہۡ مَہۡجَے جِہۡ جِہۡ کَیۡ سَکَہۡ جِہۡے پَے سَے فَاہۡ سَکَہۡ جِہۡ  
 ذِیۡرۡ مَوۡکَہۡ وَاَشۡوَاکَہۡ وَاَشۡوَاکَہۡ ذِیۡرۡ مَوۡکَہۡ نَفَعَتۡ لَہۡ وَاَیۡ کَہۡ مَوۡکَہۡ ہِیۡنۡ سَ  
 ذِیۡرۡ ہِیۡنۡ وَاَیۡ بَرۡ ہِیۡنۡ حُبۡ دِیۡنۡ ہِیۡنۡ ہِیۡنۡ مَدۡ ہِیۡنۡ وَرۡ ہِیۡنۡ مَدۡ ہِیۡنۡ مَدۡ ہِیۡنۡ





فرمایا ہوں! حاضرین زادہ زار روئے لئے حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور پیام دیا  
 کہ جو شخص کسی رات میں چار رکعت نماز میں طرح ادا کرے گا کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ  
 کے بعد نئی بار سورہ اخلاص اور دوسری میں ستر بار اور تیسری میں چوبیس بار اور چوتھی میں  
 بیس بار پڑھے اللہ اس کو غلاب قبر در غلطہ سے محفوظ رکھے گا اور رحمت کے دروازے  
 اس کی قبر میں کھول دے گا۔ حدیث میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے جنازے  
 کے ساتھ فرشتوں کی اتنی شرت تھی کہ آفتاب چھپ گیا تھا لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا فرشتوں کی شرت سے آفتاب چھپ گیا ہے دفن کے  
 بعد آپ کی قبر کے پاس بیٹھے اس وقت آپ پر ہزار درخت اور آسمان جاری تھے تھوڑی دیر  
 کے بعد آپ کی یہ حالت دور ہوئی اور کھڑے ہو کر فرمایا یٰسَیِّدِی اَحَدُ مَنِ عَذَابِ الْقَبْرِ  
 لَنْ یَّجِیَّ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ یَزَارُکَ کَوْنِیْ شَخْصَ غَلَابِ قَبْرِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَرِثَاتِ  
 بَنَاتِ یُؤُوْنَ نَیْ حَالِ پُوْجِیْ آپ نے فرمایا دفن کے بعد ان پر درخت کے متردد زمرے  
 آسمان سے اور قبر حمد اور موتی جب میں رنج و جدہ سے زرد ہو گیا تو اللہ نے زمین سے  
 ہم سے حبیب کا زرد چہرہ نہیں دیکھ سکے اور ان کو بخش دیا پھر قبر میں جنت کے دروازے  
 کھول دیئے گئے مہی بہ نے پوچھا ان پر کس وجہ سے غلاب مٹا آپ نے فرمایا یَسُوْ وَخَلِیْقَہُ  
 مِنْ خَلْقِہُ اپنی زوجہ کے ساتھ یہ خلیق بیکل وجہ سے پس معلوم ہوا کہ یہ خلق بہت بُری چیز ہے  
 نہ چاہی نہیں مناسی سے تشریف دے ہو کر کہ وہ خلق ہیں دوستی دشمنی سے موبہد  
 حضرت علی کریم اللہ وجہ سے منتور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کی طرف  
 سے گذرے تو ایک مرد دروازے اور قبر کے قریب پہنچ کر سجدہ کیا اور روئے لئے ایک  
 پہرہ سے رت گذر پھر آپ نے سجدہ سے سجدہ کیا اور خوش ہو کر قبر سے پٹ گئے پھر مسجد  
 شریف کی طرف واپس آئے ہیں نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں پر غلاب موتا تھا  
 نبی کے من نے فریاد کی کہ میرے مردانہ کتبے میں نے اللہ کے من پر غلاب مونا  
 کا سبب پوچھا شاد ہو یہ دنیا میں غش تھا پھر میں نے اللہ سے سبب کا ان اللہ کے سے  
 بخش دیا کہ جب اللہ سے دعا کی جائے کہ اللہ آپ کی کسب پر غلاب قبر کسان کر دے

فورا حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ کی موت میں جو کوئی شب جمعہ میں دو رکعت نماز اس طور پر دیکرے کہ سر رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ یا ہدیٰ اور تین مرتبہ اذکرہ استغفر اللہ پڑھے گا اللہ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

شعبی میں بھی یہ نماز اسی طرح لکھی ہے۔ ایک عذاب قبر میں لہروں کا ہونا جو آدمی کے نماز میں سے ہٹ جائے حضرت رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا ہے ان تقبر بئیت الیہ یدان قبریہوں کی کاٹیں ہوں اور فرمایا کہ قبر کا پیر اور جیل بونہیں پرانا کہ مارے تو پیر جیل رخاک ہو جائے۔ صحابہ نے پوچھا اس سے کون کچھ سنتا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی روزانہ ایک سو ساٹھ بار سورۃ خدص پڑھے گا اللہ اس کو بیڑوں اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ ایک عذاب قبر میں صورت سیاہ کر دینے کا ہونا یعنی مہرہ ہا ہا بیس یہ صورت لگدھڑکی اور مور کی سی ہو جائے گی حاکم میں ہے کہ ہم سے پہلے کبوح اور جود کرنے والے کی صورت قبر میں مثل سور کے کر دی جائے گی اور مشرقی دور میں جی مثل اس کے کر دی جائے گی ایک عذاب قبر کا یہ ہے کہ مرنے والے کا منہ قبہ کی طرف سے پھیر دیا جائے گا۔ ایک حدیث خدیجہ زائے حضرت فاطمہ کے ذریعہ سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد آپ مجھ کو اپنے علم میں چار درجہ میں کنس دیں گے آپ یہ سن کر رونے لگے اور ان کے پاس آکر فرمایا کہ اوردت جندی راعصیتک اگر تم میری کھال مانو تو جی میں دوں گا لیکن اس سے تم کیا فائدہ سمجھی ہو۔ انہوں نے کہا تاہ اس کی برکت سے عذاب قبر بھی پر نہ ہو آپ نے فرمایا میں نے دی ورنہ وصیت کرو انہوں نے کہا مجھے قبر میں رکھنے کے بعد آپ میرے حال کی تفتیش فرمیں یہاں نہ ہو کہ قبہ کی طرف سے میرا منہ پھیر دیا جائے آپ رونے لگے اور ان کے انتقال کے بعد آپ قبر میں اترے تو دیکھا وہ سیدھی تیلی میں آپ زرد ہو گئے اور دن کا منہ قبہ کی طرف پھیر دیا چہرہ بیدھی ہوئیں آپ متہ زار ہو گئے حکم ہو اے میرے حبیب میں نہیں چاہتا کہ تمہاری بی بی کا چہرہ اورد سے کود ہوں اور چوٹی رہنے دو تا کہ وہ رم سے سیدھی ہو یا میں آپ خوش ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثنائی و حدیث میں سے کہ نیک بندے کے عمل کو اللہ قبر میں اچھی صورت بنا کر اس کا موش کر دیتا ہے۔



د دنیا میں شراب پیتے واسے کو لند نو ہزار برس دوزخ میں قید کرے گا اور فریاد شراب  
 خور جب قبر سے سر نکالے گا تو اللہ فرشتوں کو اس کے پیرنے کا حکم دے گا پس متغیر  
 فرشتے اسے پیر کر اٹھا منہ کے بل دوزخ میں ڈال دیں گے اور فریاد شراب خور کو شراب  
 طور نہ ملے گا مگر جب نائب ہو کر مرے اور فریاد سچا مومن سے دسترخوان پر نہیں بیٹھا جس  
 پر شراب ہو ورنہ اسے اسلام فائدہ نہ دے گا اور فریاد مَا مِنْ عَبْدٍ شَرِبَ الْخَمْرَ لَا  
 سَقَى اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْخَمِيمِ مِثْلَ مَا يَشْرِبُ مِنَ الْخَمْرِ شراب پینے واسے  
 کو بقدر شراب پینے کے قیامت میں اللہ نرم پانی پدے گا جو شراب خور کو سدھم رتا ہے  
 یا اس سے مصافحہ کرتا ہے یا بغیر موتا ہے التذاس فی چالیس برس کی عبادت کھودیتا ہے اور  
 فریاد اَلَا مَنْ مَاتَ سَكْرَانًا عَيْنَ سَكْرَانٍ وَهُوَ سَكْرَانٌ وَدُخِلَ قَبْرُهُ وَهُوَ سَكْرَانٌ  
 وَعَيْنٌ مُتَكَوِّرٌ وَنَكِيرٌ وَهُوَ سَكْرَانٌ وَيَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَهُوَ سَكْرَانٌ فَيَتَوَقَّفُ بَيْنَ يَدَيِ  
 اللَّهِ وَهُوَ سَكْرَانٌ وَانْصُرَفَ مِنْ تَوَقُّفٍ اِلَى جَهَنَّمَ وَهُوَ سَكْرَانٌ وَمَقْعَدُهُ فِي وَسْطِ جَهَنَّمَ  
 فِي سَكْرَتٍ رِگاہ ہو جاوے کہ جو شخص نشے میں مرے گا وہ سب الموت کو نشہ میں دیکھے گا ورنہ  
 میں حالت نشہ میں داخل ہو کر ورنہ میری حالت نشہ میں ملاقاتی ہوگا اور قیامت کے دن نشہ  
 میں نشے کا اور اللہ کے سامنے نشہ کی حالت میں کھڑا ہوگا ورنہ حالت نشہ ہی میں میدان حشر سے جہنم  
 میں جا سکے گا اور وسط جہنم میں تھپتھپوں کے ساتھ اس کی جگہ توں اور فریاد مَنْ اَصْعَمَ شَرِبَ  
 الْخَمْرَ لَقَمَةً سَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ حَيَاتٍ وَقَدَرٍ وَ اَصْعَمَهُ مِنْ صَبِيحَةٍ يَفْقِي دِمَافَةً وَمَنْ  
 قَتَلَ حَاجَةً فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ قَرَضَهُ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَمَنْ  
 جَالَسَ حَشْرَةً لَمْ يَوْمِ الْقِيَمَةِ اَعْمَى لَا حَقَّ لَهُ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَا تَزْوِجُوهُ وَلَا تَزَوِّجُوهُ  
 وَلَا تَعُدُّوهُ وَلَا تَدْعُوْهُ بِحَقِّ يَتِيْمٍ اِنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمَنْعُوْنَ فِي تَوَارِيْهِ  
 وَالْاَنْجِيْلِ وَاسْزُبُوْهُ وَالْفَرْدَانِ رَجُوْهُ شَرِبَ خَوْرًا يَكْفِي قَمَّةَ خَدَّيْهِ لَمْ يَمْسَسْ بِرَبِّهِ وَ  
 بچھو مسد کرے گا اور جہنم کے پیپ سے اس کو کھدے گا جس کی وجہ سے وہ غر جویش کھائے اسے  
 گا اور جس نے شراب خوری کوئی حاجت پوری کی اس نے اس دم کے منہ پر کرنے میں مدد کی اور  
 جس نے اس کو قرض دیا اس نے مسلمانوں کے قتل پر عانت کی ورنہ جس کو تم نہیں مومن



قیامت میں مذہب اٹھائے گا اور شراب خوردہ کا نکاح نہ کرو اور حالت بیماری میں عبادت نہ کرو۔ مگر وہ قسم ہے کہ شراب نہیں پیتا مگر وہ شخص جو توریت انجیل زبور قرآن شریف میں موعود سے در فرمایا شرابی کی چالیس شبانہ روز کی نماز اللہ قبول نہیں کرتا، در فرمایا شراب قلیل ہو یا کثیر حرم سے در فرمایا شرابی کو اللہ سانپ و بچھو کا زہر پیتے گا جب زہر کا پہلا وہ منہ میں لگائے گا تو منہ کی کھال پیالہ میں گر پڑے گی در فرمایا شراب نہ پینے والا بتانے والا مدد دینے والا ...

بجائے وہ سب گناہ میں برہم ہیں اور ان کی نماز روزہ حج صدقہ زکوٰۃ قبول نہیں ہوتی مگر جب توبہ کریں اور فرمایا انکو رکابی حرم سے بھی رہنے پوچھا کیا جس کو پکارا دھا کرتے ہیں فرمایا وہ گناہ کبیرہ ہے حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے آپ سے پوچھا شہرہ پینا کیسا ہے آپ نے فرمایا اگر سخت نہ ہو مل کے چوڑے کے بعد فوراً پی بیٹا درست ہے۔ مام بصری کا قول ہے کہ مومن جب شراب کا پسند پیالہ پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے جب دوسرا پیتا ہے تو رونا کا تہین اس سے بیزر ہوتے ہیں اور تیسرے سے غمزہ میں در چوتھے سے حضرت مہر عالم پانچویں سے جبریل چھٹے سے میکائیل ساتویں سے اہل قبلہ آٹھویں سے روح نویں سے ملک آسمان دسویں سے ملک زمین کیا ہوئی سے حاکمان غرض ہر مہویں سے بہشت تیرہویں سے ایمان چودھویں سے تمام پیغمبر علیہم السلام پندرہویں سے نبی مکتب سولہویں سے غوث مرتضویں سے پیراں اٹھارہویں سے اہل نیسویں سے غوث اور بیسویں پیالہ سے خود خدا تعالیٰ بیزر ہوتا ہے۔ در فرمایا جب مومن پیالہ شراب کا ہفتہ میں پیتا ہے تو ایمان چودھویں سے پہلے کے پچیسے گا تو میں تجھ سے بیزر ہو جاؤں گا۔ فرمایا ایمان اور شراب ایک مقام پر جمع نہیں ہوتے اور فرمایا اَیْمَا مَرَاتٍ رَحِیْبَتْ بَرْدٍ شَرِبَ الْخَمْرَ مَاتَ قَامَتْ مِنْ قَبْرِہُ مَسْنُوْبٌ بَيْنَ عَیْنِیْہِ نَبْتُ رَسْمَةٍ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ ہو عورت اپنے شرابی خاندان سے رہتی ہو وہ قبر سے جب اٹھے گی تو اس کی آنکھوں کے بیچ میں کھ ہوگا تو رحمت ہی سے وہ اس سے فرمایا۔ مَنْ تَزَوَّجَ بِنْتَهُ شَرِبَ الْخَمْرَ نَكَحْنَا سَدَ یَقْمَارَہِ لَبْرَا حَسَنَ شَرَابٍ کے ساتھ چلی ہو یہی تو گویا اس نے زمانے کے یہ اس کو پیش کیا، فرمایا ثَلَاثٌ لَبِیْسٌ لِّقَوْمٍ مُّصِیْبٌ مِنْ اُجْنَتِہِ خَمْرٌ دَاخِلٌ لِّکُلِّ سَرَبَزْدَانٍ شخص کے لیے جنت میں حصہ نہیں ہے

(۱) شرابی ۳۱ نقد جمع کرے (۴۰ سو غور) و فرمایا مَنْ شَرِبَ فِي عُمْرِهِ قَدْفَ مِنْ  
نَعْمٍ وَجَبَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ النَّارَ ایک بار بھی شراب پی تو تو مہر پہ واجب ہے  
کہ اسے دوزخ میں دے۔ و فرمایا مَنْ مَاتَ سَكْرًا قَامَتْ عَنْهُ سِتِّينَ رَشَةً کی  
حالت میں مرتے و رشتہاں کی دوہن موکرتا ہے) و فرمایا مَا يَخْرُجُ عَنْهُ مِنْ نَبْرَةٍ لَمْ  
تَقِمْهُ مَنُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ تَبَوُّعٌ مَفْعَلٌ فِي لَدُنِّهِ اشرابی جب فوتِ قیامت میں سے  
کا تو اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوگا اسے کہ فرمایا خدا نا دوزخ میں بنا کے غلام  
یہ ہے۔ شراب اور برائے دلی چیز حرم ہے کُلُّ مُسْبِرٍ حَرَامٌ حدیث میں درو سے شراب  
چاہے گور سے بنی ہو یا چھوہرے سے یا پھول سے یا جو سے ہر طرح حرم ہے و در حدیث  
شراب دوا ہے جو عقل کو دھنپ سے مسک، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی، مؤلف، مالک و غیرہ میں  
اسکے متعلق حدیث بکثرت موجود ہیں حضرت روایت علی بن عبد اللہ رحمہ نے فرمایا ہے کُلُّ مُسْبِرٍ  
حَرَامٌ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِبَ تَسْبِيْرًا اَنْ يَنْقِبَهُ مِنْ حَيْثُ يَخْبِرُ قُلُوْبُ رُشُوْرِهِ  
مَا حَيْثُ يَخْبِرُ قُلُوْبُ اَهْلِ النَّارِ وَغَضَرَةُ اَهْلِ النَّارِ بَرْنَشَةُ دَلِي حَيْثُ حَرَمٌ ہے و غرض  
عہد ہے کہ نہ پینے والے کو جینے، بھال پوسے صحابہ نے پوچھا جینے نہ بھال کے تھے میں نے  
نے فرمایا دوزخیوں کے پیشاب اور پھون کو شرجہ میں ہے شراب سے تھے ہیں جو عقل و  
دھنپ سے اور معلق ہونے سے انور کا پانی مریا جاتا ہے جو اس قدر چھتا جاتا کہ نہایت  
ہو جائے اور سیدار ہو کر پھینکے گئے اور دوسرے شراب میں خدو عیہ معادن و شجرہ  
فتویٰ امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے یعنی اس کا تیل اور شیر سب حرم ہے و پینا بھی شراب  
کے ہے۔ حدیث میں ہے مَا سَكَّرَ قَلْبُهُ فَبَيِّنًا حَرَامٌ رشتہ ہائے دوزخ کا تیل بہت  
سب حرم ہے) اور بھی درو سے پیشابوں، ناس من، قتی و سببوں، بغیر سببوں -  
مریری امت کے بول نام بدل کر شراب پینے گئے) و یہی ہے کہ سببوں، بدو، و سببوں  
دائرہ شراب دوزخ میں بیماری سے، فتادی فوڑ میں تیل، بوہیت رحمہ اللہ و توں توں  
ہے شہ توں دوزخ پینے پر ہے، جو سب کے نزدیک حرام ہو، جو سببوں، شراب  
حرام ہو، جو سب کے علم کے نزدیک حرام و عقل دوزخ کے نزدیک حرام ہو، جو سب

ہمارے علماء کا خدشہ ہو پس دل وہ شراب ہے جس پر دن گزرے ہوں اور بھی ہونشہ  
نزل دے اور قسم دوم وہ شراب خاص ہے یا ہر نشہ ماننے والی شے سے۔ اور قسم سوم نگور کا  
شراب ہے جو اس قدر پینا جائے کہ وہ رہ جائے اور سخت ہو جائے اور قسم چہارم وہ شراب  
ہے جو دھوپ میں رکھ کر دو خستہ خشک کیا جائے اور ایک حصہ باقی رکھ جائے اور پینا نہ جائے  
مگر یہ نوکر اصل رہ جائے ورنستہ جاتا رہے اور قسم پنجم اہلی و شمشک کا شراب ہے جو تھوڑا  
چھوٹا ہے پس یہ جب سخت ہو جائے و جب تک فشی نہ ہو اہم ابو حنیفہ اور اہم ابو یوسف  
رحمہ اللہ کے نزدیک اس شراب سے جائز ہے کہ عادتاً ہمیشہ نہ پیئے و نہ ہو مقصود نہ و نہ محمد  
رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا قبیل یا بیشتر سب حرم سے۔ اور جو اور جو۔ و سبب و رشہ کا شراب  
جو تانت ہو پکا ہو یا نہ ہو اہم ابو حنیفہ و اہم ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جائز اور اہم  
محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ناجائز ہے و فتویٰ اہم محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے و تادی مسعودی  
میں ہے جو شراب شہد و رشہ یا تخموں سے بنائی جائے تو جب تک نشہ نہ دے جائز ہے۔  
اور اگر اس کا ایک پینہ نشہ پیدا کرے تو اہم ابو حنیفہ و اہم ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک حرام  
و نہ محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ہر نشہ دہی چھ قبیل و کثیر حرم ہے و اسی پر فتویٰ ہے و رشہ و تخم  
و نشہ کے یہ پینے تو بال اتفاق اگرچہ قبیل ہو حرم ہے اور جنگ کو دو کی غرض سے کھانا اہم  
ابو حنیفہ و اہم ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک درست اور اہم محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حرام  
ہے کہ نشہ عرفی نہ کہ حرم میں نشہ نہیں ہے، حدیث میں موجود ہے اور محیط میں اہم

ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ جنگ سے نشہ حاصل کرنا حرم ہے اور جنگ واسے و اتفاق  
پر سے کنی و اگر اس سے اس کو نشہ ہو تو اس پر حد لگائی جائے گی۔ حدیث میں ہے جو کوئی  
جنگ پیئے گویا اس نے پنی ہاں سے سترہ زنا کیا۔ غرض جنگ بھی حرام ہے اس سے بھی  
بر مسلمان و پینا جائیے۔ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس کو مباح سننے وال  
تجارت ہے و حضرت نہ و عام علی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بڑی عین تادی پکلی بنائی  
و بیشب آبسیہ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو جنگ کھاتا پیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
يَسْتَأْذِنُكَ مِنْ اَعْمَارِكَ وَيَسْتَأْذِنُكَ مِنْ اَعْمَارِكَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَاعْلَمْ اَنَّكَ

مِنْ تَفْعِهِمْ اِذَا جُؤِلَتْ نَمٌّ سَعِ شَرَابٍ وَرَجُوْتِے کا حال پوچھتے ہیں اُن سے کہہ دوں میں نہ  
گناہ ہے۔ اور لوگوں کے لیے فائدہ بھی ہے اگر گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ یَسْتَكُونُ لَكَ عَيْنٌ كَحَمِي  
وَالْبَيْسِ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اس لیے ان پر بیاباں شراب کو حرم نہیں کیا  
تاکہ عادی ہونے کی وجہ سے یکایک چھوڑ دینا شاق نہ ہو۔ میوئلہ صحابہ اس کے پینے کے عادی اور  
اس کے نفع سے آگاہ تھے حتیٰ کہ ایک دوسرے سے کہتا تھا اگر تم قوت و رزق کی صفائی  
اور مومنوں اور شجاعت اور سخاوت اور تیزی ذمہ چاہتے ہو تو شراب پیو۔ سب سے پہلے  
تحریم شراب پر آیت نازل ہوئی وَمِنْ شَرَابِ الْغَبِيْنِ وَالْغَدَبِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكْرًا  
وَرَزَقًا حَسَنًا تم کھجور اور انگور کے میووں سے نشہ اور خاصی روزی بناتے ہو یہاں پر اللہ نے  
نشہ کی صفت حسن نہ فرمائی بلکہ رزق کی صفت کو حسن کہا۔ جبیل نشہ بھی بننے سے پرہیز کرتے  
تھے اور کہتے تھے اگر میں میں بھڑائی ہوئی تو اللہ رزق حسن سے نشہ کو جہانہ نرا اور نشہ چھ  
جہوہارے کے پانی کو جب وہ عطا ہو جائے کہتے ہیں اور وہ بھی شراب ہو جاتی ہے۔ حدیث  
میں ہے اَخَذْتُ مِنْهَا نَبِيْنِ الشَّجَرَيْنِ وَالْاَشْرَاقِ مَكْرًا وَاسْتَفْخِرْتُ كُحْلًا وَرُغْمًا کے  
درختوں کی عادت اشارہ کر کے آپ نے فرمایا شراب ان درختوں سے بنتی ہے جو بھی بہ  
شراب پیتے تھے انہوں نے آپ سے شراب اور جوئے کا حال پوچھا تو یہ آیت نازل  
ہوئی قُلْ فِيْهَا اِنَّكُمْ كَبِيْرٌ وَمَنْ فَعَلَ بِتٰیْسٍ اُنْهٰی نے بھی اس سے پرہیز کیا۔ مغفول سے نہ  
کوئی بھی شراب پینے کے بعد نماز میں حاضر ہوئے اور سورہ کافرون میں غصہ کی اس وقت  
یہ آیت نازل ہوئی لَا تَقْرُبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سَكَرٰی رَجِبَ تم نشہ میں ہو تو نماز کے قریب  
نہ جاؤ۔ پس نماز کے وقت شراب حرم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے نشہ والوں کے سو یہود و نصاریٰ  
اور مجوس و جاحقہ و رجب کسی کو اپنے ذکر سے منع نہیں کیا پس یہ گویا اللہ کا غضب سے  
حضرت سعد بن معاذ نصاریٰ کو تنہا نے چند عہدہ کی دعوت کی اور وقت کے سر کے کہا اب  
بنائے اور شراب پی کر نشے میں سب نے اپنے اپنے نسب کی تعریف کے اشارہ پر صلہ شرا  
کیے ایک عہدہ نے سہی حالت میں اونٹ کی ہڈی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مار دی جس  
سے ان کی ناک ٹوٹ گئی جب یہ خبر مجلس نبوی میں پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان

[illegible]

یہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حرمِ شے سے شکرِ صلب نہ کر دو بیابج بشکرِ حدیثِ سابق  
 کا نثر سے یعنی دوسرا وہ شخص جس کا منہ تہذیب و حرمت سے پھیرا جائے کہ اس کو چاہیے اور  
 سے شکر میں غلام کا بیچنا جائز ہے بینِ نثقی نوک میں سے پرہیزِ رکت میں سے دھڑکے  
 ایک شخص نے حاضر خدمت نبویؐ کو کہ میں خرید و فروخت کرنے جا رہا ہوں آپ نے  
 فرمایا: کھڑی دمی کا سود نہ کرنا میں نے اس کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا: دمی کو ایک جہد سے  
 خرید کر دوسری جگہ نہ بیچنا الذبح موزون و الجلب معون اسود موزون و بیاب سے اور  
 حالب معون حالب ایک شہد سے دوسرا شہر میں غم سے جانے ہوتے ہیں اور عیش نے امر  
 معون وہ ہے جو اس سے بیٹے کو جہد کرے چنانچہ حدیث میں ہے جو شخص اس سے بیٹے کو دنیا  
 میں جہد کرے گا نقد قیامت میں اس سے اس کے بیٹوں و دوستوں کو جہد کرے گا حضرت  
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت عمرؓ سے دعا فرمائی  
 کہتے تھے ایک یار اس نے فخر میں بھی اور شکر کے چھوٹے بچے کو اپنے پاس رکھا تو گون سنے  
 یہ ہجر آپ کی خدمت میں بیان کیا جب وہ شخص حاضر خدمت ہو تو آپ نے اس سے عرض  
 کیا اس شخص کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا: جو شخص نوکری اور اس کے بچے میں جہد  
 دے میں اس سے ناخوش ہوں وہ شخص یہ اور نوکری کو ذاتی قیمت دے کر اسے یہ شخص  
 کے نزدیک بٹھ کرے براہِ مروت ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ زکوٰۃ چھوڑ دینا اور اس  
 میں بیعت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بشر بشرہ و رسول رسول مرد سے و بشر آپ کا زکوٰۃ  
 غلام تھا کسی شخص نے پیر کے سکون پہنچا دیا تھا پس اس کے بچہ کو دے دے کہ حق میں آپ  
 نے یہ فرمایا تھا و شکر جہد لکھو و بشرہ وہ شخص جس کا منہ تہذیب و حرمت سے پھیرا جائے  
 وہ بھونگو وہی دینے والے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور منہ فوراً ہر تہذیب و  
 قبر تک نوثی ہے و آپ نے فرمایا ہے مَنْ شَرِبَ يَسْخَرُ مِنْهُ فِي قَبْرِهٖ خَلِيلٌ -  
 جھوٹا کسی ایسے کو قبر میں بصورتِ خنجر مسخ کیا جائے گا یہ شخص نے قدرت پر  
 صدیق رفیع سے بین کیا کہ میں نے ایک شخص کو قبر میں بصورتِ خنجر بدلیا ہے آپ نے فرمایا  
 یہ عذاب جھوٹوں کو ہی دینے والے کے لیے خاص ہے دریافت کرنے سے معلوم ہو کر ان کو





فرمایا، اللہ کے خوف سے سود چھوڑ دیتے والے کو ہر درم کے بدلے ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور فرمایا ہے کہ ایک درہم سود چھوڑنے والے کے فائدہ اعمال تو اتنے کے وقت نوے کو، حد کے برابر نیک کام ترزو میں داخل دے گا اور فرمایا بر باد میں وقت نہ دے اور عقیقی میں نقصان سے اور فرمایا ایک درہم قرض حسد دینے والا اور سود نہ لینے والا قیامت میں مدراج الیہ اللہ سے نادم ہوگا۔ حضرت حبیب غنمی سے سود خواری کے چھترارک نوے لکھنے ان کو الیہ اللہ میں داخل کیا۔ مترجم کہتا ہے اگر ان کا قصد بکشتہ تو تواریق تہا ترجمہ نہ کرنا اور یہ دیکھو التعلیٰ شد علی من سوتہ کانتا لہو لیبہ خلعہ و مضطہ و انقل اللہ حکمہ نفیحتہ (سود چند در چند نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ نہ فلاح پاؤ) چونکہ سود خواری کا نفع نہ تھا کہ جمع کرتے تھے ورنہ چند در چند ہو جاتا تھا اس لیے یہ حکم بھی فرمایا۔ ورنہ مستحق سود کھانا، تنہا مویز نہ حرم سے و رعیت سابق میں اس کا بین نہ چکا سے۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من کان یزحمہ کا یدحکمہ جو دنیا میں رحم نہ کرے گا اس پر عقیقی میں رحم نہ کیا جائے گا۔ اور فرمایا ہے کہ دوزخ میں بندہ دوسے حکم ہوگا حکم ہوگا کہ تم تجھ پر رحم نہ کریں گے اس لیے کہ تو نے ہمارے بندوں پر رحم نہیں کیا اور فرمایا ہے سودینے والا اور کھنے والا اور اس کی دوسری دینے والا گناہ میں برابر ہیں اور فرمایا ہے من اکل الذی یؤکدہ الذر و تسخی جس نے سود کیا اس کے لیے دوزخ در اس کی تسخی سے۔ تسخی جہنم کے ایک جہنم کا نام ہے جس میں سخت عذاب ہے۔ و ستاجہ پانچویں جس کا نام تاج کی عورت سے پھیر دیا ہے گا وہ نوحہ کرنے والی عورت ہے عورتوں کے تمام گناہوں سے بڑا گناہ نوحہ کرنا ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لتؤخذ من عین جھشہ نوحہ کرنا جانوں کا کام ہے اور فرمایا ہے ما من امر اذ صدقہ مصیبتہ فی نہجہ اللہ فذات کلا فاحت فی تیرہ ابواب التیزات یخار یخیات و عذاب و عذاب و عذاب نہیں ہے کوئی عورت ایسی جس کو مصیبت پہنچے اس کے خونہ یز کے کو پس در نوحہ کرے کہ نہ سکی قبر میں دوزخ کے دروازے کھولے جائیں گے جس سے سانپ اور بکھر در کیر سے نکلیں گے اور فرمایا مصیبت کے وقت روئے دسے بر نوحہ دے گا نہ من نفوس کے نہ من

منا جاتا ہے اور ہمیشہ میں یہ اللہ کی نعمت موقی ہے اور فریب کسی کے مرتے کے بعد حجب میں  
 کے گھر سے روتے پھرتے ہیں تو غریب میں کہتے ہیں یہ لوگ کیوں نوحہ کرتے ہیں کہ فقیر یہی  
 سے ناراض ہیں تو کافر ہیں اور اگر مجھ سے ناراض ہیں تو میں اسی کے حکم سے یہ ہوں اور مجھے  
 اللہ کی قسم ہے کہ جب تک تم میں ایک بھی باقی رہے گا تا مگر نہ کروں گا اور فریب نوحہ دینا  
 و غیبتی کا عذاب ہے اور فریب جو کوئی مصیبت پر نوحہ کرتا ہے اس کے نامہ عثمان میں مقبروں میں مقبروں  
 میں کے گناہ اور جو عصبہ کرتا ہے اس کے نامہ عثمان میں مقبروں میں مقبروں میں مقبروں میں مقبروں  
 ہے تاہم ایک مرتبہ تو شیطان کے ساتھ دوزخ میں سب کا اور فریب نوحہ کرنے والی عورت  
 حیات کی پونہ سو گئے گی اور تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اس کی قبر میں نہ پڑیں گی  
 کہ موقی ہیں اور دوزخ میں سب سے زیادہ اس پر عذاب ہوگا اور اس کا منہ کشتے کا ہوگا اور اللہ  
 اس پر رحمت کی نظر نہ کرے گا۔ اور فریب جو کوئی مصیبت پر نوحہ کرے چوتھے پیر سے چارے  
 توقیمت میں اس کی پیشانی پر مٹا ہوگا تو اللہ کی رحمت سے دور ہے اور فرعون اور ہان اور  
 قارون کے ساتھ دوزخ میں جائے گا اور فریب جو کوئی مصیبت کے وقت نوحہ کرتا ہے یہ دکان  
 نورانی کتاب یا محو سے کی ذمہ داری لیتا ہے یہ سر منڈاتا ہے تو اس کی قبر میں دوزخ کے  
 ستر دروازے کھولے جائیں گے اور اللہ اس سے خوش نہیں ہوتا اور اس کی عبادت قبول نہیں  
 کرتا جب تک تو بہ نہ کرے اور فریب جو کوئی مصیبت کے وقت چلتا ہے یہاں تو پتا ہے تو  
 اس کے جسم کے رگڑتوں کے قدر دوزخ میں اس کے لیے عذاب ہے جتنے ہیں اور گویا اس  
 نے ایک مومن کو قتل کیا۔ اور فریب مصیبت کے وقت چلتا ہے اور منہ کا کرنے والے مومن ہے  
 اور فریب جو کوئی مصیبت میں شریک اور دوزخ کا کرتا ہے اللہ اس کی قبر توقیمت تک کے لیے  
 ننگ و تار یک کر دیتا ہے اور حساب میں سخت کرتا ہے اور پھر اس کو غرض موقی  
 جہنم میں ڈال دیتا ہے اور جب تک اس کا دروازہ سیاہ رہتا ہے ان کے نامہ عثمان میں مقبروں  
 میں ہوتی ہیں۔ چھوٹی بڑی کوہ احد کے برابر موقی ہے اور صبر پر خدا خوش ہوتا ہے اس کے  
 نامہ پشت سے ملکہ دعا کے رحمت کرتے ہیں دوزخ اس پر حرم اور مصیبت پر صبر کرنے  
 دے کے یہ جنت لازم موقی ہے اور اس کو حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر کا ثواب

تھا ہے۔ مدتِ حضرت یوب علیہ السلام و نشان میں بَعْدَ اَعْيَادِ اَنَّهُ وَ بَرَّحَ بَدْرَہ  
 سے جو ہماری نوبت جو بے گھر ہو جائے فتنے و رعب و وحشت کیف دور ہوں سخت موحی  
 شدتِ انوارِ تبارک و تبارک اَذْ ذٰلِی رَبِّہٖ فِی مَسْنٰی اَحْمَدُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِیْنَ  
 وَ اَسْتَجِیْبُہٗ نَسْتَجِیْبُہٗ مِنْ حَیْزِہٖ وَ اَلْحَمْدُ وَ اَلْحَمْدُ مَعْلُوْمٌ رَحْمَۃً مِنْ عَدَن  
 وَ ذِکْرُیْ یُعْجِزِیْنِ اَوْ حَسْبُ یُوْبَ نَے پشہ رب کو چارہ رب مجھ کو بڑھائے پہنچ  
 کیا تو سب جگر رنے ووں سے جیم ہے پس تم نے میں دنیا قبول کی اور مرض کو دور  
 کر دیا اور یہ تم نے میں کوں کے ترور سے اور ان کے بربر ساتھ ان کے یہ دنیا ہماری  
 رحمت سے تھا و عبارت کرتے ووں کے یہ نصیحت تھی، ان کا لفظ یہ ہے کہ مدتِ ان کو  
 شانوں کے مثل ثروت دی تھی اُن کے دل کا نام موسیٰ تھا بعض کے نزدیک ان کے باپ جی  
 پیغمبر تھے اور کہتے ہیں کہ حضرت یوب علیہ السلام کے پاس تیس ہزار گھوڑے و سپاہیں ہزار  
 و منٹ اور بچوں ہزار گائے ہل در ایسے کھڑے ہزار ہزار بکریاں اور تیس ہزار اونٹنی غلام تھے۔  
 ان کی چوبہ پہنیں اور بارہ لڑکے و چھوڑے ہیں تھیں شیطان کو حسد ہو جس نے کہا کہ مدتِ  
 یہ ایسے مصلحت نہ ہوتے تو تیری عبادت نہ کرتے اگر مجھے تو ان پر مستطرد سے تو وہ تیری  
 عبادت چھوڑ دیں گے اللہ نے میں کو ان پر مستطرد کر دیا۔ شیطان نے خاک موکر ان کو سب  
 کھیتی خاک کر دی۔ حضرت یوب علیہ السلام نے سن کر لڑکا شکر کیا و فرمایا اللہ کی منت  
 تھی اس نے سے فی میں میں پر رہی ہوں۔ پھر شیطان نے ان کی بکریاں جوڑ دیں انہوں  
 نے پھر شکر اور صبر فرمایا پھر شیطان نے ان کے تمام جانور جدا دیئے ہیں یہ موی روح صبر و  
 شکر اور بردباری کرتے رہے۔ پھر شیطان نے ان کے تمام اہل و عیال پر مکمل و چھوٹ کر  
 دی سب مر گئے انہوں نے میں پر بھی صبر و شکر کیا اور وہی سنگین کے ساتھ اللہ کی داد  
 میں مصروف رہے۔ شیطان نے کہا ان کو بیماری نہیں میں یہ یہ صابر ہیں اللہ نے شیطان کو  
 ان کے جیم پر مستطرد کر دیا۔ شیطان یہ آپ عبادت میں تھے ناک کے رستے سے بدن میں  
 سرین کر کے جیم ان کا جو دیا تمام بدن میں ہے پر گئے و دردن ہزار چار سو کیڑے  
 آبیوں میں پڑ گئے یہ میں وقت بھی صابر و بردبار رہا اور جو کیڑے پڑے ان کے خدا جیم



فی سق ورمردود الشہادۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے۔ وَأَزْكَوٰمَہِ التَّائِبِينَ رُفْعُ  
 اُردو رکوع کرنے والوں کے ساتھ، یعنی جماعت سے نماز دکر دے جس نے وہ کے ساتھ  
 رکوع پڑھ لیا اس نے وہ پوری رکعت پڑھی۔ اللہ مجھ کو اور تمام مسکینوں کو نیک سمجھے گی  
 توفیق دے درختہ بخیر کرے

آمین۔ یا رب العالمین

## المجلس العادى عشر

فی فضیلة الجمعة والغسل والصلاة وما يتعلق بها

جمعہ اور غسل اور نوافل کی فضیلت کے بیان میں

اور اس کے متعلقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ...  
الجمعة حبة مسكينة وهو غدير كهر تدب في الدنيا رعبا راض سماء في الله  
وعبد لا خير الجنة في الجنة حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جمعہ مسکینوں کا حج ہے اور اہل دنیا کے لیے دنیا میں اور اہل سماں کے  
لیے سماں میں اور اہل جنت کے لیے جنت میں عید ہے اس حدیث کے روئے ایسے ہیں بقدر  
تجلی میں کہ جب حضرت رسول خدا علیہ الخیرۃ والثناء نے ان کو یمن میں دی مقرر کیا تو اپنا جبہ ان کو  
پناب ورنہ تمامہ ان کے سر پر رکھا اور آپ نے انہیں وقت پر سوایا وہ آپ پیادہ پا دروازہ  
میں تک مع صحابہ کے نہیں پہنچائے تشریف لے گئے وہ ادب کی وجہ سے چلتے تھے کہ اگر  
آپ کے ہمراہ پیادہ چلیں آپ فرماتے تھے تم اونٹ می پر بیٹھے رہو چونکہ میں علیہ السلام سے تمہاری  
مخیمہ تھوڑی دور تھنی کے وقت آپ نے ان سے پوچھا میں نے تمہیں والی یمن کیا ہے تم وہاں  
یومئذ حکم کرو گے انہوں نے عرض کیا میں کتاب اللہ سے حکم کروں گا اگر اس میں نہ پاؤں گا تو  
سنت نبوی سے حکم کروں گا اگر میں میں جی نہ پاؤں گا تو اپنے جہاد سے حکم کروں گا آپ نے  
ان کو تعریف کی اور اللہ کا شکر دیا پھر ان کی پیشانی پر بوسہ دے کر نعمت کیا جمیع  
بہان چاہئے جمعہ تمام دنوں سے چھ دن ہے جس پر یہ حدیث شریفہ میں سید کریم

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْأَقْصَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاشْتَدَّ لَيْلِيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاشْتَدَّ لَيْلِيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاشْتَدَّ لَيْلِيَوْمَ الْجُمُعَةِ  
 اَلْأَيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور پنے فرمایا ہے الْجُمُعَةُ كُنْزُ عَشْرَاتِ اَجْمَعِ نَكِيلٍ کا خز نہ  
 ہے اور فرمایا ہے الْجُمُعَةُ مَعْدِنُ اخْبِرَاتِ جمعہ معدن خبروں کا کن ہے اور پنے فرمایا  
 ہے اگر لند کو میری امت پر غلبہ کرنا منظور تھا تو ان کو جمعہ نزدیک اور فرمایا ہے کہ تم نبیوں کو  
 اللہ سے ایک دن دیا تھا جس میں وہ زندگیاں کرتے تھے میری امت کو جمعہ یہ ہے جو سب  
 سے بہتر ہے اور فرمایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات و اسے کہہ تو نے مجھے بیشمار  
 دن دیا ہے اُمّت محمدی کے لیے کون دن ہے حکم موبہم نہیں جمعہ ہیں جس کی ایک نیت سے  
 نیت بند کی لاکھ نیکیوں کے برابر ہوں رحمت میں ہے ایک بار حضرت جبریل آئے ان کے ہاتھ  
 میں ایک شرف شیشہ تھا جس پر ایک سیدہ نقشہ تھا آپ کی خدمت میں پیش کیا پس پوچھا  
 کیا ہے عرض کیا یہ جو کا دن ہے اللہ نے آپ کی امت کو عطا کیا جو لوگوں میں دن ایک سیل سے  
 کا ہزار نیکی کا ثواب پائے گا آپ نے پوچھا یہ سیدہ کون ہے انہوں نے عرض کیا سرور  
 میں یہ ایک مبارک ساعت ہے اس ساعت میں اللہ دعا قبول کرے گا کلمہ سائے میں کسی کو یہ  
 مبارک دن نہیں ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو یہ دن تھا تو وہ کلمہ پرست اور  
 یہود نہ ہوتی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو یہ دن تھا تو وہ کلمہ پرست اور مسلمان نہ ہوتے  
 اللہ کے نزدیک یہ دن تمام دنوں سے بہتر ہے اور اس وقت میں کو یہ مہر کہتے ہیں اور حضرت  
 سرور مدنی لند علیہ السلام نے فرمایا ہے اِنَّ يَمِيَةَ الْجُمُعَةِ دَيَوْمَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَةُ عَشْرَةَ  
 سَاعَةً وَبَقِيَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ سِتُّ مِائَةٍ اَلْفِ عَتِيقٍ مِنْ نَارِ جَمْعَةِ رَتِ دِنٍ وَتَمَّ  
 گزریاں ہیں اور مرغز می میں سہ تپہ گھٹا ہنگار بندوں کو دوزخ سے زد کرتا ہے کہ ان میں  
 اور فرمایا ہے دَمًا مِنْ دَابَّةٍ فِي اَرْضِي الْاَوَّلَى مُسَبِّحَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حَيْثُ يَنْسَبُ  
 حَتَّى تَقْرِبَ الشَّمْسُ تَفْقَفُ مِنْ سَاعَةِ الْاَنْجَيْنِ وَالْاَحْمَرِ رَقِيَّةً سَاعَةً كَجَدِيدِ نَبْتِ  
 مُسَبِّحَاتِ يَمِيَةِ شَيْئًا اَكْبَرَ نَصْرًا لَكَ رَشِي زَمِيْنِ مَعْنٍ پُر پھرے دن جمعہ کے دن  
 جمعہ کے شام تک قیامت کے دن سے لے کر تیس دن تک رہتی ہے جس دن میں نبیوں کو  
 جمعہ میں ایک گھنٹہ ہے کہ اس وقت اللہ کا بندہ جو چاہے اللہ سے کہتا ہے پھر اسے







ورفہ یہ ہے جمعہ کو غیر جنب اگر خاص نماز جمعہ کے لیے غسل کرے گا اور نماز پڑھے گا تو اس  
 کے ہر دو تین کے عوض میں اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی دنیا میں اور قیامت میں لکھے  
 گا اور ستر ہزار کے عوض میں جو اس کے جسم سے گرے گا ایک درجہ بہشت میں پائے گا جو درود  
 یا قنوت و زبردت بنا ہوگا اور دو درجوں کے درمیان میں سو برس کا فاصلہ ہوگا اور ہر شہر  
 میں شہر و اقصائے ممالک میں اللہ کے سو کوئی نہیں جانتا اور ہر شہر اور ہر قصر ایک بے جوڑ  
 پورے بنا ہوگا اور ہر قصر میں کثرت سے مکان اور حجرے اور صوفیوں و خطر کیوں اور کھڑا اور  
 فرش و تخت و کپڑے ہوں گے جو خوردوں سے پڑھوں گے اور طرح طرح کی نعمتیں ہوں  
 گی و جب یہ نفس قیامت میں قبر سے اٹھے گا تو اس کے ہر پاؤں سے ایک نور پیدا ہوگا اور  
 ستر ہزار فرشتے اس کا استقبال کریں گے و بہشت میں سے جا کر اس کے شہر سے دکھائیں گے  
 ہیں کہ یہ غسل جمعہ کے عوض میں ہے و نماز جمعہ کا عوض اس سے زائد ہے پھر ستر ہزار  
 ہر مہینہ الہی موی و فرشتے آگے سے جائیں گے نماز جمعہ انسانی شکل میں اس سے ملے  
 گی اس کا چہرہ روشن و سر پر ایسا تاج ہوگا جس میں ستر ہزار گوشتے ہوں گے ہر گوشہ میں  
 ایک ہو یہ نور جس کی روشنی مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی وہ انسان اس سے کہے گا میں  
 بعد از نماز ہوں جسے تو نے اذیتا پھر وہ نماز اس نمازی کو دہرائے جائے گی و روز نہ  
 ایک درجہ اس کا بند ہوگا و سو برس کے عطر گائے سر میں تیل ڈالے اور اس وقت مسجد میں  
 داخل ہو۔ حدیث میں ہے جمعہ کی عظمت کرنے والے کا تدر تہ و بند کرتا ہے و جمعہ کو خوشبو  
 دینے والے کو ایک ہر روز در کرنے کا ثواب ملتا ہے (۴) صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جاوے  
 یومہ یہ انفس ہے حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن جامع مسجد میں نہ پھیرے متہ و داخل  
 ہوئے تو اچھا لہن تھا و موی و بدن اپنے آپ پر دھوئے و دھواں ہوئے و چھوئے  
 و جب میں رہا۔ حدیث میں ہے مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَرَ ثَوْبَهُ شَرَحَ رَأْسَهُ  
 بِمَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ  
 بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ  
 بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ بَيْتٍ وَفِي مَسْجِدٍ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ

حَقَّاقًا لِّمَا كُنْتَ يَسْمَعُونَ تَذَكَّرَ جس نے جمعہ یا جُمُعَاتِ کا غسل یا پھر نماز جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد میں داخل ہو تو گویا اس نے تہ کی رہ میں ایک دن یا دو دوسری ساعت میں داخل ہو تو گویا اس نے تہ کی رہ میں ایک گائے دی ورتو میری ساعت میں داخل ہو تو گویا اس نے تہ کی رہ میں ایک میٹھا دیا ورتو چوتھی ساعت میں داخل ہو تو گویا اس نے تہ کی رہ میں ایک مرغی دی ورتو پانچویں ساعت میں داخل ہو تو گویا اس نے تہ کی رہ میں ایک اندریا پھر جب رخصتہ شروع کرتا ہے تو مکہ خضہ سنت سنت میں درمیان ترک کر دیتے ہیں) پس معلوم ہو کہ جو پانچویں ساعت کے چار دنوں اس وقت نماز پڑھنے کا ثواب ہے۔ مگر جب تک ہے صاحب نفع اس میں نے مہر سے جو پانچویں ساعت میں داخل ہوگا اس کو سوائے بزرگی نماز کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ دیر ذکر ہو چکا ہے کہ پانچویں ساعت میں داخل ہونے والے کو ایک اندریا دیں دینا ہوتا ہے۔ ثواب ہے گا۔ پس صحیح ترجمہ یہی ہے کہ جو پانچویں ساعت میں داخل ہوگا نہ کہ پانچویں ساعت میں انتہی۔ حدیث میں ہے جو شخص دن سے پہلے مسجد میں داخل ہو اس کو پانچویں ساعت اور جو دن کے بعد آوے اس کو نبی کا اور جو مسنون کے قریب آوے اس کو شہید ورتو سب کے کھڑے ہونے پر آوے اس کو مومن کا ثواب ہے گا اور جو خضہ پڑھنے وقت آوے اس کو فقط نماز جمعہ کا ثواب ہے گا۔ دلوں کے سروں پر بھانڈا تو آنا آوے ورنہ قیامت میں اس کا پل بنے گا نہ لوگ اس پر سے گزریں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص دیکھ کر نماز کے بعد اس سے ماٹوئے جمعہ کیوں دیکھا اس نے کہا میں نے تو آپ کے ساتھ جمعہ دیکھا ہے آپ نے فرمایا تو وہوں کو پہناتا ہوا تھا اور یہ شخص دس جمعہ کا ثواب نہیں دے گا اور آپ نے فرمایا مَن اغْتَسَلَ يَوْمَ جُمُعَةٍ وَتَغَمَّدَهُ بِمَاءٍ مَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ مِنْ صَبْرَةٍ رَّحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَبَّ نَحْوَهُ فَسَمِعَ يَفْرَقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلًا فَصَلَّى غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَ يَوْمَئِذٍ إِلَى يَوْمِئِذٍ الْآخِرَةِ جو جمعہ کے دن تو مومن مل کر منیہ ورتو چھ بڑے پس کر توشوستانی و مسجد و جہاں دمیوں کو نہ پہناتا ورنہ اس نماز میں پھر پھر اس نماز کو جمعہ نماز تک تہ سے بخش دیتا ہے نماز کے کئے سے نماز کے درمیان نماز

و سے کو لازم ہے کہ کسی ستون یا دیوار کے مقابل نماز پڑھے۔ حدیث میں ہے خاک ہو کر اُڑ  
جہاں سے بہتر ہے اگر نماز کی آگے سے گزرنے کا گناہ معلوم ہو جائے تو پچیس دن  
یا چالیس مہینہ یا چالیس سال یا چالیس ساعت یا ہفت روزہ یا ہفت کھڑ رہنا پسند کرے اگر نماز کی  
آگے سے گزرنے کو پسند نہ کرے۔ متوجہ تھا ہے فصل کتاب میں ہے اگر نماز پڑھ  
دینا جس کا ترجمہ نہ تھا، نفع مسیہین نے یوں کیا ہے اگر کوئی زندہ اس بات کو جان سے نہ گئی  
نہ اس کے ترجمہ یا مثل میں مصعب و حنیف کے خلاف ہے انتہی۔ ۱۰ صف اول کو  
تو مثل کرنا افضل ہے کسی نے حضرت نبی کریم علیہ السلام سے پوچھا بہتر عمل کون ہے؟  
اس کی وجہ سے سنت میں داخل ہوا، اس کو جو آگے سے اپنے پہلی صف میں نماز پڑھنا  
یعنی رکعت اول میں بیٹھ کر جو خاص ریشمی پیرے پہنے ہوں تو ان کے قریب کھڑ  
نہا کر وہ ہے (۱۰) جب خیمہ شہداء گرنے کو مہرے حرف چپے میں وقت سے قضا  
و نہ کرے بلکہ مؤذن کی آواز کا بھی جواب نہ دے۔ برابر ہے کہ خیمہ کی آواز اس تک آتی  
ہو کہ نہ آتی ہو اگر میں درمیان میں کوئی باتیں کرتا ہوں تو اس کے اشارے سے منع کرے زبان سے  
منع نہ کرے بلکہ ہر شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس وقت بھی دو رکعت تجتہ مسجد پڑھ لینا  
چاہیے ۱۱ نماز کے بعد سات سات مرتبہ سورۃ فاتحہ و سورۃ کا قراؤں و سورۃ غلاموں و  
معتزبین پڑھ کر اس کا پڑھنے سے بڑھ کر جمعہ تک میں رہتا ہے ورنہ نیک و بد میں  
سے بچنے کے لیے درفش رزق کے یہ کلمہ کہنے سے پہلے کتر ترجمہ یہ دعا پڑھے۔  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا مُعِیْذُ الْغَلَمِ  
وَالْمَغْلَمِ يَا مُعِیْذُ الْغُلَامِ وَالْمَغْلَمِ يَا مُعِیْذُ الْغُلَامِ وَالْمَغْلَمِ  
۱۲ اس دعا کے بعد نماز پڑھ کر اگر نماز پڑھ کر جمعہ کے روز نماز جمعہ  
کے بعد مجلس علم و درس میں بیٹھے ۱۳ نماز میں یا دلہی میں کہے تاکہ ساعت قبولیت دے  
یا نماز کے بعد دو سو تیرت کرے۔ جمعہ کے دن ستر بار درود پڑھنے سے کسی برکت  
کے بارہ سو حالت کرتا ہے وہی درود ان کو سات جمعہ تک ہر جمعہ میں سات بار پڑھتا ہے۔  
حضرت سید و غام علیہ السلام کی شفاعت اس کے لیے بڑی ہوگی کہ حضرت

[illegible]





انہیں ثواب ملتا ہے تو دن کرتی ہوئی در نہ بدو ماکرتی ہوئی چلتی ہیں جن کا گھر نہیں مٹاؤں مسجد و مزار  
اگر طاب ثواب ہوئی ہیں دَعْبِدْرَ اَهْلِ الْعَبَّةِ فِي الْحَبَّةِ حَدِيثِ سَابِقِ کا کلمہ ہے جمعہ کے دن  
میں جنت کو نور اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن اس بہشت کو مٹا دیا  
ہے کہ سنگار اور ریشل کر کے نمازیوں کو دیکھیں وہ حکم بجاتے ہیں اور سونے و لوہے کو مٹا  
دے لیے جگاتے ہیں قیامت کے بعد مومن جمعہ کے دن دیدار الہی کی نعمت پائیں گے دُخْبِ  
يَوْمَئِذٍ حَبَّةٌ اَوْ رَيْبًا نَاصِرًا اس پر دلیل قطعی سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اِذَا بُدِيَ صَلَاتُكُمْ فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ وَذُرُوا صُلُوحَكُمْ ذِكْرُكُمْ  
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اسے وہ ہوگا کہ ایمان رکھے موجب اذن ہو نماز کی جمعہ کے  
دن پس اللہ کے ذکر کے لیے دوڑو اور کاروبار تجارت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہت  
تمہارا مناجات گاہ ہے اذن میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پہلی اذان ورجعت  
نزدیک دوسری اذن مردے فتویٰ اسی پر ہے کہ پہلی اذن مردے میں نے سن لی ہے  
انوار الہدیہ ترجمہ اردو شرح و فتاویٰ میں لکھی ہے جس کو دیکھنا خود دیکھیں انہی جمعہ کو جمعہ اس سے  
کہتے ہیں کہ لوگ جمع ہو کر نماز ادا کرتے ہیں یا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسی دن حضرت آدم علیہ  
السلام کے جہم میں روح ڈالی گئی یہ اس لیے کہ اسی دن حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ ان  
کا نکاح ہوا ہے . . . . . یا اس وجہ سے کہ اسی دن یہ دونوں عرفات پر جمع ہوئے تھے  
یا اس وجہ سے کہ اسی دن عرش در کرسی آسمان و زمین آفتاب و مہتاب کو اللہ نے پیچھا کیا  
یا اس وجہ سے کہ اسی دن قیامت ہوگی اور سب لوگ وہاں جمع ہوں گے واللہ اعلم  
سابق میں جمعہ کو عرب کہتے تھے ایک دن حضرت ادب بن موسی رضی اللہ عنہ نے حاضر خیمت  
نبوی ہو کر عرض کیا کہ تمہارے عید کا دن اور تمہارے عید کا دن ہے عید کا دن ہے آپ نے  
فرمایا کہ اللہ آپ کی رحمت کے لیے عرب کو عید کا دن کر دے آپ نے حضرت سعد بن  
زید کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو جمع کر دو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے سب کے ساتھ در اُعت  
نماز کی اور عرب کا نام جمعہ رکھا اسلام کا اول جمعہ یہی ہے اور ہجرت کے بعد اس جمعہ  
وہ روز تھا کہ آپ نے قبۃ علی بن عمرو بن عوف میں نزول فرمایا اور تمہارے پیچھے ایک قیس م



ہیں تجارتی مال یا کھیل تو اس طرف دوڑتے ہیں اور تجھ کو ایسا چھوڑ دیتے ہیں ان سے کہہ دے  
 جو ثواب سماعت خطیبہ اور جماعت کا اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارتی مال سے چھپا ہے  
 اور اللہ تجارہ رزق دیتے والے ہیں (اس کا نشان نزول یہ ہے کہ نبی کے زمانے میں آپ نے  
 جمعہ کے دن خطیبہ پڑھا اور لوگ جمعے تھے مھر کے سود گر غمہ لے کر پھر دوں دھڑھلے آئے آپ  
 کو بلایا ہوا اس وقت یہ بیت نازل ہوئی اور سب لوگ اپنے کیے پر ہادم ہوئے حضرت  
 مرد عارف علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر میری تمام امت گناہ پیرو کر کے مارجا تے وہ  
 ذیل کی نماز پڑھنے والے ان کی مغفرت کے لیے دعا کرے تو اللہ سب کو بخش دے گا وہ نماز یہ  
 ہے دو رکعت نماز اس طرح پہلے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ستر مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور  
 سو مرتبہ پڑھے کے بعد سَنَعَفِرُ لَكَ ذُنُوبَكَ اِنَّكَ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ستر مرتبہ پڑھے جمعہ کے  
 دن چار رکعت نماز حفظ الہامان اس طرح پہلے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے بارہ مرتبہ سورہ غاشیہ  
 پڑھے و سو مرتبہ کے بعد کَاخُوْرٌ وَاَنْتَ تَوَكَّلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ نَعْبُكَ اَعْظَمُ سوا بارہ پڑھے سلب بدین  
 سے محفوظ رہے گا قضا نمازوں کے کفار کے لیے چار رکعت اس طرح پہلے کہ ہر رکعت میں فاتحہ  
 کے بعد یہ اُکْرَسٰی بِکَ مَرْتَبَہِ وِ سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ پندرہ مرتبہ پڑھے و سو مرتبہ کے بعد کَلِمَہِ تَجْمِیدِ وِ  
 دُرود اور اِسْتِغْفَارِ سو سو مرتبہ پڑھے یہ نماز دس برس کی نمازوں کے غارے کا ثواب رکھتی  
 ہے۔ شیخ ابن الدین یوسف رحمہ اللہ اس کی یوں نیت کیا کرتے تھے نَوَيْتُ اَنْ صَلَّیْتُ تَبَہِ  
 اَرْبَعِ رُكْعَاتٍ صَوْتِ النَّفْسِ اَتَمِّیْراً اَوْ تَقْصِیْراً فَاَنْتَ صَوْتِیْ فِیْ جَمِیعِ عَمَلِیْ مَرْجُوْہِ  
 اِلٰی جَهَنَّمَ اَلْکَعْبَہِ شَرِیْفَۃِ اللّٰہِ کَبِیْرُ وِ مَسْجِدِیْ وِ خَلْ سُبُوْحِ سُنَّتِیْ سَیِّدِیْ وِ رُکْعَتِیْ  
 اس طرح پہلے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ فاتحہ یکجا اس بارہ پڑھے حدیث میں ہے کہ اس  
 کا پڑھنے والے حبیب تک حُضْرَتِ میں اپنا گھر نہ دیکھے گا نہ مرے گا اللہ حق کو ہر مسلمانوں کو  
 نماز جماعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۲  
المجلس الثاني عشر

فی الحرفة والفقر

پیشہ اور فقر کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَاحِدَةٌ خِرْفَةٌ وَخِرْفَتِي ثَلَاثَانِ تَفْقُرُوا بِجَهْدِ ذَنبَيْنِ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ  
 حَسْبِي وَمَنْ يَخْضُلُهُمَا فَقَدْ بَغَضَنِي. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
 حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والتنا سے فرمایا ہے کہ ایک کے یہ ایک پیشہ ہے اور میرے  
 لیے دو پیشے ہیں ایک فقر ۲ جہاد جس نے ان دونوں کو دوست رکھ لے دوست رکھ کر جس نے  
 انہیں و مجھ سے (دشمنی و) اس حدیث کے روئے آپ کے خادم ہیں ان کی شان میں آپ نے  
 فرمایا کہ انس خادمی من احبہ فقد دخل الجنة انس میرے خادم ہیں جو ان کو  
 دوست رکھے گا جنت میں داخل ہوگا۔ حدیث سابق میں آپ نے یہ بھی فرمایا  
 کہ جو چاہے کہ پیشہ نبیوں سنت اور نبی سیرت ہے حضرت ابو عبیدہ نعمانہ و اسد  
 بن ہشام کہتے تھے حضرت ثبیت علیہ السلام پڑھتے تھے حضرت ابیہ علیہ السلام پڑھا  
 لیتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام زراعت لیتے تھے حضرت سہیل علیہ السلام زہد لیتے  
 تھے حضرت نوح اور حضرت زکریا علیہ السلام روڈ لیتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام  
 درویش لیتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سپند چرتے تھے اور ہمارے حضرت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل کے ربوہ کی معیت میں بکریاں چرائی ہیں حضرت سہیل

عبدیہ سلم کے پیشہ ختم کرنے کا سبب یہ ہو کہ ان کی عادت تھی کہ شب کو نفع ہوتا رہتا  
جاتے اور لوگوں سے پوچھتے کہ سلیمان کا کیا حال ہے لوگ تعریف کرتے غرض اس سے  
یہ تھی کہ اگر کوئی بڑی عادت معلوم ہو اسے ترک کر دیں۔ ایک دن نقیۃ نہ صورت میں ان کو  
حضرت جبریل عبدیہ سلم سے جب انور نے ان سے سلیمان کا حال پوچھا تو انہوں نے جواب  
دیا ان میں سب باتیں تھیں ہیں لیکن یہ بڑی بات ہے کہ پیشہ کر کے نہیں کھاتے ہیں۔ یہ بتا کر  
آپ نے نہ نہیں بنا سیکھہ و رسی کو پیشہ ختم کر دیا۔ اور حضرت سرور عام صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس شعور میں زراعت کی سوداگری بھی کی ہے تو یہاں تک سی ہیں۔ چھٹے پڑنے پر ان  
میں بیوند لگایا ہے ایک دن مکہ شہ حاضر خدمت ہوئے ان کے ہاتھ میں کپڑا تھا۔  
آپ نے پوچھا یہ کپڑا کیسا ہے انہوں نے عرض کیا ٹوپی مونس کے لیے بنایا تھا مگر مونس  
خیر نہیں ہے آپ نے پڑنے سے لے کر پانی سی دی وہ ٹوپی تبرکات انہوں نے سر پہ رکھی  
اور برکت کے لیے اپنے گلے میں رکھوا لی۔ صحابہ بھی کثر پیشہ ور تھے۔ حضرت بنی بردہ  
لہ عبدیہ سلم نے فرمایا ہے عَنِیْثُہٗ بِحَرْفَۃٍ ذَاتِ لُحٰی بَنٰی حَرْفَۃٍ اَتَمَّ بِمِشْیِہٖ خَیْثُہٗ  
کیونکہ ہر بنی پیشہ ور تھا) اور فرمایا ہے حَرْفَۃٌ سُنَّتُہٗ لَایْبِیْہٗ فَمَنْ تَرَکَ حَرْفَۃً فَلْہٗ  
تَرَکَ سُنَّتَہٗ اِمْبِیَاۡرُکِ سُنَّتِہٗ جِسْہٗ نے پیشہ ترک کیا اس نے سنت کو ترک کیا  
اور فرمایا ہے حَرْفَۃٌ عَمَلُہٗ لَایْبِیْہٗ اِمْبِیَاۡرُکِ مَلِیْہٗ کا عمل ہے) ایک درزی سے آپ  
نے فرمایا کہ تو خیانت نہ کرے تو تیرا پیشہ اچھا ہے ورنہ تائے کے ہرے ماری ہو کر  
پائے کا اور گر کام کے وقت تیرا بھی یاد کرے تو ہر تائے کے ہرے پائے کا  
ثواب کا کچھ بواستحقاق ہو وہ درپہرینے والے سے آپ نے فرمایا تیرا پیشہ اچھا ہے۔  
تو خیانت نہ کرے تجھے مرتبہ کے برے جنت میں ایک درجہ ہے کہ اگر کام کرتے وقت سزا  
بھی یاد کرے گا تو حضرت نبیؐ کے ثواب کا مستحق تیرا وہ درپہرے بزرگ سے ثواب  
تو حدیث نہ ہو سے اور پڑنے کو نیا مہ کرنا جب تو کچھ حضرت صاع عبدیہ سلم کا ثواب  
ہے کہ وہ آپ نے زمین کھودنے والے سے فرمایا اگر تو سدا کا حق اور تیرا رشتہ تو کچھ  
مزید ہے کہ ہر سے ایک بردہ زاد کرنے کا ثواب ہے کہ وہ آپ نے سوداگر سے فرمایا:

مَرْزُوقٌ دے ورنہ زکوٰۃ نہ کرے تو تیرا کام چھپے تو جس دن سفر میں ہوگا حج  
ورنہ کا تو بپاسے کہ وَجِزْتُ قَتْلَ ثَلَاثِ الْفُقَرَاءِ بِحِجَّةٍ دُیْہِ عِدَّتِ سَابِقِ کَاثِرَاتِہِ  
چونکہ آپ مرتبے میں سب انبیاء سے زیادہ ہیں اسی لیے ہمیشہ میں بھی ان سے فزوں میں  
فقر و جہاد پر مقدم کیا ہے وجہ اس وی یہ ہے کہ فقر نفس کے ساتھ جہادِ رستہ و جہاد  
افزون سے لڑنے کو کہتے ہیں اور جہاد نفس جہادِ کفار سے مقدم ہے فقر دنیا میں مشکل و  
سختی میں شاد کرنے والا ہے۔ فقر وہی ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور اس کو حاجت  
ہی نہ ہو۔ لہذا حق فرماتا ہے وَاللّٰهُ غَنٰی وَانْتُمْ اَفْقَرُ اِنَّ رَاۤیَہِی غَنٰی ہے اور تم  
سب فقیر ہو اور دوسرے مقام پر شاد ہوتا ہے وَرَبِّیْ لَعَنَیْ ذٰوَاۡ حِمَیْنٍ اِنْ بَیْسًا  
یَدُہُمَا یَسْتَنْخِفُ مِنْ بَعْدِ مَا کُنْتَ اَغْنٰی وَہے کہ اگر چاہے تو سب کو برباد کر کے  
دوسری پیدا کر دے، جتنا چاہیے کہ ہاں دنیا پر قدرت رکھنے والا ہے ترک کرے  
تو اس کو نہ بہشت میں اور جس کے پاس سرے سے مال ہی نہ ہو اسے فقیر کہتے ہیں۔ فقیر  
دن میں نہیں ہیں اور جو صاحب مال نہ ہو مگر اس کا صاحب نہ ہو اسے فقیر کہتے ہیں۔  
یہ تو صاحب نہ ہو ورنہ کسی کا دیا ہو نہ لے اسے نہ بہشت میں اور جو صاحب نہ ہو لیکن  
ربوئی دے تو ایسے سے فقیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فقر کو تعریف میں مِسْقَرٌ  
مہ جہنم فرماتا ہے فقر دنیا میں مشقت و سختی میں مسرت ہے حضرت سرور عالم  
علیہ السلام فرماتے فرمایا ہے تَبَرُّؤُ مَعْرِفَةِ الْفَقْرِ وَ تَحَدُّوْ عِنْدَہُمْ اَلَا یَدْرِی  
فِتْنَتُہُمْ ذٰلَکَ فقر ہے دوستی زیادہ مرد و زن کے پاس پہنچو یونہی وہ صاحبِ دولت  
ہو سکتے ہیں آپ نے فرمایا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَمَةِ قَرِیْبُہُمْ اَنْظَرُوْا مَنْ عَمَلْتُمْ سِرًّا  
اَسْتَقْبَلُہُمْ شَرِبَہٌ وَّ سَاوَمُوْا تَوْبًا وَ تَحَدُّوْا اَیْدَکُمْ اَنْ یُّضَوِّبَ رِیْ اَحْبَتَہُمْ قِیَمَتِہِ  
دن فقر کے سما جائے گا جس نے تم کو دنیا میں کھانا پھر پانی دیا ہے اس کو توبہ کی  
حیثیت میں سے جاؤ پھر آپ نے فرمایا اَلْخَبْرُ لِمَنْ مَّنَّوْا اَحْبَتَہُمْ ذٰوَاۡ اَبٰی  
مَسْکُوْرٌ لِّہُمْ اَفْقَرُ اَلَّذِیْنَ رَاٰوْا حَبْرًا مِّنْعَمَتِہِ اَلَا یَسْتَحْسِبُوْنَ  
مَسْکُوْرٌ یُّہُوْنَ حَرْدُہُمْ وَ حَاجَہُ حَرْدِہُ یَتَحَجَّجُوْا وَ نَوَاسِمٌ عَنِ سِرِّ دَارِہُمْ





مجھے کہم خلق پر اور فرمایا ہے اے عائشہؓ کہ تم قیامت میں میری تم نشینی چاہتی ہو تو  
 تم کو دنیا میں روٹی کا ٹکڑا بقدر سدقہ کے کافی ہے مثل سور کے توش کے ۔ اور  
 غنیمت کی حکمت میں نہ بیچو اور جب تک پیڑے میں پیوند نہ لگا ہو نہ بدلو اور فرمایا ہے  
 مَا دَلَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَيَاةِ مِنْ إِذْ أَخَذَ سَمِيعٌ عَشَاءً وَإِذَا اسْتَقْرَضَ لَمْ  
 يَجِدْ قَرْضًا وَيَسَّرَ لَهُ فَضْرٌ كَسُوهُ زَمَانُؤُا يَوْمَ يَبْرُكُ وَلَمْ يَبْقُدْ رُغَى الْاَلْ يَسِيْبُ مَا  
 يَخِيْبُ يَهْسِي مَعَهُ ذِكْرٌ وَيُصْبِحُ اصْنَعُ عَنْ رَبِّهِ ذُقُوْهُمْ مَّذِيْنٌ نَعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ  
 مِنَ النَّبِيِّينَ وَصَصَّ لِقَبْلِهِمْ وَاسْتَفْهَمُوا وَصَدَّقُوا حَسَنٌ وَصَلَّ رَفِيقٌ لِقَرْمُوْنِهِمْ  
 جنت میں ہوں گے جن کی صفت یہ ہے کہ اگر صبح کو درخت کو قاتلہ افشائے نہ ہو گے ستر  
 پوشی کے زبرد پڑ نہ ہو، سب کاوش پر تو رہ نہ ہو اسی حالت میں صبح سے شام در شام  
 کے پھرتے ہیں اور اللہ سے رخصتی میں شکایت نہیں کرتے ہیں ایسے لوگ ان کے ہم نشین  
 میں جہاد لہر لہر سے نکلے گا یہ جو نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، صالحوں سے ہیں اور یہ  
 وہ چمچے رہتے ہیں اور فرمایا ہے مَنْ هَكَذَا فَقِيْرٌ مَنْ قَبِلَ فَقَرًا وَالْمَرْءُ غَنِيٌّ مَنْ  
 قَبِلَ غِنًى بِهٖ فَهُوَ مَقْنُوْنٌ كَالْبُعِيْبَةِ مَنْ شَفَعَتْ حَسَنٌ سَمِعَتْ فِقْرًا سَبَبٌ بَأْت  
 و اور مردہ کی مال کی وجہ سے بزرگی کی وہ ملعون ہے جس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی  
 اور فرمایا ہے ثَلَاثَةٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ رَّجُلٌ غَسَّ ثَوْبَةً فَلَمْ يَجِدْ خَفًّا  
 رَّجُلٌ سَمِعَ يَنْصَبُ عَلَى عُسْتَوْقٍ قَدَرًا وَرَّجُلٌ دَعَا بِعَدُوِّهِ وَخَفِئَتْ اُتَى مَا تَوَيَّدُ تَمِيْنُ  
 انھی جنت میں ہے حساب دخل و خر کے اور جس نے پیر مھوڑ پہن اور دوسرے پیر  
 کے پاس میں ہے جس کا چونہ بھی گرم نہ ہوتا ہو نہ پکارے گا نہ جو پانی مانگے اور  
 روٹی میں جو خوب نہ دے کہ یہ چاہتا ہے خود حضور کے پاس بھی صرف پیر ہی نہ ہوتا نہ  
 نہ روٹی اور بھی صرف زر و نوٹی پیر ہی نہ ہوتا یہ ایک بار آپ کے پاس صرف پیر ہی نہ تھا مال  
 کا ہوا یا آپ نے سے دیدہ اور حجر کے میں برہنہ بیٹھ رہے جب نماز کا وقت آیا  
 وہ آپ کے منتظر رہے جب بغیر روٹی تو دریا منت سے حال معلوم ہو تو فوراً حضرت  
 پر بارھویڑ سے پیر ہی نہ ہوتا نہ پیر سے کہہ کر یا آپ سے کہہ کر نہ ہوتا نہ



بدنام۔ پھر یہی وحالت میں نہ وفات دینا اور مساکین کے گروہ کے مافقہ میر مشتر کرنا اور فرمایا ہے  
 مَنْ انْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى اتِّقَاءِ حَقِّهِ عَنِ امْرِئٍ رَجُلٍ لَمْ يَصِدْ لَهُ يَوْمَ وَكَانَ عَمَلُهُ ذَرْبًا لِّلْغِيَا  
 ورنہ اللہ اس کے جسم پر آتش ووزخ کو حرام کرتا ہے اور فرمایا ہے درویشوں کی دوستی حنت  
 کی جی ہے اور فرمایا ہے مَا مِنْ مُّسْلِمٍ نَّفَقَ بِدِرْهَمٍ سَوْدٍ مِّنْ رَّسُوْقٍ فَرَأَى ثَمِيْنًا  
 يَشْتَرِي بِهَا شَيْئًا يَشْتَرِي بِهِ نَصْرًا وَاحْتِسَابًا اِلَّا كَانَتْ رَاحَةً خَيْرًا مِّنْ مِّمْنَةٍ  
 انفق دیرھم بے نیسبتی فی سبیل اللہ جب مسلمان فقیر یا زروں میں سے کسی بدنام میں مذرت  
 سے اور کسی چیز کے خریدنے کو اس کا دل چاہتا ہے مگر وہ نہ ہونے کی وجہ سے منہ  
 پر میز کرتا ہے تو ہر درجہ صدقہ کرنے سے نہ تو اب پاتا ہے اور فرمایا ہے مَا مِنْ  
 مُّسْلِمٍ اِيَّاكَ كَانَتْ رَاحَةً يَوْمَ اَجْرْتَهُ فَيَدْرِكُكَ اَمَّا يَوْمَ تَقِيْمُهُ مِّنْ اَعْدَابِ  
 شَرِّ بِيَدِ رَجُلٍ يَسْتَفِيْهُ يَوْمَ اِيَّاكَ نَقَرٌ يَوْمَ نَقَرُ يَوْمَ نَقَرُ يَوْمَ نَقَرُ يَوْمَ نَقَرُ  
 واثوب پاتا ہے اور قیامت میں سنت مذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 وَرَدَّ جَاؤُكَ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاَيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اِنَّكُمْ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ  
 آپ کے پاس نہ لوگ آویں جو ہماری تیوں پر بیان رکھے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ تم پر  
 سلامتی ہے۔ اس کی شان نزول یہ ہے کہ امویا ہر سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے  
 تھے اور خدمت میں ایک جگہ ٹوٹتی تھی۔ امر بنے اس کو نا پسند رکھے عرض کیا کہ ہم  
 نہ منسوب ہیں آپ ہماری حضری کے لیے کوئی خاص دن مقرر کریں اس دن سو ہم کو آپ  
 کے کوئی نہ رکھے آپ چونکہ بیان رکھے کے لیے حرمین نقیہ نہایت میں امر میں مشورہ  
 یہ خدمت تہ نقیہ عنہ و رکھے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن یہ یوں  
 اور اس کے دن وہ جب سب لوگ آپ کے تو یہ بیت ترقی دیکھا نظر دے اسذین  
 یہاں سے کہ ہفتہ بعد ازاں وہ نکلتی آپ ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ رکھیں جو دن  
 رات تہ سے مناجات کرتے ہیں اس کے نازل ہونے سے وہ بات جاتی رہی ورنہ  
 نہ رہتی تہ منہ کو پتہ رکھے دس پر خواست ہوئی پھر امر بنے یہ مہجہ اگر ہمارے  
 سے نہ کہے یہ دن نہ اس میں نہ ہو تا تو ایک دن آپ ہمارے یہاں شریف یا کریں

اور ایک دن اپنے در دولت میں لوگوں سے میں تاکہ میرا غریب برابر نہیں محبت حاصل کریں آپ نے قبول فرمایا دوسرے دن اُن کے یہاں چلے گئے وہاں فقر کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو شکستہ دل ہوئے۔ حضرت جبریل آئے اور حکم دیا کہ یہ شخص اپنے رب کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ جبریل کو اپنے نفس پر فقر کی محبت و مروت پر جو اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، جب اُن کے قریش کو یہ خبر معلوم ہوئی تو یہاں پہنچا۔ اگر اللہ کا حکم ہے تو ہم خود حاضر ہوتے ہیں اور ان غریب کے پاس ہمیں گئے مگر تمہاری بات ہے کہ کام کرتے وقت آپ ہماری جانب خضاب فرمایا کرتے ہیں آپ خاموش رہے کہ یہ بات نازل ہوئی کہ تَعْدُ عَيْنَا رَأَيْتُ فُقْرًا لِي جَانِبًا سَے تَعْدُ عَيْنَا سَے دُفْعًا کے بعد سے آپ کی یہ حالت تھی کہ جب کسی درویش کو دیکھتے فرستے بَاقِي مِّنْ أَوْصِيَائِي رَبِّي سَے پاس آؤ اللہ نے تمہارے لیے تَعْدُ عَيْنَا کی ہے، اور دنیا و دین سے اعلیٰ کر کے فقر کو ہمیشہ ختم فرمایا۔ آیت سابقہ میں ابائنا سے وہ آیتیں مروی ہیں جو واحد نیست بدو پر دل میں۔ اور آپ کو سداً علیہم کہ حکم دیا تاکہ فقر و غلبہ سداً جواب میں ہیں۔ اور فقر کو ہمیں ثواب ہیں دس ادا سے فرشتے یعنی جواب سداً کے عوض میں اور دس تبرع سنت کے۔ پہلی عادت میں یہ امر داخل تھا کہ پہلے خود سداً کرتے تھے۔ پھر تعلق سے فرمایا کُتِبَ عَلَيْكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الْإِحْسَانُ اُن سے کہہ دو کہ اللہ نے تمہارے لیے اپنی ذات پر رحمت و جب کرو ہے، فقر کو اس سے بڑھ کر کون خوشی ہو سکتی ہے کہ رحمت ہی اُن کے شامل حال ہے۔ جب یہ آیت دُرُبْتُ الْخُشُوعَ اُسے محمد تیرے رب غفور سے، نازل ہوئی تھی خوشی میں آپ اُسے پڑھتے تھے اور چھوٹے تھے۔ منتر ہر آپ نے یہ آیت پڑھی اور چھوٹے۔ تبرع ہوئی میں فقر کو بھی اس پر ضرور کرنا چاہیے ورنہ کا ضرور یہ ہے کہ فقر میں تبرع سنت کا پورا خیال کریں۔ حدیث میں ہے کہ میں باپ کی رحمت سے توحید نہ کر اللہ اپنے بندوں پر رحمت کرتا ہے اور اس کی عظیمیوں سے کہ ایک حصہ دنیا میں اور ننانوے حصہ عقیقی میں رحمت اسی شامل حال ہوگی اور آخرت کے ننانوے حصوں کی عظیمیوں سے کہ توحید نہ کرنا عدا کے ہے حتیٰ کہ کفار اور شیطان بھی میں رحمت کو دیکھ کر بخشش

کی امید کریں گے اور نوٹے جتنے خاص فقرہ کے یہ ہوں گے۔ نہیں ہو گوں کہ کام ہے جو خدا کے خاص بندے ہیں حدیث میں ہے کہ **كَذَلِكَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ قُرْبًا قَرِيبًا** ہے کہ فقر غریب ہو جائے، فقیر کو موردِ ذل سے پرہیز کرنا چاہیے اور نہ فقر خاص نسل نہ ہوگا، (۱) اور دوسرے یہ کہ کس کھانا کھانا (۲) کھرتے ہو کر زہر پینا (۳) بیچ کر دستار باندھنا (۴) زیرِ ناف سے ہاتھ پائی سے کترنا (۵) نوت کی گونجی سے پانی پینا (۶) نعیش کی ٹی کی طرف دیکھنا (۷) نماز میں کھلی کرنا (۸) سو گوں کو تنگ کرنا (۹) حیوٹ کی عادت رکھنا (۱۰) ولیدین کو نام سے کر چرنا (۱۱) گچی بن کر یا گچی ہنس کرنا (۱۲) پیر کے گتے چبنا (۱۳) استاد کی بیچتی کرنا (۱۴) حمری چمکت پر بیٹھنا (۱۵) زنا کرنا (۱۶) ترشتہ قلم پر بیٹھنا (۱۷) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا (۱۸) دسے خیر کے بعد بہت جلد مسجد سے جانا (۱۹) تپسی میں کھانا (۲۰) کھڑے ہو کر کھانا کرنا (۲۱) سویرے بزم میں گھومنا (۲۲) برہنہ پیشاب کرنا (۲۳) بیٹ کر کھانا کھانا (۲۴) برہنہ پھرنا (۲۵) تختہ جوں سے روٹی خریدنا (۲۶) ولیدین کی بددعا بیت (۲۷) کھڑا جانا تپڑنا (۲۸) برتن سے رکھ کر سونا (۲۹) پہننے پہننے پٹر سلونا (۳۰) زمین سے منہ پونچھنا (۳۱) سر چیز سے خدوں کرنا (۳۲) گھیبوں میں کھانا (۳۳) متوجہ ہوتا کے ہمارے زمانے میں مکاری دغا بازی غیبت زبردستی و اسے اپنے کو بہادر میں فقیر و غلام مشہور کر کے دنیا کماتے ہیں۔ ہمیں دھوکے زبردستی کے کہہ سکتے ہیں۔ بنھنا سر تقدس سورت بنا کر صندلی علی مہ مرتقن عبد الرحمنی زیر پا کی پٹختہ ہیں۔ بزرگانِ دین اور اکابر علماء کے جھوٹے عیوب، اپنے معقدوں کے سامنے اپنی وقعت زیادہ کرنے کے لیے بیان کرتے ہیں۔ اللہ کہ ہم مسلمانوں کو ایسے افعال و حرکات سے بچائے اور ان جھوٹے فقیروں کی صحبت سے محفوظ رکھ کر اپنے خاص بندوں کو اتباع و تعصب کرے۔

## امیر الثالث عشر

فِي فَضِيلَةِ الْمُحَرَّمِ الْمُكْرَمِ وَصَوْمِهِ

## محرم الحرام اور اس کے روزہ کی فضیلت میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ مِثْلُ اللَّهِ مُحَرَّمٌ فَهَذَا مُحَرَّمٌ اللَّهُ بِأَجَلِهِ وَأَنْجَاهُ مِنْ شَرِّهِ  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ  
کرنا خدا کے مہینہ محرم کی جس سے محرم کی بزرگوں کی سنت میں سے بزرگ مرتبہ عطا ہے  
گا اور روزہ کی گت سے عطا رکھے گا اس حدیث کے روئے جامع انفران باجید ہیں حدیث  
میں سے کہ فرشتے ان سے جیا کرتے ہیں یہ جیسے باجید ہیں کہ چوبیس برس تک انہوں نے  
اپنی شرمگاہ کو نہیں دیکھا اور فرمایا ہے کہ تم مرقی سے کہ نہ ٹھیکہ دیکھتے اور میں اس کو دیکھوں  
کہ مرقی مرقی اللہ محرم یہ حدیث کا پہلا ٹکڑا ہے کہ مرقی عبادت کی جانب  
شارع ہے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ صَامَ يَوْمَهُ مِنْ  
ذِي الْحِجَّةِ وَآوَّلِ يَوْمٍ مِنْ مُحَرَّمٍ فَكَأَنَّهُ صَامَ أَلْفَ يَوْمٍ وَغُفِرَ لَهُ ذُنُوبُ  
سِتِّينَ سَنَةً جس نے ذی الحجہ کے آخر دن اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھا تو وہ اس سے  
سارے ہر روزہ رکھنے والوں کے ساتھ ہر سال کے گناہ بخشے گئے اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ  
أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ مُحَرَّمٍ وَآخِرَ يَوْمٍ مِنْهُ وَآخِرَ يَوْمٍ مِنْهُ تَقْوَى فِي حَبْرِ شَمْرِ  
مَدِينَةٍ فِي كَرِّ مَبْنِيَّةٍ ثَلَاثُونَ قَصْرًا فَخَيْرٌ مِنْ قَصْرِ ثَلَاثِينَ صَفَا فِي كَرِّ صَفَا مَسْرُ  
سَدِيدٍ فِيهِ مِنْ الْأَشْجَارِ وَالْأَمْزِ وَالْأَسْرِيرِ وَالْمُؤْنِ وَالْأَحْوَرِ وَالْمَسْرُورِ

جس نے پہلی دو سو بیس اور آخری دن محرم کے روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں  
ایک شہر بناتا ہے ہر گھر میں تیس محل ہوتے ہیں ہر محل میں تیس صحنے ہوتے ہیں ہر صحنے  
میں درخت اور نہریں اور تخت اور دسترخوان اور حویلی اور غلمان اور مڑے ہوتے ہیں  
اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ عَشْرَةَ يَوْمٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَكَانَ عَبْدًا لَدُنِّي عَشْرَةَ كَلْبٍ  
سَنَةٍ قَدْ بَيَّهْتُ وَهَذَا مَرْنَدُ رَحِمَہُ اللہ نے ذی محرم میں دس روزے رکھے تو یہ اس نے  
دس ہزار سال کی عبادت کی گزرت تو قیام کیا اور دن کو روزہ رکھا اور فرمایا ہے جو شخص روزہ  
نہایت اپنے اور پر حرم کرنا چاہے وہ محرم کے روزے رکھے اور فرمایا ہے اللہ نے اس  
مہینہ کو سب مہینوں میں برتری دیدی ہے اور فرمایا ہے محرم کا ایک روزہ ایک سال کی عبادت  
جسے رکھے اور فرمایا ہے محرم کے مہینہ میں شب جمعہ کو عبادت کرنے اور یہاں سے وہ اس  
کے شب قدر پائی اور سرت کے بد سے انسانوں و پرپیوں کی عبادت کا ثواب پاتا ہے اور  
فرمایا ہے کہ محرم کی پہلی رات میں آٹھ رکعت نماز چار سلام سے اس طرح پڑھے ہر رکعت میں  
بعد از تحمید سورۃ خودس پڑھنے کے کو صد بخش دیتا ہے اور فرمایا جو شخص یہ نماز سر  
لینے کی پہلی رات کو پڑھے وہ اس سال اور وہ دنوں سے غنیمت کا اور سر رکعت کے  
پہلے ایک سال کی عبادت کا ثواب پائے گا اور فرمایا ہے جو شخص محرم کی پہلی رات کو چار  
رکعت میں طرح پڑھے کہ سر رکعت میں بعد از تحمید تین مرتبہ سورۃ خودس پڑھے سر رکعت کے  
پہلے چار ہیں نہ ہر سال کی عبادت کا ثواب پائے گا اور فرمایا جو شخص محرم کی پہلی رات میں  
دو رکعت میں طرح پڑھے ہر رکعت میں بعد از تحمید کے سورۃ خودس پڑھے تو مائیں سے بیویاں  
وہ پائیں جیسے تیس بیویاں اور سر رکعت کے بدے جنت میں ایک حور پائے گا اور فرمایا ہے  
جو شخص محرم کی پہلی تاریخ دن کو دو رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد تین بار یہ دعا پڑھے  
سُبْحَانَكَ اَنْتَ لَا تَلِدُ وَتَقْدِمُ وَهَذَا سَنَةٌ جَدِيدَةٌ كَلَّا اِنِّي اَسْأَلُكَ بِرَحْمَةِكَ وَكَرَمِكَ  
وَجَبِّهِ وَوَلِيِّكَ الشَّيْخَانِ وَالْاَمَانِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ بَدَّلَ وَكَذَّبَ وَ  
كَذَّبَ حَقَّكَ وَنَعَزَ عَنْ هَذِهِ النَّفْسِ كَقَدَرَتِ بِسُوءٍ وَلَا تَشْفُ بِكَ بَقَرَتِي  
يَا ذَا الْجَبَرِ وَالْكَرَمِ اَسْأَلُكَ بِمَا نَفَعْتَ كَيْسَ ابْنِ زَيْدٍ فَرَسَهُ فَرَسًا مَرْتَبًا



سال بھر تک شبہا میں کو اس سے دُور رکھنا ہے اور رکعت اسی میں مدد دیتا ہے ورنہ  
 ہے کہ جو شخص پہلی محرم کو بارہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سات مرتبہ سورۃ  
 اخلاص پڑھتا ہے دس ہزار برکت کی عبادت کا ثواب پاتا ہے اور ہر سورۃ اخلاص کے جوڑ  
 میں اس کے لیے جنت میں ایک قصر بنایا جاتا ہے کہ جس میں بہت سے قصر ہوتے ہیں  
 اور ہر دو قصر کے درمیان میں دس برس کی مسافت ہوتی ہے اور یہ سب بے حد مختصر  
 سے پڑھتے ہیں۔ اور فرمایا ہے جو شخص محرم کے ہر جمعہ میں چار رکعت اس طرح پڑھے  
 رکعت میں فاتحہ کے بعد میں ہر سورۃ اخلاص پڑھے تو گویا اس نے تمام سوائے تائید  
 پڑھا اور ان کی ہر امت کے بدلے میں ایک بردہ زادویہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ عِبَادَ  
 اللَّهُ الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ الْإِسْلَامَ لَنُفَعِّلَنَّ لَهُمْ مِنْهُم مَّا كَانُوا يَفْعَلُونَ  
 میں نفعی کی رو سے بارہ ہیں اُس دن سے جب تیرہ سو نوں و زمین کو پیدا کیا گیا  
 مہینہ حرمت واسے میں یہ حکم منبہو ہے پس ان چار مہینوں میں چار روزوں پر حکم مذکور  
 ان چار مہینوں کی تفصیل اس حدیث سے ثابت ہے ثَلَاثَةُ مَهْجَرَاتٍ ذُو الْحِجَّةِ  
 ذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ ذُو الْحِجَّةِ وَهُوَ رَجَبُ التَّائِيْنِ مَهْجَرَاتٌ فِي ذِي الْقَعْدِ  
 محرم الحرام اور ایک تہہ ہے ورنہ رجب کا مہینہ ہے کفار تیرہ مہینے میں سے  
 بتایا گیا کہ یہ حکم بیعتی سال کے بارہ مہینے میں منبہو ہے۔ کفار کے قول کے مطابق تیرہ مہینے  
 نہیں ہو سکتے۔ مرسسہ کو لازم ہے کہ سال کے ہر مہینہ میں گناہ سے باز رہے ورنہ  
 فرض ہے کہ ان چار مہینوں میں گناہ نہ کرے۔ یہ بھی موسکتا ہے کہ ان چار مہینوں میں گناہ  
 کرنے کی سزا نہ ہو اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مہینوں میں نیک کام کرنے سے بھی ثواب  
 نہ ملے گا۔ حضرت سرور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی ان مہینوں میں سے کسی  
 دن روزہ رکھے گا گویا اس نے عبادہ ان دن کے ایک مہینہ کے روزے رکھے اور جو کوئی ان  
 مہینوں میں پانچ شبہ جمعہ شبہ کو متعلق تین روزے رکھے اس کو سات سو برس کی عبادت ثواب  
 ملے گا ورنہ سات برس کی رز کے دوزخ اُس سے دُور ہو جائے گا۔

سواں وَإِنْ مِنْكُمْ اَكَا وَارِدْهَا سے ثابت ہے کہ سب دوزخ پر سے گزریں گے  
 پس یہ کیا ممکن ہے کہ دوزخ بقدر سات سو برس کی روئے دور ہو جائے۔  
 جواب۔ جب یہ شخص پہلے مراد پر سے جو دوزخ پر سے گزرے گا تو ہم بھی ہوگا اسے  
 دوزخ سے سات سو برس کی روئے بقدر نیچے ہو جائے۔ رَبَّنَا اِنَّكَ فِي الدِّينِ حَسْبَةٌ وَفِي  
 الْآخِرَةِ حَسْبَةٌ وَقَدْ عَذَابَ لِّذِّ رَبِّكَ فَمَنْتَ الْفَسَاوِرْنَ لَمْ نَغْفِرْ لَكَ وَتَرْحُمْنَا  
 لَنُؤْنِتَ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

## ۱۴ المجلس الرابع عشر

فی فضیلتہ یوم عاشورہ و فیہ شہادتہ امیر المؤمنین حسن حسین  
یوم عاشورہ کی فضیلت اور شہادتِ حسینؑ کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَاحِبِ  
يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً ذَمَّ يَوْمَهُ وَصَامَ لِقَاءَهُ  
رَبِّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَنَةَ سِتِّينَ سَنَةً ذَمَّ يَوْمَهُ وَصَامَ لِقَاءَهُ  
كَيْفَ دُونَ رُزْدَرُكَ كُنْتُ وَكَوَيْسَ سَافِرٍ بِرَأْسِ عِبَادَتِكَ ثَوَابٌ مِثْلُ حَسَنِ رَأْسِ  
كَوَيْسَ دُونَ رُزْدَرُكَ كُنْتُ وَكَوَيْسَ سَافِرٍ بِرَأْسِ عِبَادَتِكَ ثَوَابٌ مِثْلُ حَسَنِ رَأْسِ  
الْأَمْسِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَنَةَ سِتِّينَ سَنَةً ذَمَّ يَوْمَهُ وَصَامَ لِقَاءَهُ  
اسی عاشورہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام پر روزہ فرض ہوا اور کئی مہینوں پر اس دن روزہ فرض  
تھا اور سب کے لیے یہ دن عید و خوشی کا بنا لیا اس دن کو عاشورہ میں ہے کہ دو ہزار  
پیغمبروں کی وراثت سی دن ہوئی۔ اور بعض کے نزدیک اسی دن دو ہزار پیغمبروں نے مہینہ  
پیغمبری پایا ہے اور بعض کے نزدیک سی دن دو ہزار پیغمبروں کی وراثت ہوئی اور بعض کے  
دیکھنا اسی دن اللہ نے عرش و کرسی وح و قلم و ثبت آدم و حوا روح زمین و آسمان  
و سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عاشورہ فقط سرمدی ہے چونکہ یہ دن جب مع  
برکات سے سی ہے بل عوب نے اس کو عاشورہ کے نام سے مشہور کیا حضرت سرمدی مہینہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَوْ اتَّفَقَ مَوْلَانَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى فَضِيلَةِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
عَاشُورَاءَ لَمَنْ صَامَ فِيهِ فَتَحَتْ لَهُ تَمَائِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ  
وَرُؤُوسُ زَمِينٍ يَجْرِي مِنْ خَرْبٍ كَرَسٍ تَوْجَى عَاشُورَةَ فَضِيلَتُهُ نَهْائِيَةُ كَامِ دُنْ كَيْفَ

جنت کے آسمانوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہیں جنت میں داخل ہوں اور فرمایا جو کوئی عاشورہ کے دن روزہ رکھے وہ اپنے قضا شدہ روزے و رنوت شدہ عبادت کو پائے گا اور نیک کام کرنے و رشتہ کا ثواب پائے گا اور جو اپنے عذر کو برائے کام سے بچے گا اس کے جو روح کو دوزخ سے بچے گا اور اس دن اللہ کے خوف سے روئے و نمانوں سے پاک ہوگا اور عبادوں کی عبادت کا ثواب پائے گا اس دن جو اپنے جہان مسکن سے مصافحہ کرے فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے اور جو اپنے جہان مسکن کی چھ باتوں کی تندرست تندرستی قبر میں جنت کی کھڑکی کھولے گا۔ (مسعودی) ہے کہ ایک بار مہینہ عاشورہ میں پھر دن چڑھے گوئی مزی کہ آج دسویں محرم ہے آپ نے نہ مزی کہ آج یوم عاشورہ ہے اب سے شہادت کا نام پینا میں دن کی تکفیر سے توبہ کریں حضرت شیر بن سلیم رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک عبادت کو عاشورہ کے دن گئے ان کو روئے دیکھ کر سب چھپا انہوں نے کہا میں بعد مہینہ روزانہوں کہ عبادت کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا۔ آج کے دن کی تعریف میں حضرت سید بن ابی ریحہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَمْسِدُ لَدَا رَبِّهِ نَسِيَ عَاشُورَہ کے دن روزہ رکھا میں دوزخ کی آگ میں نہ رہے گی مجھے جہنم کی قسمتی پر روزہ رکھنا بہت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عاشورہ کے دن قرآن کی دس سورتیں پڑھتے اور توبہ مسکن و تندرست کا ثواب پاتا ہے اور آج کی سب سے بڑی نیکی کے برابر ہے آج کے روزہ در کومر ساعت کے عوض میں سات سو برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور نمانوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے اللہ میں کون متوں سے بچتا ہے آج کے دن جو کوئی چار رکعت نماز میں صحت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ خدا میں پڑھے تو اللہ اس کے پچھلے در کھ پچاس برس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور وہ اللہ میں اس کے تیرے نور کے برابر مہربان ہے جو کوئی آج کے دن چار رکعت میں صحت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۃ خدا میں پڑھے اور اس کا ثواب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روح کا برابر ہو جائے تو کیا مست ہیں یہ دونوں میں شخص کی شفاعت فرمائیے۔ حضرت شعیب رحمہ اللہ نے یہ نماز پڑھی تھی ان دونوں حضرت نے خوب میں کر

ان سے کہا تم نے ہمیں اس نماز کا ثواب بخشا ہے ہم بشارت دیتے ہیں کہ قیامت میں تم  
شفاعت کر کے تمہیں جنت میں لے جائیں گے اور کچھ نہیں پر موقوف نہیں بلکہ یہاں سے  
وہاں کی شفاعت کریں گے۔ عاشورہ کے دن اس دعا کے پڑھنے سے کوئی شہید قیامت سے  
دیکھے گا اور اس پر عذاب نہ کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ الْاُولٰٓئِیِّہِ وَرَبُّ الْاَرْضِہِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی اَسْتَغْفِرُكَ  
مِنْ دَعَاكَ فَاَحْبَبْتَنِيْ وَامَنْ بِكَ فَهَدَيْتَنِيْ وَرَقِبَ اِلَيْكَ فَغَصَّيْتَنِيْ وَتَوَكَّلْتُ عَلَیْكَ  
فَاَقْبَضْتَنِيْ وَاقْتَرَبْتُ مِنْكَ فَاَذْبَحْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اَمْدُودُ بِعِشَّتِيْ مَدًّا وَاَجْعَلْ لِّیْ فِیْ قُتُوْبِ  
الْمُؤْمِنِیْنَ وَذِی السَّعٰی اِنَّ نَسْتُکُ الْاٰیْمَانَ بِكَ وَنَسْتُکُ الْفَضْلَ عَنْ اَسْرَارِیْ  
وَنَسْتُکُ اِنْعَافِیَّہِ فِی الدِّیْنِ وَالْاَدْنِیِّ وَالْاٰخِرَةِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ حضرت  
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ رَعَا عَامًا وَتَعَلَّمَ فِیْ یَوْمِ عَاشُورَہِ اَحَدَ  
اَرْبَعِیْنِ وَکَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُلِّ نَفْسٍ اَلِیْہِ عِیْدًا وَکَانَ سَنَہٌ حَسَنَہٌ اِسْمُہُ  
عَالَمِیَّہُ تَعَلُّمُہُ کِی زِیَارَتِ کِی تو گویا اس نے نبی کی زیارت کی، ہر نظر کے بدلے تندرست و ناز  
برس کی عبادت کا ثواب دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس عالمی تعلیم کے سبب جو دل یہ  
دیکھے گا اتنے حج اور عمرہ کا ثواب پائے گا اور ہر قدم پر ایک بردہ زد کرے گا ثواب پائے  
گا۔ اور فرمایا کہ عاشورہ کے دن عبادت کرنے والے کو ہر قدم کے بدلے ایک شہید کا ثواب  
ملا ہے اور جب مدین کے پاس سے اُٹتا ہے تو گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو کر اُٹھتا  
ہے۔ عاشورہ کو اٹھارہ یعنی سنگ بصری، آنکھوں میں لگانا بالذائقہ روئے مکرر مہربان  
کے نزدیک کردہ ہے۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مَنْ تَخَلَّی بِاَسْمِہِ  
فِی یَوْمِ عَاشُورَہِ لَمْ تَزَلْ مَدْعُوْبًا اَبَدًا جس نے عاشورہ کے دن تکبیر میں اللہ کے نام  
کی آٹھیں کہیں نہ رکھیں گی، اور فرمایا ہے مَنْ مَسَّہُ یَدَاہُ عَمٰی اَرْبَعِیْنِ فِی یَوْمِ عَاشُورَہِ  
وَفَعَلَتْ نَفْسُہُ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّةِ جس نے عاشورہ کے دن ۴۰ یمیم پر شفقت کی اس سے  
کچھ دیا تو اس کے سر کے ہر بال کے عوض میں شفقت کرنے سے پورے دن کو جنت  
میں ایک درجہ ملے گا اور فرمایا ہے مَنْ اَصْنَعَتْ بَیْنَ الْخَمْسِیْنَ فِی یَوْمِ عَاشُورَہِ اَحَدَ

اللہ بینہ دَیْنِ مُحَمَّدٍ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَكَوْجِبَ لَهُ الْجَنَّةُ رَجُوْهُ عَشُوْرَه كَے دِن  
 دودشمنوں میں صلح کر دے تو قہر کے دشمن کے درمیان میں قیامت کے دن صلح کراستے  
 گا اور جنت اس کے لیے واجب کر دے گا، عاشوراء کے دن ان دس باتوں کا ذکر، سنت  
 ہے (۱) غسل کرنا، (۲) سر مہرگانہ (۳) نماز پڑھنا (۴) اہل و عیال پر طعام کی زیادتی کرنا (۵) روزہ  
 رکھنا (۶) عبادت کرنا (۷) دشمنوں سے واپس کرنا (۸) یتیم پر شفقت و مروت کرنا (۹) مسکلم  
 نفع کی زیارت کرنا (۱۰) دعا مانگنا۔ ان کے علاوہ بعض احادیث میں چند چیزیں وارد ہیں۔  
 (۱۱) خوف خدا سے رونا (۱۲) نماز جنازہ تلاوت کر کے پڑھنا (۱۳) زیارت قبول مسلمانوں اور  
 زیارت قبول و بدین کرنا (۱۴) سورۃ خالصہ سو مرتبہ پڑھنا (۱۵) حضرت حسین و شہدائے کربلا رضی  
 اللہ عنہم کافی تحہ دینا اور ست نبی یعنی سات قسم کا ناج یک سی بیچی میں پکانا بھی روئے جیسے  
 حکیم یا عجیب دے کا ہمارے ملک میں دستور چلتا ہے اور بعض کے نزدیک اس کی صل یہ ہے  
 کہ یوم عاشوراء کو حضرت شہر بنور فقیہ مد عنہ نے بیچی میں سات ٹکریں ڈال کر پھلے پر رکھا  
 تھا اسی وقت سے ست نبی قائم ہو گیا۔ بعض کا قول ہے کہ اس دن مزہ طرح طرح کے کھانے  
 پکانے کی رسم کرتے تھے اور فقر و غلام و یتیم کو کثرت نبی ہوتا تھا پکاتے تھے۔ چونکہ حضرت  
 رسول خدا علیہ عجبت و شہدائے کربلا کی عرف زائد رغبت تھی اس لیے خوشنودی و تیاری کی وجہ سے  
 یہ سنت قائم ہوئی (۱۶) کہ سے کم دس آیتیں قرآن کی پڑھنا (۱۷) دس مسلمانوں سے مصافحہ کرنا۔

## مختصر واقعہ شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہما

سَدِّ عَوْرَتِہَا ہے وَكَانَتْ تَوَاتُرًا مِّنْ يُّسْتَدْفِی سَبِیْنِ اللہ مَوْتُ بِنِ احْبَبَ عَوْدَ لَیْكُنْ كَلَّا  
 تَشْعُوْدُ۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوں ان کو مردہ نہ ہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو  
 شعور نہیں ہے۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ سابق میں شہد اور غیر شہد، مسکلم کو  
 ہر بر نہیں کرتے تھے۔ عمر بنی مد عنہ نے دعا کی کہ سے اللہ جو لوگ میری راہ میں جان دیتے  
 ہیں ان کے لیے کوئی شرف خاص کر دے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَوَّبُ يَمَنٍ مَّتَّى سَبَّحَ لِلَّهِ وَطَوَّأَ لِمَنْ تَحْتَ وَجْهِهِ  
ان کے لیے بشارت ہے جو اللہ کی راہ میں مرتے ہیں اور ان کے لیے بشارت ہے کہ وہ  
کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں، ہندو شیخ حمید الدین قدس سرہ عزیز فرماتے ہیں کہ  
ہر چہ از ہر دوست کشتہ نشد گرچہ میل نبیش مرد در ست  
اللہ ہی کی راہ میں سوختہ اور کشتہ موجا، شہادت ہے حضرت سرور عام صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانہ میں ایک شخص راہ گیا وہ نے آپ سے کہا کہ میں ایک شخص شہید ہو گیا آپ نے فرمایا  
مَرَفُودٌ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ أَحْسَنُ وَأَكْبَرُ مِنْ أَمِيَّتِ رُوِيَ أَنَّكَ نَزْدِيكَ تَوَّأَ بِأَخِي وَار  
مرد سے جی بڑا ہے، میں یہ کہ میں کہوں میں کے تن کے ساتھ کوئی نہ تھا پھر دوبارہ  
شخص کے مرے آپ کو خبر دی گئی آپ نے فرمایا اُنھوں میں کے جنازے کی نماز پڑھو بیٹا  
وہ شہید اب اس کا جگر اللہ کی دوستی میں سوختہ و تن میں کے شہید میں نہ تھا آپ  
بہت قریب امر کی عبادت کو گئے سے روتے دیکھ کر یہ پوچھا میں نے کہا میں صاحب  
رؤا ہوں کہ مجھے مرتبہ شہادت حاصل نہ ہو آپ نے فرمایا اَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ فَضْلٌ وَاعْلَمْ  
مَنْ لَفَ شَهِيدٌ اَللّٰهُ كَ نَزْدِيكَ تَبَرَّجَ بَزَرِ شَهِيدٍ سَ نَقَلَ وَرَ عَنَّمَا شَهِدَاتُ  
مرتبہ نہیں ہوئے کو مٹا ہے جو اللہ کے دوست ہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً  
اَللّٰهُ اَعْلَمُ اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً  
وہم نے فرمایا يُوْنُسُ دَمَ شَهِيدٍ اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً  
جَبْرِ الْاَحْدِ قِيَامَتِ كَ دُنْ شَهِيدٍ اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً اَوَّلِيَّةً  
قصر حد پڑے جبری ہوگا۔ مترجمہ کتاب شہادت کا مرتبہ معلوم ہو چکا ہے جو نہ  
چاہیے کہ حضرت سرور عام صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ انبیاء و محبوب کبریٰ میں آپ کی ذات میں اللہ  
نے جمیع کمالات کو جمع کر دیا مگر کمالات شہادت جو بھائی مخلوق کے ہاتھ سے مرنا تو ہے آپ  
پر جاری نہیں کیا میں یہ کہ اگر یہ مرتبہ ہی ہاں نہ آپ پر جاری ہوتا تو آپ کے بعد نہ  
سخافت میں غم کو بھگتے اور چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو نہ در نہ رہ  
مرتبہ ہی آپ کے لیے ثابت کر دیا جائے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سے آپ



چھ منہ سرفرتی کو حضرت شہادت عطا فرمادیا کہ ان پر جاری ہونا گویا آپ پر جاری ہونا ہے  
 میں سے یہ منہ ہر آئینہ شکل محمدی میں پس معلوم ہوا کہ کما شہادت بھی آپ کی ذات میں  
 منہ ہے مگر اس کا جو حضرت منہ پر وہی ہے جیسا کہ لوگ و مدحین پر مخصوص  
 باکس میں کو پہنچا دیتے ہیں جس کی عظمت دوسروں پر نہ ہرگز نام مقصود ہوتا ہے۔ پھر واضح ہو  
 کہ شہادت کی دو قسمیں ہیں ایک سر یہ دوسری جہ یہ ورت دونوں قسموں کی تین تین قسمیں ہیں  
 ورت نہ چھ منہ سرفرتی نہ ایک ایک شہادت سے غفلت کر کے آپ کی ذات پر اس کے  
 تمام قسم کو کامل رو دیا۔ شہادت میں شہادت اسے کہتے ہیں کہ سب موت میں ہر ایک توفیق  
 روح کے علاوہ دوسری مخلوقات کو بھی داخل ہو مثلاً کزنہ کائنات سیدہ کائنات ورنہ کائنات چرند و  
 پرندہ کا پڑتا یہ فعل سحر یہ یا نقل حد نہ یا سنگ نہ زمی کے سبب موت واقع ہو شہادت  
 جہ یہ وہ ہے جس کا کھنڈا آسمان ہو ورت شہادت پائے۔ شہادت سر یہ وہ ہے جس کا کھنڈا دشو ہو  
 ورت پر وہی واقع ہو۔ جہ یہ کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ جہ یہ جو پچھلے دینے والوں کے مشافہہ میں واقع  
 ہو ورت میں فریقہ سے وقوع میں آئے۔ جلی جو وطن میں مایہ اکثر عدل سے واقع ہو  
 ورت بوند نہ یہ جہ سے ورت میں پچھلے دن جہ نہ یہی۔ ۲۔ جہ یہ حالت مسافرت میں معرکہ  
 شہر میں نو غلہ کی قبیل سے بوند نہ یہ جہ سے اور شہید ہونے کے بعد بھی اس کے  
 شہادت پر توفیق نہ مانہ جاری ہو۔ ۳۔ سر یہ کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ خفیہ سبب میں پوشیدہ و  
 پچھلے صورت ہو۔ ۲۔ حق سے شخص معارف بحجت سے واقع ہو تو شہادت خفیہ سے زیادہ  
 اس کا کھنڈا دشو ہو ورت جو اپنے عہد حکومت میں دنی کے ہفتہ سے مدت کے پردے میں  
 بنائیت بعیدہ واقع ہو جس کا کھنڈا غیر مدان ہی و فرسات غفلت پچھلے معلوم نہ ہو سکے۔  
 ۳۔ شہادت جو بکر صدیق کو تہ شہادت خفیہ عطا ہو۔ آپ کی شہادت کا بکر صدیق و جہ یہ یعنی صفی  
 مدحہ قبیل کو نہیں ہو مگر اس میں غفلت رہا کہ کون زمر با غث شہادت ہو قبیل میں  
 کے نام میں نہ تھا۔ میں جو سناپ نے آپ کو کائنات کو سبب موت ہو۔ یہاں ہی غفلت غ  
 راجی سے غفلت کی روایت سے ثابت ہے۔ ۱۔ قبیل تو کہ میں کجی مہینہ آپ کی ذات سے چمے  
 ہو یا نہ ہے آپ کو زمر یا نہ و سبب روایت تہ جہ نہ ہو یا نہ کہ آپ کی ذات تہ جہ نہ

جمادی ثانی ۱۳۳۵ء میں دوشنبہ کے دن صبح کے وقت مولیٰ اَنَّا تَبَرَّكَ ذَا الْعِزَّةِ رَحِمَوتِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بُوٹوٹو ایک ہیودی کے غلام کے ہاتھ سے ستا بیسویں ذی الحجہ روز شنبہ کو نماز میں زخمی ہوئے اور انیس ذی الحجہ یوم دوشنبہ کو وفات پائی اور شہادت شنبہ سے فارغ ہوئے۔

رَبِّ الْعِزَّةِ رَحِمَوتِ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کردہ منسبین نے شہید کیا آپ کو مرتبہ شہادت جی حاصل ہو آپ کی شہادت اسی روز ذی الحجہ جمعہ کے دن طلوع فجر کے وقت مولیٰ اَنَّا تَبَرَّكَ ذَا الْعِزَّةِ رَحِمَوتِ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بن محمد بن عمرو سے شہید کیا آپ کو مرتبہ شہادت جلیلہ حاصل ہو آپ کی شہادت اکیسویں رمضان کو دوشنبہ کے دن اور حضرت جعفر کے نزدیک جمعہ کے دن مولیٰ اَنَّا تَبَرَّكَ ذَا الْعِزَّةِ رَحِمَوتِ حضرت ہامس رضی اللہ عنہ کی مدت قتل کہ سال میں ایک مرتبہ سفر شام کیا کرتے تھے چار مرتبہ رہا میں منسبین نے قتل کرنے سے دنا سے آپ کو زندہ تم کا پہنچا مگر آپ نے ن سے درندہ رہا اور حضرت میردادیہ رضی اللہ عنہ کو بھی مقام لینے سے باز رکھا اور دوبار آپ کی بیوی جعدہ نے جو کوفہ کی عورت تھی آپ کو زہر دیا لیکن آپ کو اس سے صحت ہوئی اس وجہ یہ تھی کہ مروان بن الحکم نے مدینہ کے یزید بن تویس سے جعدہ کو خفیہ پیار دیا تھا اگر تو حضرت ہامس رضی اللہ عنہ کے نکاح سے نکل آوے تو میں تیرے ساتھ عقد کروں چونکہ حقائق میں دشوار تھا اس لیے اس نے زہر دینے کا حکم ارادہ کیا آپ غصہ سے کئے کا ف سے ایک ایک دن ایک بی بی کے یہاں رہتے رکھاتے پیتے تھے ایک دن جعدہ نے آپ کو دن کے کھانے میں زہر ملا کر دیا آپ نے کھایا۔ جب اس کا اثر محسوس ہوا تو آپ نے مزہر حضرت سرور عام صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پاک تمام جسم میں ملی اور کچھ خاک شفا تناول کی مگر زہر کا اثر دفع کر دیا۔ جب سے آپ نے جعدہ کے یہاں تنہا کھانا کھاتے پر سیر کیا۔ دوسری مرتبہ اس نے پانی میں زہر دیا اس کا بھی آپ نے اسی طرح تذکر کیا اور پھر مدد بھی کیا وہ بھی دفع ہو جعدہ نے عاجز ہو کر مروان کے پاس کھدا بھیجا کہ جو زہر مجھے معلوم تھے وہ آپ کو شہید کرنے میں مروان نے زہر ملاں تیار کرا کے اس کے پاس بھیج دیا۔ جعدہ نے ایک طباق میں عجوبہ کے تازہ خرمہ کو خوب میں زہر میں آد کر لیے اور طباق میں اپنے کھانے کے لیے نشان رکھا۔ آپ کے سامنے لائی خود بھی ساتھ کھانے بھیجی آپ نے ناواقفیت میں دوزخ و دوزخ سے

تعداد فریہ میں دلت میں کا شریو گیا خون کی تھے موتی اور اسہل کہی شروع ہو گیا چسپ  
 دت ہا آپ میں میں ہے لیکن اس کیفیت کو باوجود سب کے دریافت کرنے کے آپ نے  
 پوشیدہ رکھا۔ تا کہ ہذا دلت میں معلوم ہو گیا کہ یہ مہل تم کے متعلقات سے ہے جب مرض کی  
 بہت شدت ہوئی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے باہر تمام آپ سے دریافت کیا کہ آپ  
 کے ذہن میں کس نے آپ کو زہر دیا ہے آپ نے پوچھا یہ تم میں سے خوش و غصہ نے کہا  
 ہا آپ نے فرمایا جس پر مجھ گمان ہے اگر واقعی وہی ہے تو اللہ اس سے بدتر لینے کو کافی ہے  
 اور اگر وہ نہیں ہے تو میں نہیں چاہتا کہ بے قصور میری وجہ سے کوئی انتقام میں پیشے جب انہوں  
 نے چہرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم بھائی کی محبت میں اس وعدے کو قبول گئے جو حضرت موتی  
 نے غیر حق و صدا سے کیا تھا کہ جب اللہ تم کو نعمت عظمیٰ دے گا تو ہم اپنے غامض کے ظلم پر  
 سب کو سزا دیں گے اور ان خیر خواہی سے باز نہ آئیں گے یہ وعدہ سن کر ام حبیبہ نے خوش ہو گئے۔  
 پھر انہی میں سے حضرت زہرا کے بعد سندھ میں خورشید فجر منارت تک آپ کا تمام جسم بزم  
 میں بھیج دیا۔ موتی میں آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میرے چہرے کا رنگ  
 یہ ہے حضرت ام حبیبہ نے ابدیدہ نوکر کہا کہ خبار جبریل کے موافق اس وقت آپ کے چہرے  
 وہاں بزم ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی وَصَرِّ اَحَبِّیِّہِ وَصَبْحِہِ کے وقت  
 ہر روز و شب کے دن آپ نے وفات پائی و رشید موتے شہادت اخفی کا مرتبہ پایا اور بقیع  
 میں دفن ہوئے۔ رَاٰیَہُ دَرَاتٍ اَیَّہُ رَاجِعُونَ پھر امیر معاویہ نے معجودہ زہرا کے یقین ہونے  
 کے بعد رقت کر دیا اور قید سخت میں رکھ دیا صبح کو اونٹ کے پاؤں میں بندھوا کر ملک شام کی  
 جہاز میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ چھ مہینے میں یاتین برس کے شدت میں باخدا و روایت  
 زہرا کی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ام حبیبہ نے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار فرمائی  
 بنیہ نیت و راجح کے باہر تشریف نہیں لے گئے اس لیے حضرت امیر معاویہ نے آپ کو  
 نہایت ترسے باتے تھے جب آپ تشریف لے جاتے تو آپ کی خدمت راقہ بجاتے ور  
 خدمت موتے وقت پھر وہ دم و دینار آپ کے ساتھ کر دیتے اس کے بعد جب آپ کو خرچ  
 و ضرورت موتی آپ انہیں کھتے وہ پیش کش کرتے بہت تک کہ چوتھی تاریخ جب کو شہد

میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اور گاہ شام نے بڑی عظمت پر بٹھایا اس نے فسق و فجور جاری کیا پھر بزرگ نے مہاک متعقہ سلطنت میں تمام وقتوں کو ختم کر دیا۔ چنانچہ ولید بن عقبہ کو فرما دیا۔ میں میں کھانا تھا کہ حضرت ہامسین اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر اور دیگر حیدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے میری بیعت ہو۔ حضرت ولید بن عقبہ نے ان سب سے بیعت کر لی۔ وہ فرمان دیکر یا ان سب نے کہا کہ تم خود صحابی ہو کیا تمہارے نزدیک ایسا شخص جو وہ منکر و فاجر ہو بادشاہ اسلام ہو سکتا ہے حضرت ولید نے کہا نہیں میں نے مصیبت آپ کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ پھر بتد سے شعبان میں دوسرے فرمان آیا کہ اگر وہ سوگ سے بیعت نہ کریں تو انہیں قید کر کے جبراً ان سے بیعت کر دو۔ نہ سب کو قتل کر دو۔ ولید نے یہ تحریر لکھ کر موی لے لے ساختہ مکہ میٹھے میں خود اسے بادشاہِ صدم نہیں سمجھتے تھے۔ سوگ اس کے دفع پر مستعد ہوں گے تو میں خود ان کا شریک ہو کر کسی کو قتل کروں گا۔ مرنے والے موجود تھا اُس نے خفیہ یہ کیفیت یزید کو لکھ دی۔ شب کو ولید نے ان حضرت کو جبراً قید بھی دیکھا۔ ثوری ہو کر یہ تقریر یا کہ مدینہ کی سکونت ترک کر کے سب متفرق ہو جائیں۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے گوشہ نشینی اختیار کی فقہ نماز کے یہ مسجد جاتے و راستہ کام نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ بن زبیر اور حضرت ہامسین نے مکہ سفر کیا۔ ان تحریر نے ولید کو مہزوں کر کے مردن کو حاکم مدینہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں حریت سلطنت جاری کیا اور چچی طرح مستعد ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مکہ نورانی اختیار کی اور یہ التزام کیا کہ مدینہ سے مکہ آتے و روتے مکہ کے زیارت و خدمت مبارک و جاستہ زیارت سے فارغ ہو کر صرف ایک دن تھرتے پھر مکہ کو روانہ ہوتے سی ٹھانیں ان کو فہ سے حضرت ہامسین بن ابی بکر کے حضور بہت بڑی بیعت کر کے مدینہ کی حکومت سے مبرا نہیں ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ یہاں تشریف لیں میں تم آپ کو ہمارے سے نہیں آپ نے دیکھا قصہ فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کو اس سے روک دیا کہ



روانہ ہوئے تھے۔ دسویں منزل مقدمہ سفر میں فرزدق ثانی شاعر سے ملاقات ہوئی آپ نے ان سے کوئٹہ کا حال پوچھا انہوں نے کہا بن کوئٹہ کا دل آپ کے ساتھ درمور حاکم کی مرث ہے۔ جانا چاہیے کہ جب فرزدق کوئٹہ سے روانہ ہوئے تھے تو حضرت مسلمؓ سے سوگ چہرے نہیں تھے اسی جے انہوں نے یہ بین کیا۔ چودھویں منزل میں بشیر بن غائب سے ملاقات ہوئی آپ نے ان سے کوئٹہ کا حال پوچھا انہوں نے کہا انکو فی کابوئی آپ نے فرمایا: **صَدَقْتُ بِمُسْلِمٍ** پندرھویں منزل میں حضرت یس جو بجلی صحنی کے بیٹے تھے آپ کے ساتھ ہوئے سومریں منزل میں آپ سے خیر شہادت حضرت مسلمؓ کو مٹنی۔ بقا ہر آپ نے دہلی کا اردو نام برکیر۔ حضرت مسلمؓ کے جو بیٹے آپ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا ہم جا رہے ہیں آپ کا ہاں میں سے آپ نے فرمایا: **كَاتِبٌ بَعْدَ كُمْ** تیسویں منزل پر جب آپ پہنچے تو مجاہد بن زیدؓ آپ سے ساتھ رہے کچھ مں سے قبل رخصت ہو چکے تھے کچھ عرصے سے رخصت ہوئے غزوۂ کربلا کو منزل مراث میں آپ نے توقف نہیں کیا اور روانہ ہوئے دوپہر کو حرمین ریاحی سے ملاقات ہوئی تیسری محرم کو آپ کربلا میں داخل ہوئے۔ قیام کے وقت ایک گرد آلودی در زمین کا ایک زرد موگیا۔ آپ نے زمین کا نام پوچھا لوگوں نے کہا سے یہ کہتے ہیں آپ نے منہ نہ کوئی در نام بھی ہے ایک شخص نے کہا سے کرید بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہ مقام کرب و بد بھی ہے۔ فرات کے قریب آپ نے خیمہ قائم کیا اور خیمے کے گرد خندق کھدوا کر لکڑیوں بھروئیں اور ایک۔ دھیموں میں جانے کے لیے رکھ دیں شام کو بن زیدؓ کا خط آپ کے پاس آیا اس میں لکھا تھا یا تو اب یزید کی بیعت کریں یا جنگ پر مستعد ہو جائیں آپ نے پڑھ کر خط زمین پر پھیلا دیا اور قاصد سے کہہ دیا کہ میرے پاس میں کا جواب نہیں ہے۔ پانچویں تاریخ بن سعد بن زہراءؓ کے کہہ کر بد کو پہنچا اور آپ کے خیمہ کے مقابل خیمہ قائم کیا ساتویں تاریخ بن زیدؓ کا حکم پہنچا کہ آپ پر فرات کا پانی بند کر دیں تاریخ سے آپ پر پانی بند ہوا اور بن سعد کے پاس بن زیدؓ کے حکم پر کھل کر کھینچا شروع و قریب شام کے آپ نے میدان میں گرہے کھدوائے درجو پانی نکلا اس سے شکر درجو دروں کو میرب کیا۔ آٹھویں تاریخ صبح کو اسی طرح گرہے کھدوائے اور جو پانی نکلا اس سے شکر درجو دروں کو میرب

نیا۔ ایک کٹورہ پانی بچا آپ نے خود نہ پیا اور اپنے پاس رکھ لیا کہ شاید کوئی پیاسا مکان  
 آجائے۔ حضرت حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ جھپٹی تازہ بخ حالت پیری میں آپ کی تشریف لاری  
 کی خبر سن کر اپنے پوتوں کی مدد سے گھوڑے پر سوار ہو کر مکان سے چلے اور قہر لکھائی تھی کہ  
 جب تک آپ کی زیارت سے مشرف نہ ہوگا دانہ پانی مجھ پر حرام ہے آٹھویں تاریخ طبع کو جب حضرت  
 خدمت ہوئے آپ نے ان سے کہا تم پیاسے معلوم ہوتے ہو یہ پانی پیو۔ انہوں نے عرض کیا  
 میں دھیتوں آپ بھی پیاسے میں واسے ہے اس مسمن پر کہ ولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 یہ سچا چھوڑ کر اپنے حق کو پانی سے ترک کرے میں پانی نہ پیوں گا آپ پی میں غرض وہ پانی پونہی  
 رخصت رہا آپ نے پیا نہ حبیب نے۔ آٹھویں تاریخ شام تک ابن سعد کے پاس بائیس ہزار  
 سواری جمعیت ہوئی نوین تاریخ شام کو ابن زیاد کا خط ابن سعد کو پہنچا کہ تو ب تک تسلی  
 کر۔ بے حکم پہنچتے ہی جنگ شروع کر دے ابن سعد نے اسی وقت آپ کو پیغام جنگ دیا۔  
 آپ نے فرمایا رات کو ہماری شریعت میں رونا منع ہے رات بھر مجھے مہلت دو کہ اور دویم  
 مشورہ شب کو ادا کروں حضرت عباس بن علی رضی اللہ عنہما یہ پیغام لے کر گئے شمر نے جواب  
 دیا تمہیں میری مہلت نہ دی جائے گی۔ اسی گروہ میں سے کسی نے کہا کیا بے حیائی ہے کہ جب  
 اعدائے ایمان مانگتے ہیں تو انہیں امان دی جاتی ہے اور نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 یہ سختی روا رکھی جائے۔ ابن سعد نے رات کی مہلت دی۔ شمر مخالفت نے آپ کے گرد خیمہ  
 بوجھ لیا آپ نے لکڑیوں میں آگ دلا دی ملک بن عروہ نے پکار کر عین سے کہا کہ آپ نے  
 پہنچنے سے پہلے ہی (معاذ اللہ) دنیا میں اپنے گرد آگ جلائی آپ نے فرمایا کُنْ نَبْتَ يَاعَدُوَ اللہ  
 اور جنت میں آکر درگاہ الہی میں عرض کی کہ سے اللہ تو جانتا ہے کہ میں درمیرے ساتھی متعلقین  
 یہاں نہایت میں فوراً ملک بن عروہ کا گھوڑا بھڑکا اور چکر دے کر میدان میں اس کو اپنی پشت  
 سے لڑ لیا ایک پاؤں رکاب میں بھجھا۔ چہرہ گھوڑا سے گھسیٹتے ہو خندق کے پاس لایا  
 اور تباہ کر دے کراس گ کے راستہ سے اسے جہنم میں پہنچا دیا۔ دسویں محرم کو فجر کے وقت آپ  
 کے بہن ذن نونی و شمر مخالفت کے مبارزہ کی سر بند ہوئی اس وقت بھی آپ نے  
 رنج و جوت کے یہ حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما کو جی گمران کو اثر نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے



باوجود تمہارے غم کے خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ ذریعہ تقدیر کے بغیر سب سے  
 پہلے لشکرِ فحشین سے خدِ میدان میں آیا۔ تدنئے اس کو میانِ کمال نصیب کیا۔ حاضر خدمت  
 ہو کر کہنے لگا کہ سب سے پہلے میں نے آپ کو روکا تھا۔ اب چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے  
 آپ پر ہیں جان فد کردوں و اجازت سے کر میدان میں آیا۔ دروازہ شہید ہو۔ چرخ کا جھنڈا  
 اور بیٹا الر غلام آپ کی طرف سے رُک کر شہید ہوئے پھر آپ نے رُفیعِ محبت کی مروت میں  
 نے نہ مانا۔ اس وقت سب سے پہلے آپ کے شکر سے حضرت زبیر بن حسن رضی اللہ عنہ میدان  
 میں آئے اور شہید ہوئے۔ پھر حضرت برید رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پھر وہب بن عبد اللہ  
 شہید ہوئے یہ ماریہ کے رہنے والے تھے اسی شب کو ان کا نکاح ہو تھا چنی بنی کے پاس  
 عیش میں تھے ان کی دل نے ان سے کہا جیف سے کہ ولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم معرکہ حنین میں  
 چھٹے میں اور تو آرام سے بیٹا ہے جاو رہی جان ان پر فد کر یا انہیں وہاں سے نکال دو۔  
 میں تجھ سے لائیتی نہ ہوں گی و حقوقِ مادر کی کاموا خذہ آخرت پر رکھوں گی و بیٹے تو شہید  
 تلوار سے گھس پڑے جب تم ہم بن کا زخموں سے چھو ہو گیا تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا  
 یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے راضی ہوئے آپ نے فرمایا میں راضی ہوں وہ  
 امیدوار ہوں کہ میرے جد تم سے راضی ہوں گے۔ پھر وہب ماں کے پاس گئے اور پوچھا  
 اب آپ مجھ سے راضی ہوئیں ہوں گے تو بھی تو زندہ ہے و ولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 معرکہ میں چھٹے میں ہیں کیونکہ تجھ سے راضی ہو سکتی ہوں جاو رہی جان ان پر فد کر دے  
 تب میں راضی ہوں گی یہ چہر میدان میں آکر لڑے اور شہید ہوئے۔ شاید انھیں سب سے  
 سے یہ امر گھڑا ہے کہ حضرت فاطمہ کی شادی ہوئی اور مندی نکاح میں حالِ نکاح یہ امر غرض  
 ہے صل سے۔ جب ماں نے ان کے مرستے کی خبر لی تو خود پٹیاں لپی پڑی بیست سے کہ  
 میدان میں گھس پڑیں اور لڑنے کے بعد شہید ہوئیں۔ پھر عمر بن خطاب شہید ہوئے شہید  
 ابن عمر و پھر سعد پھر خنصر پھر محمد بن انس پھر شریک بن عبد اللہ پھر سلم بن عوسجہ پھر  
 مسلم بن عوسجہ پھر یحییٰ بن مسلم پھر عبد الرحمن بن عودہ پھر مالک بن انس پھر عمر بن عبد  
 اللہ بن عثمان بن عفانہ پھر حبیب بن مہاجر پھر جریر بن عبد اللہ بن مسعود پھر  
 ہشام بن عثمان بن عفانہ پھر ہشام بن مسعود پھر ہشام بن مسعود پھر ہشام بن مسعود

ریشہ کریم بن عاتق پھر شہزاد بن حجاج بن مسروق موزن شکر نام پھر سیف بن حارث پھر  
 ایک بن سعید پھر شہاب غلام حضرت امام پھر خاندان سعد پھر مرید بن شعثا پھر سعد بن عبد اللہ  
 بن جعفر حبیب بن حضرت علی کے پوتے پھر جواد بن حارث انصاری پھر مرہ ابی ذر غفاری پھر عثمان  
 بن سلمان پھر سعید بن مریدہ پھر عبد اللہ بن برد پھر حبیب بن جعفر پھر عز بن جابر بن سمرہ  
 پھر سہم پھر سعید بن سعید پھر سعد بن حرب انصاری پھر عقیقہ بن ایوب انصاری  
 پھر یحییٰ بن یحییٰ بن ایوب انصاری پھر یحییٰ بن سلیم عقیقہ بن ایوب انصاری پھر سعید بن محمد بن تمیم انصاری پھر قیس خوزمی  
 بن سعید بن جعفر بن ذر انصاری پھر نعمان بنی پھر حبیب بنی نعمان کے بنائی پھر عبد اللہ بن عون بنی نعمان بنی کے  
 بنی بنی پھر زہرہ غلام نعمان پھر ماریہ کے دو شخص پھر عبد اللہ بن مقفہ پھر عبد اللہ بن ابی وجاہ بنی سہم  
 بنی سعید بنی کرورہ پھر شہید ہوئے اس کے بعد آپ کے قارب کی نوبت آئی سب سے پہلے  
 حضرت عبد اللہ بن سہم پھر جعفر بن عقیل پھر عبد الرحمن بن عقیل پھر محمد بن عبد اللہ بن جعفر ہبیار  
 بنی بنی بن عبد اللہ کے بنائی پھر عبد اللہ بن حضرت امام حسن پھر محمد بن اسد اور اسد بن دنانہ  
 پھر حسن پھر عثمان بن احمد بن پھر عون بن امام حسن پھر یزید محمد بن امام حسن پھر یزید  
 بن حضرت علی پھر عثمان بن علی پھر عون بن علی پھر جعفر بن علی پھر عبد اللہ بن علی پھر سلیمان بنی  
 و عبد اللہ بنی پھر عباس بن علی رضی اللہ عنہم جمعین میدان میں آئے اور ذکر شہید  
 ہوئے آپ صبر حضرت امام حسینؑ در آپ کے صبر و شہادت علی کبر باقی ہے اس وقت  
 حضرت علی کبر رضی اللہ عنہ بدقت تو مہجرت سے کر میدان میں آئے اور بکثرت بیویوں  
 و بہنہ پہنچا پھر حضرت امام حسینؑ نے اَذِّکُنَّیْ اَبْتَکَاکُ رِیَا مِیْرِیْ خِیْرِیْ کی ایک  
 طرف سے اور زنی آپ ادھر تشریف لے گئے تو حضرت علی کبر کو نہ پایا دوسری طرف  
 سے یہی اور زنی آپ ادھر تشریف لے گئے حضرت علی کبر زمین پر لیٹے ہوئے لڑ  
 سے لڑتے آپ انہیں اٹھائے اور خیمہ کے دروازہ پر بیٹھ کر ان کا سراپے نہ نو پر کھا  
 و چہرہ کی گرد پوچھنے لگے کہ حضرت علی کبر رضی اللہ عنہ نے کون کون اور فرمایا جو میں شہید  
 کے دو بیوے یہ کھڑی ہیں میں ان سے دونوں ہاتھوں وہ ہنسی ہیں ایک تمہارے یہ  
 اور ایک تمہارے والد کے یہ ہے آپ نے فرمایا کُنَّ اَبْتَکَاکُ اَبْتَکَاکُ اَبْتَکَاکُ

کہ حضرت علی اکبرؑ آپ کے زانو پر شہید ہوئے اِنَّ اللّٰهَ دَاۤءٍ لِّیْہِ رَاحِیْعُوْنَ پھر آپ نے حضرت علیؑ کو جو تین روز کی پیاس سے بنیاب تھے گود میں لے کر شکرِ محبت میں گئے فرمایا اے گروہ! اشتہار اگر قصور وار اور مجرم ہوں تو میں ہوں اس کس نے بچنے کی فکر ہے اس صغیر بچہ کو تو پانی دے دو ایک موزی نے کہا ہم جہد نہیں سیرب کیے دیتے دوسرے نے تیر مارا وہ بھی آپ کی گود میں شہید ہوئے۔ پھر آپ خود میرن کا زانو پر تکیہ لائے مفائدہ عظیم ہوا سر سے پاؤں تک آپ زخمی ہو گئے کھوڑے پر سے اترے اور اترے ہوئے فرات تک پہنچ گئے اور چلو میں پانی سے لیا موزیوں نے غل مچایا اسے حسینؑ نے لے رہے ہیں آپ نے چلو سے پانی پھینک دیا اور جانبِ خیام متوجہ ہوئے دیکھا تو غل فقط آپ کے پانی نہ پینے کے لیے تھا پھر قتال کرتے ہوئے آپ فرات تک پہنچے اور چلو میں پانی لیا موزیوں نے طنزاً کہنا شروع کیا کہ اب تک آپ کو رمی کا شہ نہ آیا آسائش مرثوب ہے خیمہ کے صغیر بچے پیاس سے بے چین ہیں وہ آپ پانی یہ لیتے ہیں آپ نے پانی چھینک دیا اور فرمایا الحمد للہ اب ہمارے پانی حوض کوثر پر ہے اس کے بعد زمین پر آئے شمر نے سر مبارک جدا کرنے کا ارادہ کیا آپ نے فسق یہ تیرا کام نہیں ہے اس کا ہتھکا پنا اور خنجر ہاتھ سے گر پڑا اُس کے دوسرے ہاتھ خود آکر بھی ارادہ کیا آپ نے اُس سے بھی کہا کہ یہ تیرا کام نہیں ہے اس کا ہتھکا پنا اور خنجر گر پڑا پھر اس کا تیسرا ہاتھ سنبل نامی آیا اس کے دانت کتے کی طرح نکلے فتنے سینہ پر برص کا سفید داغ تھا اور سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا وہ آپ کے سینہ پر چڑھا آپ نے انھیں کھول کر فرمایا اپنا سینہ کھول دے جب اُس نے سینہ کھولا تو آپ نے انھیں مصدق فرمایا یہ تیری کام ہے شب کو میں نے دیکھا تھا کہ ابلیس میرا سر جدا کرتا ہے پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! ابھی میں زندہ ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ میں اب بچ نہیں سکتا کوئی ایسا زخم نہیں بچا ہے لیکن اگر تم لوگ اب بھی اپنے حرکات سے توبہ کرو تو میں قیامت کے دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمہاری توبہ کی گواہی دوں گا ان مردودوں نے کچھ خیال نہ کیا آپ نے فرمایا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

میرے حق صبر ادا کرنے کو ملاحظہ فرمائیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَصَرْتَ كَيْفَ وَعْدِي وَادِيتَ صَبْرِي اَنْتَ شَهِيدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 یہ رسول اللہ آپ پر صلوات اور سلام ہو آپ نے اپنا وعدہ کیسے پورا کیا اور کیسا صبر ادا  
 کیا آپ میں کے گورہیں۔ پھر آپ نے کچھ بندہ رو اور شبیل معون نے آپ کے مبارک  
 کوہمہ عمر سے جد کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُوْنَ اور آپ کو درجہ شہادتِ عظیمہ حاصل ہو  
 و کچھ شہادتین چونکہ نسل کتاب میں غیر مغیرہ رہے رہے تھے اس لیے میں نے اس کو ترجیح  
 فرمادیا۔ درحقیقت ہر بیت و چشمہ سعادت و امید شفاعت من تصانیف افضل تحقیقین سند متین  
 مرثیہ مرشدی حضرت مولانا شاہ حافظ محمد عبد رزاق قدس سرہ عزیز سے منقول لکھا  
 ہے میں کو اس سے زائد سب سے دیکھنا ہو وہ ان رسائل کو دیکھتے۔ اسی ہمہ گیرے حبیب اور  
 ان کے حبیب اور حضرت شہداء کے مرید کو وسیلہ رکے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا خاتمہ بخیر  
 ہو۔ عذاب قبر، عذاب دوزخ اور شدا بد محشر سے نجات دے (آمین)

## المجلس الخامس عشر

## فی الصفر

## ماہ صفر کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَشَّرَ فِي هَذَا  
 صَفَرٍ فَقَدْ بَشَّرَنِي بِدُخَانِ الْجَنَّةِ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھے صفر کے مہینے کی بشارت دے گا میں اسے بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دیتا ہوں (جہاں چاہیے کہ اس میں یہ سفر بھی  
 سے ہے۔ چونکہ کسی زمانہ میں حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا سے سفر کیا اور بعض کے نزدیک  
 آپ نے بہشت کے دنیا و حور سے کیا اس لیے اس کو سفر کرنے سے مدد کی تہ بندوں پر  
 ایک مہینہ بدین تمام سال میں دروغ سے منہ میں نازل توئی میں جب زمینوں و درجوں سے  
 فرزند آدم کے منہ زرد ہونے لگے تو سفر کے سین کو خدا سے بد دیوار سے روک دیا۔  
 حدیث میں ہے کہ جب صفر مہینہ پڑا تو اللہ سے پناہ اور عاقبت کا وعدہ فرما کر درجوں پر  
 کو یہ ہیں تار چار رحمت اس طرح کہ ہر رحمت میں جتنا کچھ چاہیں مہینہ سورہ خالص پڑھتے  
 تو اللہ میں مہینوں بدوں سے محفوظ رکھے گا کسی قدر رحمتیں میں نماز پڑھنے سے پناہ نازل آتے  
 اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی پہلی صفر چار رحمتیں میں ہر چہ پڑھے  
 میں رحمت میں نوح کے بعد پھر بارئ یا ایلہم انکفرتن و ردوہن میں پھر مہینہ  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَنَعْبُدُہٗ بِرَحْمَةِ بَارِئِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفُتُوْنِ اور چوتھی میں پھر بارئ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَارِ النَّارِ وَنَارِ النَّارِ وَنَارِ النَّارِ  
 منہ بارائے تعبد و ربّیٰ کَ سَتَعْبُدُ پڑھے اللہ میں کو تمام بدوں سے محفوظ رہتا ہے۔



اور سات راتھی میں دکھائی دیئے اور بعض کے نزدیک دس دھکی میں اور سات سر میں سفید نظریہ سے اس وقت آپ نے فرمایا پیری ظاہر ہوئی موت کا پیغام آیا اور اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی ہے

دولت اگر دولت جمشید لیت مٹوئے سفید آیت و امید بیت

اور آپ نے فرمایا ہے شَيْخُ شَيْبَانِي حَدَّثَنَا عَنْ ثَمَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ جُونِ مَرْثَدَةَ (۱) حرس (۲) امید اور آپ نے فرمایا ہے تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّكَ لَمَّا مَرَّ بِمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ (۳) اگر امید نہ ہوتی تو دنیا خراب ہو جاتی، منقول ہے کہ ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب یروشلم کو کھیتی کرتے دیکھ کر دعا کی اے اللہ میں گئے دس سے امید دور کر دے آپ کی باتوں کیوں ہوتی۔ فوراً اُس نے کھیتی چھوڑ دی اور یہودی کرنے لگا پھر تھوڑی دیر کے بعد کھیتی میں مشغول ہوا آپ نے اس سے سبب پوچھا اس نے کہا پہلے مجھے خیال آیا کہ اب میں مرنے کے قریب ہوں اللہ کی یاد کروں پھر خیال آیا کہ نہیں معلوم کب تک اور جیوں چھریں اپنا کام کرنے لگا۔ بعض کہتے ہیں کہ صفر کے مہینے میں حضرت جبریل نے آپ کو خبر دی کہ مہینہ کے گزرنے کے بعد آپ کو وصال ہی حاصل ہوگا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایک بار صفر کے مہینہ میں اہل مدینہ قنوں میں چلے آپ نے جبریل سے پوچھا کہ یہ آفتیں کب دور ہوں گی انہوں نے کہا اس مہینہ کے ختم ہو جانے پر اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایک بار حضرت ابو بکر صدیق کو سفر میں زکوٰۃ نہ نذر کیا پھر ان کا خط آیا کہ صفر ختم ہونے کے بعد میں حاضر خدمت ہوں گا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کہتے ہیں کہ ایک بار اس مہینہ میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہم سخت بیمار ہوئے آپ نے جبریل سے پوچھا انہیں کب صحت ہوگی انہوں نے کہ صفر گزرنے کے بعد اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی لیکن یہ دونوں زائد مشہور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال۔ صفر کا چاند نہ دیکھنا کب سے رائج ہے۔

جواب۔ مشہور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آئے تھے جب یہ مہینہ آنے والا ہوتا تو بے حد روتے اس پر شیطان کی وجہ سے ان کی دینے چاند دیکھنا موقوف



کر دیا مگر صحیح یہ ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سنگ محرم سے عیسٰی ہوئے تھے۔ صیہا آپ کے گرد جمع تھے چاند دیکھنے کی نوبت نہیں آتی اس لیے وہ لوگوں نے بھی دیکھنا موقوف کر دیا تھا مگر صرف کا چاند دیکھنے والے گندکار نہ ہوگا۔

سوال۔ آخری چہرہ تشبیہ کو خوشی کیوں کی جاتی ہے؟

جواب۔ مروی ہے کہ اسی دن حضرت دم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور فرعون مع لشکر غرق ہو۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو وجودی پر ہماری لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت رمول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عیسٰی تھے آخری چہرہ تشبیہ کو ستائیں یا تھائیں تاریخ تھی قریب صیہا آپ نے نہ کھڑکھول کر فربہ من عندی (میرے پاس کون ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یٰ یٰ بانی اَنتَ وَ اَرْحٰی اَدَا عَشَّةٌ میرے دل باپ آپ پر تصدق ہو میں ہوں، عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوئیں اور پانی منگا کر آپ کا سر دھویا۔ تمام جسم پر پانی ڈال کر آپ نے پوچھا کچھ کھانے کو ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا چب دل کچھ ہوئے موجود ہیں آپ نے فرمایا دو اور فامہ کو خبر دو وہ مع حضرت حسنین رضی اللہ عنہما حاضر خدمت ہوئیں آپ نے ان کو گلے لگایا اور حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی پیشانی پر بوسہ دیا، اور کھانے میں نہیں شریک کیا دو ایک نغمہ آپ نے جی کھائے اس ستائیں تمام ازواج و اصحاب و جمع ہو گئے آپ نے فرمایا اَصْحَابِی وَ اَحْوَآئِیْ کَیْفُ حَالِکُمْ یَہُوْدِیْ مِنْ بَعْدِی رے میرے صیہا ہا اے میرے صیہا تو تمہارا میرے بعد فراق میں کیا حال ہوگا، سب کے سب رونے لگے آپ نے سب کو دلدادہ پھر مسجد میں تشریف لایا ملت کر آئی سب صیہا بہ خوش ہوئے اسی خوشی میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سات ہزار اور حضرت عمرؓ نے پانچ ہزار دینار، حضرت عثمانؓ نے دس ہزار دینار اور حضرت علیؓ کو مائتہ و ہزار دینار، تین ہزار دینار صدقہ دیے، اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ رضی اللہ عنہ نے سو کھوڑے اور نو اونٹ خیرات کیے۔ اس دن آپ زیارت قبول کو اور اقارب اور بیواؤں سے ملنے کو گئے۔ شب پنجشنبہ کو اپنے ازواج سے میاشتہ کی چہر جمعہ کو آپ عیسیٰ ہوئے اور اسی علالت میں اس عالم سے رو پوشی فرمائی تَابَتْ رَحْمَتُ رَبِّیْ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اسی سے آخری چہار شعبہ کو خوشی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا حَيَاةُ  
الدُّنْيَا إِلَّا مَتْنٌ وَنَعْبٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ تَدَّبَّرَ تَتَقَبَّلُونَ ۝۱۰  
تَعْقِبُونَ ۝ اور نہیں ہے حیات دنیاوی مگر کھیل اور دور درہم بہر عمر آخرت کا بہرہ  
ہے متقیوں کے لیے یہ تم عقل میں رکھتے ہو۔



تو آپؐ نے پوچھا مجھے کہاں لیے جاتے ہو انہوں نے جواب دیا اَدْعُوكَ مِنْ دَارِ  
 الْخُرُورِ اِلَى دَارِ السُّرُورِ وَمِنْ دَارِ الْمِحْنَةِ اِلَى دَارِ الْبَقَعَةِ ر میں آپؐ کو دار غرور سے دار  
 سُرور کی طرف اور دارِ محنت سے دارِ نعمت کی طرف بلاتا ہوں، انہوں نے کہا پہلے مجھے  
 دکھا دو پھر چلوں گا۔ انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا پھر میں نہ جاؤں گا، انہوں نے  
 کہا میں زیرِ دستی سے جاؤں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا اور ایک طمانچہ سہارا  
 کر ملک الموت کی آنکھ کھل پڑی انہوں نے درگاہِ نبی میں جا کر فریاد کی اللہ نے انہیں شفا دے  
 کر کہا پھر جاؤ اور کہو اَدْعُوكَ (وَمَوْكَكَ) وَ اِلَى مَنْ هُوَ اَكْبَلُ الْمَوْتِ نے پھر حاضرِ نور  
 یہی کہے کہ آپؐ خوش ہو کر فرمانے لگے عَجِبُ عَجِبُ فَاِنِّي اُرِيْدُ نِقْدًا رَجَدِي ر و جہدی  
 کرو میں اس کے دیدار کا مشتاق ہوں) جاننا چاہیے کہ مومن کی روح جب تک (اَزْجَحِي  
 اِلَى رَبِّكَ رَاحِلَةً کی صدا نہیں سن سکتی جسم سے باہر نہیں آتی رجبِ حضرت برہمہ علیہ  
 السلام کی قبضِ روح کے یہ ملک الموت آئے تو آپؐ نے ذکر فرمایا اللہ نے مجھے پنا  
 خلیل کیا اور انہیں کو میرے سینے کے لیے جیسا ہے فَتَجَحَّى رَبُّهُ (اللہ نے پنا جو وہ دکھا دیا  
 آپؐ خوش ہو گئے اور روحِ جسم سے پرواز کر گئی حضرت عزرائیلؑ بچھڑ گئے ہر بارندگی سے  
 قَدْ وَصَلَ الْحَبِيبُ اِلَى الْحَبِيبِ نقل کیا ہے کہ ملک الموت مومن کے پاس آکر کہتے ہیں  
 بہشت کی طرف اور کافر سے کہتے ہیں دوزخ کی طرف آ اور دوستانہ خدا سے کہتے ہیں  
 خدا کی طرف، جاننا چاہیے کہ موت کی آرزو کرنا مستحب ہے مگر صعب کرنا نہ چاہیے کیونکہ  
 زیادتی حیات باعثِ زیادتی طاعت ہے۔ حدیث میں ہے صَوْبِي لِمَنْ هَلَّ عُمْرُهُ فِي صَلَاحٍ  
 اللہ رُس کے لیے خوشخبری ہے جس کی عمر اللہ کی عبادت میں دیر نہ ہوئی) اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا اِنْ رَغِمَتْ اَنْفُسُكُمْ اَوْ لَبَّيْهُمُ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَاتَمَتِ مَوْتُكُمْ  
 اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ر کہہ دیجیے آپؐ یہود سے اگر تم اپنے آپ کو اللہ کا دوست جانتے ہو تو تم مومن  
 کے علاوہ تو موت کی آرزو کرو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو) پھر خود ارشاد فرمایا وَ سَنُ  
 يَتِمَّتُوكَ اَبَدًا وہ تو کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے) حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ

لَا تُقَاتُوا رُجُومَهُمْ سِوَا مَا رُجِمُوا بِهِ لَكَ مِنَ اللَّهِ اسْمٌ سَعِيدٌ ۝  
اور جو ستر سے مارنے کو مکر وہ جانتا ہے اللہ اس سے مارنے کو مکر وہ جانتا ہے، سلطان  
عبد العزیز نے مکتوں مجنون رحمہ اللہ سے پوچھا ہم لوگ موت کو کیوں دوست نہیں رکھتے انہوں  
نے جواب دیا تم لوگ دنیا کو، بد اور عقیقی کو خراب رکھتے ہو پس بادی سے ویرانے میں  
جانا کیونکر پسند ہوگا۔ عبد العزیز غرہ رُجِمَ بَشَرٌ مِثْلُكَ ۝ واضح تو کہ جب حضرت  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عدالت زیادہ ہو گئی تو آپ کو حضرت عائشہ کے یہاں رہنے  
کی سبب بیبیوں نے اجازت دی کہتی دن تک حالت مرض میں مسجد میں کُربانے امامت  
کی جب ضعف نہ ہو گیا تو اپنی زندگی ہی میں آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت  
عظیم دی۔ حضرت صدیق نہ نہایت رفیق قلب تھے جب آپ کے مقام پر امامت کرنے  
کے لئے موتے تو بے قرار ہو کر روئے آپ نے جب یہ واقعہ سنا بدقت تمام حضرت  
علی رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں شریف  
کئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مکر کے خود ان کی تقدیر کی نماز کے بعد ممبر پر کمر  
آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی چہرہ بہور نصیحت فرمایا قرآن و مضمون پڑھو میرے بیعت سے  
نہیں ملوگ کرو نماز اور جماعت کے پابند رہو بزرگوں پر شفقت کرو۔ دو دو امامت جانو  
غیرتوں پر نرمی کرو۔ خاص و باطن میں اللہ سے ڈرتے رہو جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی  
اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے پسند کرو۔ چہر آپ ہر ایک سے رحمت مکر حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کے یہاں چہرے سے آپ کو آپ شہید ہوئی و در دہر بڑھایا ورحمۃ ربہ ہوشی  
حاری ہوئی۔ بعض کے نزدیک باحیوں راسخ، اول و بعض کے نزدیک دوسری راسخ الاول  
حق بنی نفع کے سبب سے آپ کا سر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زانو پر تھا کہ حضرت  
جب بیت نے حاضر ہو کر عرض کیا اللہ تعالیٰ سلام و درمزا چہرے کے بعد دریافت کرتا ہے  
کہ آپ دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں یہاں آنا آپ نے فرمایا اختارت سرفیق الاعلیٰ  
میں نے رفیق علی کو اختیار کیا پھر حضرت جبریل نے کہا حکم موت آپ کو یا موت کے  
تو بات میں رہ کر عرض کش کے کنارے رکھیں آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ رَحْمَتُ اللَّهِ كَثِيرَةٌ  
اور تو اسے محمد ان میں سے (میں امت عامی کو بچانے کے لیے زمین می میں رہنا پسند رہا  
ہوں۔ آپ رونے لگے حضرت جبریل نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا امت کے لیے رحمت  
کہیں یہاں نہ ہو کہ میرے جہن پر مذہب میں مثل محمد سابقہ کے وہ مسخ ہو جائیں پہلے ہی  
حضرت جبریل نے پہنچا کہ آپ کی امت پر نہ مذہب نازل ہوگا نہ صورتیں مسخ کی جائیں نہ مر  
ان پر وہ اور قحط نازل ہوگا پھر آپ رونے لگے پھر ارشاد ہوا آپ نے نہ زمین وہاں میں نہ آسمان  
کو ہم درجہ شہادت دیں گے۔ قحط میں ایک دن جو کہ رہنے دے کو ایک حج و عمرہ و ثواب  
دیں گے حضرت جبریل رخصت ہوئے پھر آپ نے کھ بند کر دی پھر حضرت عزیر میں قبض  
روح قدس کے لیے حاضر ہوئے پھر آپ نے ان سے کہ تم کو میری امت پر جس قدر غصہ  
کرنے کو آج مجھ پر کرو تا کہ میری ننگار امت کو تکلیف نہ ہو۔ حکم ہی ہوا آپ نے اسے سب سے  
نہ ہوں وہ آپ کی امت اور میرے بند سے ہیں میں ان پر رحمت کروں گا۔ حضرت عزیر  
اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ آپ ہر بار فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدًا  
دُشمن کے دل چاشت کے وقت بارشوں میں جمع رہوں کو آپ نے حضرت ابی بن کثیر رضی  
لہ عنہ کے یہاں وفات پائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ دنیا تاریک ہو گئی۔ آپ کی زبان ہر  
پر جو آخری کلمہ جاری ہو یہ قُلْ الصَّلٰوةُ وَمَا مَنَعَتْ يَمَانُكُمْ رَمَزُوا لَكُمْ رَهْوَ وَرَوْنَكُمْ  
پر شفقت کرو اور حضرت عائشہ کے حجرے میں دفن ہوئے۔ آپ کی عمر شریف میں خدمت  
سے مگر مشہور توں یہ ہے کہ تیس بیس برس کا سن ہو۔ لَقَدْ عَلِمْتُمْ فِرَاقِي وَمَا مُحَمَّدٌ اَكْرَمُ  
قَدْ خَلَعْتَ مِنْ قَبِيْلَةِ الْقُرَيْشِ لَوْ تَمَتَّ اَوْ قَتِلَ اَلْقَبِيْلَةُ عَنَّا اَفْقَارُكُمْ وَمَنْ يَنْشَبِ  
عَنَّا عَقِيْبِيْهِ لَسَنَ يَضْرِبُوْهُ سَبِيْلاً وَسَيَجْزِيْ لَهٗ شَرِيْئِيْنَ رَهْبِيْنَ فِيْ مُحَمَّدٍ كَرِيْمٍ اَنْ  
پہلے ہی رسول نہ رہے ہیں پس گروہ مر جائیں یا اسے جائیں تو کیا تم بیٹوں کے ہیں وہ  
جاؤ گے جو کوئی سلام چھوڑ کر کفر اختیار کرے تو سزا موت ہے کچھ نقصان نہ کرے گا ورنہ اسے  
کہ لہ شکر کہ نہ رسول کو تیرے دے گا مگر یہ وقت تھی کہ آپ کو حیات ابدی عطا ہوئی  
یقین تھا کہ آپ نفع مورت تک زندہ رہیں گے لَقَدْ عَلِمْتُمْ فِرَاقِي وَمَا مُحَمَّدٌ اَكْرَمُ

ثُمَّ مَاتَ وَاتَّهَمَ مَقَاتِلَتَيْنِ (اے محمد تم مرنے والے ہو اور یہ بھی مرنے والے ہیں) اس کے بعد نبیؐ کو خیال ہو کہ آپ کی وفات کے بعد اسلام کیونکر قائم رہے گا اس وقت یہ بیت و مَحَمَّدُ عَنَّا نَزَلَ تَوَقَّى اور آگاہ کر دیا کہ اگر تم محمدؐ کے بندے ہو تو وہ مرنے والا ہے اگر میرے بندے ہو تو میں حی اور قیوم ہوں اور اگر تم اس دم کو ترک کرو گے تو بھی میرا کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس بیت میں شدہ کرنے والوں سے ایمان پر ثابت قدم رہنے والے مراد ہیں۔ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کو کفار نے پکڑ کر کہا تو بت کو مجدہ کر ورنہ ہم مار ڈالیں گے۔ انہوں نے یہ نہ فرمایا کہ میں کفار سے ہاتھ پائیے خدا کو خبر کہ انہوں نے فرمایا یہ بھی نہ کروں گا۔ انہوں نے ان کے مارنے کو تیار تھا کہ خشک ہو گیا وہ بزرگ بے قرار ہو کر رونے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا اس لیے روتا ہوں کہ میرے شہید ہونا قبول نہ ہو۔ کفار نے اس قدر دیکھ کر حیران ہو گئے وراحدہ ملے سے انہوں نے ان کے خشک ہاتھ پر ہاتھ چھڑایا۔ انہوں نے ان کے ہاتھ کی برکت سے خشک ہاتھ کو چھپا کر دیا۔ گوشتیں و رقیقہ کا اس میں خدوت ہے کہ آپ کی روح ہم کو تو اب رسانی جائز ہے یہ نہیں لیکن بھیجے یہ کہ جائز ہے کیوں کہ رحمت الہی سے کسی کو بھی سیری نہیں ہوتی۔ آپ نے درود شریف پڑھنے پر یہ دعا پڑھائی ہے۔ متوجہ رہو کہ درود شریف کے فضائل میں نے مراد لکھیں ہیں۔ درود شریف پڑھنے میں بیت سہ سے کہیں جو دینا نوا ہے۔



## المجلس السابع عشر

فی فضیلة رجب شهر الله الاصم الاشهر وليلة الرغائب  
ماہِ رَجَبِ الْمُحَرَّبِ اور لیلۃ الرغائب کے فضائل کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رَجَبُ  
شهر الله من اكرم شهر الله اكرمه الله في الدنيا والاخرة حضرت ابو سعيد خدری  
رضی اللہ عنہ سے روای ہے کہ رجب مہر کا نام ہے عید السدم و مسقوۃ نے فرمایا ہے رجب اللہ کا  
مہینہ ہے جس نے اس کی بزرگوں اللہ دین و دنیا میں اس کی بزرگی رکھی ہے اس حدیث کے روای  
کے حق میں آپ نے فرمایا کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں۔ اس سے زائد کیا فضیلت دوستی سے  
الرَّجَبُ جانا چاہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک رجب کا مہینہ با عظمت رہا ہے  
لوگ اس میں بُرے کام کرنے سے بچتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہ شخص  
کسی عورت پر سال بھر سے عاشق تھا۔ اتفاقاً رجب کے چاند میں رات کو وہ عورت تجلیہ ہو  
اُسے ملی اس نے اس سے زنا کرنا چاہا پھر عورت سے پوچھا توگس مہینہ کا چاند دیکھ کر  
ہیں اُس نے کہا رجب کا یہ شخص رجب کی عظمت کے خیال سے زنا کرنے سے باز رہا حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ہمارے نذرانے بند کر کے کی زیارت کو جاؤ آپ تشریف لے  
گئے اور اس نے اپنے گناہ اور حکم الہی کا قصہ بیان کیا وہ شخص فوراً سدم سے آیا۔ دیکھو  
رجب کی عظمت کرنے سے کافر و دنیاوی میں دوست اسلام میں۔ عقیقی کے مرتبہ سدم کے  
سوا کون جان سکتا ہے۔ شہر اللہ یہ تعظیفی انانت ہے جیسے دیر میں کی تعظیفی مذہب کے  
مذہب میں سے یہ ہے کہ نبی کے مہر کا مہینہ میں بُرے لوگوں سے بچیں نیک کام نہ کریں۔  
اور ممکن ہے کہ شافعی تعظیفی میں وجہ سے ہو کہ یہ مہینہ اپنے ساتھیوں سے نبی کے واسطے یہ

میں۔ ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام۔ اللہ نے اس کو اپنے نام سے پکارا ہے التَّحِيْبُ شَهْرِيْ  
 مِنْ عَظَمَةِ اَعْظَمَتْهُ وَمِنْ اَهْدَا اَهْدَتْ اَهْلُهُ رَجَبٌ مِیرا مہینہ ہے جس نے اس کی تعظیم کی  
 میں اس کی تعظیم کروں گا اور جس نے اس کی توہین کی میں اس کی توہین کروں گا حضرت سرور  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا التَّحِيْبُ شَهْرٌ اَللّٰهُ اَكَاثَمُ رَجَبِ اللّٰہ کا مہینہ ہر اسے اس  
 کی وجہ یہ تھی کہ اس مہینہ میں کفار ہتھیار رکھ دیتے تھے اور لڑائی کی آواز نہیں سنائی دیتی تھی  
 ورجس کا قوس ہے کہ ہر مہینہ میں فرشتے آکر کرنا کا تبین سے بندوں کے نیک و بد اعمال سن  
 ہوا کرتے تھے مگر رجب میں بد عمل سننے کی ان میں قدرت نہیں ہوتی متوجہم کتاب ہے بعض  
 سب میں میں نے دیکھا ہے کہ قیامت میں جب تمام مہینہ بندوں کے نیک و بد اعمال بتائیں  
 گے تو رجب فقط نیکیاں بتا کر خاموش ہو رہے گا اس سے پوچھا جائے گا کیا تجھ میں بندوں  
 نے نہ نہیں کیے وہ کہے گا الہی تو خود جانتا ہے مگر مجھے شرم آتی ہے کہ تیرے بندوں کی  
 بُریاں بیان کروں انتہی۔ مَنْ اَكْرَمَ شَهْرًا اللہ دل سے عظمت کرنا اور زبان سے تعریف  
 کرنا اور جوارح کو بُرے افعال سے بچانا۔ صدقہ زائد دینا۔ نماز روزہ کی زیادتی کرنا اس کا  
 بُرہ کرنا۔ اس مہینہ میں جو کوئی ایک روزہ رکھے گا اسے ایک مہینہ کے روزوں کا ثواب ملے  
 گا اور دو ہزار نیکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور دو ہزار بُریاں مٹائی جائیں گی۔ حدیث میں  
 ہے جس نے رجب میں ایک روزہ رکھا وہ اللہ کی بڑی خوشنودی کا مستوجب ہوا اور دو روزے  
 رکھنے کا ثواب بیان سے باہر ہے اور تین روزے رکھنے والے اور دو رخ کے درمیان اللہ  
 یہ خدمتِ بنادے گا بس کا حول ستر ہزار برس کا ہوگا اور چار روزے رکھنے والے کو  
 ستھائی جنوں، ہندم، بدھ، قنہ و جال عذاب قبر سے بچائے گا اور پانچ روزے رکھنے والے  
 قیامت میں جب اٹھے گا تو مثل آفتاب کے اس کا چہرہ روشن ہوگا اور چھ روزے رکھنے  
 والے کی نیکی کا پتہ جاری ہوگا اور سات روزے رکھنے والے پر دوزخ کا دروازہ بند کر دیا  
 جائے گا اور آٹھ روزے رکھنے والے کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھولے جائیں  
 گے اور اسے اختیار دیا جائے گا کہ جس دروازے سے وہ چاہے جنت میں جائے اور نو  
 روزے رکھنے والا قبر سے کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے گا اور میدانِ جنت میں بغیر رک ٹوک کے

جاوے گا۔ اور جس نے دس روز سے رکھے اللہ اس کو دو سبز بازو دے گا جس میں موتی اور  
 یا قوت جڑے ہوں گے اُن کے ذریعہ سے وہ پل صراط پر سے بھی کی طرح گزرے گا یہ بارہ  
 روز سے رکھنے والا قیامت میں سب سے افضل ہوگا اور جس نے بارہ روز سے رکھے وہ کیا یافت  
 رکھنے والے سے بھی افضل ہوگا اور نیزہ روز سے رکھنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا اور چہرہ  
 روز سے رکھنے والے کو اللہ وہ کرامت دے گا جس سے کوئی اس کے سوا واقف نہ ہو۔  
 اور پندرہ روز سے رکھنے والے کو مقام آئینہ پر جگہ ملے گی اور اس کو امن کی خوشخبری دی  
 جائے گی اور حدیث میں ہے کہ تمام رجب کے روز سے رکھنے والا اگر اس سال مرے تو  
 شہید مرے گا۔ حدیث میں ہے کہ اِنَّ فِيْ رَجَبٍ لَّهٗ اَيُّقُنْ لَكَ رَجَبٌ مَّغْفِرَةٌ  
 يَّيَّضُ فَمَنْ صَامَ رَجَبًا سَدَّكَ اللهُ مِنْ ذَارِكِ النَّهْرِ رَحِمَتِمْ يَكُ نَبِيًّا  
 ہے جس کا نام رجب سے اس کا پانی نہایت مفید ہے جس نے رجب میں ایک روزہ بھی  
 رکھا ہے وہ اُن کا پانی پیئے گا رجب کی پہلی رات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ مہینہ میرے  
 اور بندے بھی میرے ہیں اور رحمت بھی میری ہے میں پکارنے والے کی پکار سنوں اور  
 والے کو دوں گا۔ مغفرت چاہنے والے کو بخشوں گا میری رحمت وسیع ہے اور تپہ رحمت  
 اراجین ہوں۔ جو کوئی پہلی شب رجب کو بیس رکعتیں دس سلام سے اس صحت پر کہ مرتبہ  
 میں بعد فاتحہ سورہ کافران یک بار اور سورہ اخلاص ایک بار پڑھے تو اللہ سے اور  
 کے مال و اسباب کو سال کی تمام آفتوں سے بچاتا ہے اور وہ قبر کے مذاہب سے محفوظ  
 رہے گا پل صراط پر بھی کی طرح گزرے گا اور جو کوئی پہلی تاریخ روزہ رکھے اور افطار  
 نماز مغرب کے بعد دو رکعت پڑھے اپنی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت المرسیٰ اور سورہ  
 خدس اور نقی یک ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ذر زیت  
 اور سورہ ناس یک ایک مرتبہ پڑھے ساتھ برسن کی عبادت کا ثواب پائے گا اور  
 کندہ نام سنی بزرگتر سے اس کے یہ بخشش پائیں گے اور حدیث میں ہے کہ  
 اَدْرِكُ الرِّجَبَ فَخَشَسَ فِيْ اَوْبَةِ اَوْسَجِهِ وَخَرَجَ مِنْ ذُوْهِ النَّهْرِ اَنَّهُ  
 اَمْلَهُ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ رَجَبٍ

جیسے کہ میچید ہوا ہے اور جس نے ہر غسل کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھی تو اللہ ہر رکعت کے بدلے میں اس کے لیے جنت میں ایک قصر بنائے گا اور ہر قصر میں ایک چیز ایسی نادر ہوگی جو نہ انھوں سے دیکھی ہو اور نہ کانوں سے سنی ہو اور نہ دل میں گذری ہوگی اور حدیث میں ہے کہ جو شخص رجب کی ہر رات میں چار رکعتیں اس عزت پر کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ قل ہوا اللہ پڑھے تو رجب تمام ہونے پر ایک فرشتہ اس کو ندا کرتا ہے اللہ کے دوست تجھے اللہ نے بخش دیا اور تجھے ہر رکعت کے بدلے میں حج اور عمرہ کا ثواب دیا ہے۔ متوجہم کہتے ہیں یہاں پر صاحب نافع المسبین نے لکھا ہے جو کوئی پہلی شب اور پہنی تاریخ کو چار رکعت پڑھے حالانکہ ہر رات میں پلٹنا چاہیے تھا اس لیے کہ اصل ثواب میں ہے ہر ایک گزار دہر شب ماہ رجب چار رکعت نماز جس کا ترجمہ کسی طرح یہ نہیں ہوتا جو صاحب نافع المسبین نے لکھا ہے انتہی۔ اور حدیث میں ہے جو شخص رجب کی چوتھیں رات کو دو رکعتیں پڑھے رکعت اول میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار قل شرح اور تین بار سورۃ اخلاص اور رکعت ثانی میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار قل شرح اور ایک بار قل اعوذ بربہ منق اور ایک بار قل اعوذ بربہ الناس اور سلام کے بعد میں بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الحمد والکملہ وہو غنی کر شیئاً قدیر پڑھ کر دھانگے تو قبول ہو گا اور حدیث میں ہے جو شخص رجب کے ہر جمعہ کو عصر سے پہلے اس طرح پانچ رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی سات بار اور سورۃ اخلاص پانچ بار پڑھے اور سلام کے بعد پچیس مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز العلی تعظیہ الکیبر متعال اور استغفر اللہ اتین لا الہ الا اللہ واسئح القیوم غفار الذنوب ستار العیوب وعلما ان غیوب ونبیہ سوزنیر پڑھے تو اس کی مراد پوری ہوگی اور سوچ اور سو غم اور سو بردہ ازاد کرنے کا ثواب پائے گا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حاضر خدمت ہوئی ہوا تھا کہ کوئی نہ تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہیں یہاں کون لایا میں نے عرض کیا اے اللہ کی خدا آپ نے بیٹھ فرما کر ہمارے لوگوں کو تو اس بات سے کما کر دے کہ جو کوئی رجب کی کسی رات

دس رکعتیں ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ کافرون اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے اللہ اس کے تکبیر گناہ معاف کرے گا اور ہر رکعت کے عوض میں ساڑھے تین سو روپے کی عبادت کا ثواب دے گا اور ہر سورہ کے عوض ایک قسمر وارید کا جنت میں دس روزہ نماز اور روزہ دار اور حاجیوں کا اس کو ثواب ملے گا اور فراغت نماز سے پہلے اللہ سے بخش دے گا اور زبرد غرض ایک فرشتہ ندا کرے گا اے اللہ کے دلی اللہ نے مجھے درخش کرے سے آزاد کر دیا ایسا ہی مناسیح میں ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس مہینہ میں اللہ اور تم تشریف لائے جس پڑھا کرے اور حدیث میں ہے مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً فِي شَهْرِ رَجَبٍ عَفَّرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً جس نے رب کے مہینے میں ایک بار قل ہو اللہ پڑھی اللہ اس کے پچاس برس کے گناہ بخشتے گا اس مہینہ میں بیت الکرسی پڑھنا بے ثواب ہے جو کوئی مابین عصر و مغرب اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي كَالَهُ اَكْهَادُ اسْتِغْفِرُ مَرَّةً اَلَيْسَ تَوْبَةً عَبْدٍ تَطْبِخُ لِنَفْسِهِ خَيْرًا اَوْ كَانَفَعَتْ بَيْنَ مَرْتَبَةٍ پڑھے گا اللہ اس کے گناہوں کو الہام کرے گا کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی برائیوں کا کاغذ چاک کر دیا۔ اگر غرض اس مہینہ میں ہر نیک کام کا ثواب بے حد ملتا ہے اس مہینہ میں سیائہ مذکور جو اس مہینہ میں نہ کیا ہو گویا اس کی خسارت کرنا سے اور حدیث میں ہے مَنْ تَابَ فِي الرَّجَبِ كُتِبَ لَهُ ثَوَابُ اَدَمَ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَوَجِبَ لَهُ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى۔ جس نے رجب میں توبہ کی اس کے لیے حضرت آدم اور حضرت داؤد علیہما السلام کا ثواب ملتا ہے۔ اور اللہ کی خوشنودی اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے۔

## لیلۃ الرغائب

رجب کی اول شب جمعہ کو رغائب کہتے ہیں اور رغائب کے معنی عشاء بیدار کے ہیں حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام لیلۃ الرغائب میں ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ حضرت نبوی ہوئے اور عرض کیا کہ یہ رات گنہگاروں امت کے لیے مغفرت کی ہے مگر سات آدمیوں کی بخشش نہیں موتی (۱) سود خوار (۲) متکبر (۳) عاق و ابدین (۴) زن کافرون (۵) نوحہ



کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حد نہ ہے کہ اس میں بڑی بات  
کو نہیں پہنچی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ کے فضائل کی ترغیبیں ہیں جو کہ ان میں سے  
پہلے اور عمرہ وغیرہ کا ثواب فائدہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ چاہئے کہ ایسی حاجتیں چاہئے جو کہ  
چاہئے عذاب میں موضوع سمجھنا چاہیے۔ کتب مذہب نماز و تہجد و نماز و غیرہ سے  
دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔ و اللہ اعلم بالصواب۔



## امجدس الثامن عشر

فی فضیلة الاستغفار وقصة عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

پندھویں حرب کی فضیلت اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کے

### بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من  
صبر یومہ لا یستفاح فکم اللہ عنہ ثمانیۃ ارباب العجۃ یدخل من ینہ شاعر  
تحت غمامہ بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پندھ  
حرب روزہ رکھنے والے کے لیے نیت کے تھوڑے روزے کھول دیے جاتے ہیں جس  
روزے سے نہ چاہے و غل تو اس کے راوی کی شان میں یہ حدیث موجود ہے خالد  
بن ولید سیف من سیوف اللہ تعالیٰ فی الکافین (خالد بن ولید بن ابی امیہ بن الدؤبہ) تمواروں  
میں سے ایک تموار میں (حدیث میں ہے کہ کوئی پندھویں جب کوئی سورہ فاتحہ پڑھے  
اور زبان میں کسی سے کلام نہ کرے تو وہ اس سے زمینوں کے برابر شہداء رہیں سوانحیرت  
یا درجہ کوئی دشمن تمہارے استغفار سے لڑی کالہ کا ہونے کی تیوہم سے لایوہ  
مضبب نقوب کا شیف انکروب غفار لذنوب فالن الحبوب و توب ایہ و هو  
حبیبی و نعم لربید نعم لکون و نعم لخصیر پڑھے تو اس کے لیے ساتویں آسمان سے  
نشتہ نہارتے اس کے مدد کے دوست تجھے مدد سے بخش دیو از نیت تجھ پر حلال اور  
اور خیر مہربانی اور بھی اس کے فضائل میں کتاب میں بہت ہیں۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ

کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی دن پہلے پہل صغریٰ میں کلام فرمایا میں وہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ شہدائے اذ قالَت امْرَاَتُهُ عِمْرَانُ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مَعْزُورًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یہ دیکھتے آپ اسے موعود علیہ وسلم اس وقت کو جب عمران کی بی بی نے کہا اسے یہ وردگار میں نے تیری نذرانے کہ جو میرے پیٹ میں ہے اس کو تیری راہ میں آزاد کر دوں پس تو میری نذر قبول کرے تو ہی سننے والا ہے جو کچھ میں کہہ رہی ہوں اور جاننے والا ہے جو کچھ میرے پیٹ میں ہے عمران بنی اسرائیل میں ایک عابد تھے اللہ نے انہیں مثل اور انبیاء کے یا وہی سے جیب موعود فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اَخْصَفٰی اَدَمَ وَنُوْحًا وَاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم اور عمران کو تمام عالم پر بزرگی دی ہے حضرت موعود عالم علی السلام علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اکثر باپ کی حدیثت رکوں پر اثر کرتی ہے اور حضرت شیخ کن الدین ابوالفتح قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں پہلے مرد صالح کی برکت سے وہ دیر اثر کرتی ہے جب اور زمانہ ہوتی ہے تو شہر بہر اثر کرتی ہے جب در زمانہ ہوتی ہے تو تلبیہ پر اثر کرتی ہے قَدْ وَضَعْتَهَا قَاثِلَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاِنَّہٗ عَلَمٌ بِکَ وَضَعْتَ وَکَیْسَ الذِّکْرِ کَاُنْثٰی رَجِبُ اُس نے رک کی جی تو کہا اسے پروردگار میں نے در رکی جی اور تو خود جی وضع حمل کو جاتا ہے اور نہیں ہے نہ مثل مادہ کے اگر اثر کا موعود میری پوری ہوتی ورنہ بیت المقدس کی خدمت کرتا۔ رک کی مصلح زوج مومن انوس سے کہ تو ستمیری نذر قبول نہ کی۔ ارشاد ہو تو شکین نہ ہو یہ بڑی مبارک رک کی ہے اس کے دامن عفت کے ایک تاری بلا ہری بڑے بڑے جو غمزدوں کی پگڑیاں نہ رہیں گی۔ تو خوش ہوا در شکر کر پھر فرمایا اِنِّیْ سَمَّیْتُہٗ مَوْسٰی وَرَفِیْہٗ هٰدِیًّا وَذَرِیَّتَہٗ مِنْ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہم نے اس کا نام مریخ رکھا اور اس کو در میں کی دو دو شبستان مردار سے

مخوف کر جا۔ تَتَقَبَّحُوا رَبَّكُمُ الْيَقِينُ حَسَنٌ وَ اٰتَمَّتْهَا نَبَاتٌ حَسَنٌ پس تمہوں کو یہاں اس کو اس کے ب  
 نے اچھا تمہوں کرنا اور پڑھا پاس کو پڑھانا نیک، حضرت مریم کو ایام عنونیت میں جنت کے  
 میوے کھانے کو ملتے تھے۔ غرض کہ ان کی والدہ بی حسد ان کو ساتویں یا چالیسویں دن لے کر  
 بیت المقدس میں حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا میں نے  
 نذر فی حق اور اللہ نے میری نذر قبول بھی کر لی یہ لڑکی حاضر ہے آپ جسے چاہیں دے دیں  
 حضرت زکریا علیہ السلام نے خود ان کی پرورش کا ارادہ کیا۔ لیکن حضرت مریم کے خویش و اقربا  
 بہر شخص چاہتا تھا کہ ہم پرورش کریں بے حد جھگڑا ہونے کے بعد بیٹے ہوا کہ قرعہ ڈالیں جس کے  
 نام پر سکے وہ اس کا نہیں تو پھر بعض کے نزدیک غیبی آواز آئی اور بعض کے نزدیک جبریل کے  
 ذریعہ سے یہ حکم آیا کہ سب لوگ اپنے اپنے قلم تراشیں اور نشانی بنا کر دیا میں دلیں جس کا نام  
 تر دو ہے وہ اس ٹرن کا نہیں مگر جس کا ذکر سورۃ آل عمران میں موجود ہے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ  
 ذٰلِكَ فَيَقُولُ اَقْرَبُهُمْ اِلَيْكُمْ يَكْفُرْ مَزِيَّةً (اے محمد آپ اس وقت موجود نہ تھے جب  
 وہ اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریم کا نہیں تو) پس اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا  
 علیہ السلام کی دعا سے ان کے قلم کو ابھار دیا وَكَفَّيْنَاهُ زَكَرِيَّا (اور حضرت مریم کی حضرت  
 زکریا علیہ السلام نے پرورش کی) اگر ذرا جی ان کو دیر ہو تو اللہ ان کے یہ جنت سے  
 نعمت بھیج دیتا جیسا کہ خود فرماتا ہے كَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ زَكَرِيَّا مِحْرَابًا وَجَدَ عِنْدَهَا  
 رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اِنِّىْ لَكَ هٰذَا اَقْلَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ  
 بِغَيْرِ حِسَابٍ (جب زکریا اس کے محراب میں داخل ہوئے تو اس کے پاس رزق پایا پوچھا  
 اے مریم یہ کہاں سے آیا مریم نے کہا یہ اللہ کے پاس سے آیاتہ القہر میں کو چاہتا ہے  
 بے حساب رزق دیتا ہے) حضرت مریم ایک حجرہ میں رہتی تھیں اور آپ کے دو کام  
 تھے (بیت المقدس میں بھار دینا) (۲) اللہ کی عبادت کرنا یہاں تک کہ سن بوجھ و بوجھ  
 پھر سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا علم کا یوں بیان فرمایا ہے۔ وَ اَذْكُرْنِيْ اَلِكْتِبِ  
 مَرْيَمَ اِذَا تَلَبَّثْتَ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا  
 رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا

قَالَ اِنَّكَ اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّكَ لَا هَبْ نَبِيًّا غَدَاً رَكِيًّا قَالَتْ اَتَقِيْ بِيْنُوْنَ لِيْ غَدَاً وَنَحْنُ نَسْتَفِيْ  
بَشَرًا وَكَمْ اَنْتَ بَعِيْدٌ قَالَ كَذَبْتَ ذٰلِكَ رَبِّيْ هُوَ عَلٰى هٰٓئِيْنَ وَنَحْنُ اٰيَةُ يَوْمٍ اَحْمَدٌ  
مِنَّا وَكَانَتْ اَمْرًا مُّقْضٰٓيًا۔ ریاد کرو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ میں حضرت زکریاؑ اور  
حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قصہ کے بعد مریم کا قصہ جبکہ وہ اپنے اہل سے رُٹے جانے  
والے آدمیوں سے، ایک بوڑھے مکان شہر میں اپنی اور ان کے درمیان میں پرند  
وال کر اللہ کی عبادت کرنے لگی پس ہم نے جبریل کو بھیجا وہ انسانی صورت میں اس کے  
پاس گئے۔ مرد اجنبی کو دیکھ کر اس نے کہا میں پناہ چاہتی ہوں رحمن سے اگر تو منتہی ہے  
رجائنا چاہیے کہ قیامت میں جب مردانِ خدا سے جائیں گے تو سب سے پہلے حضرت یحییٰ  
آئیں گے اور یہ بھی یاد رکھنا کہ متقی خدا سے اور فاسق ملعان سے اور منافق آدمیوں سے  
دُور کرتے ہیں۔ اسی لیے حضرت مریم نے کہا کہ اگر تو متقی ہے تو اللہ سے دُور اور میرے پاس  
نہ آ، جبریل نے کہا میں تیرے پاس تیرے پاس تیرے رب کا بھیجا ہوا اس کا کام کو یہاں توں کہ  
تجھے ایک پاک لڑکا دوں جو تنہائی میں میرا مونس ہو مریم نے کہا میرے رب کا کیونکر ہوگا  
آج تک کسی مرد نے مجھے نہیں چھو ہے اور میں یہ کہہ بھی نہیں ہوں۔ جبریل نے کہا تم پہ  
کتنی ہو مگر تمہارے رب کو بے باپ کے بھی لڑکا پیدا کرنا آتا ہے اور یہ اسی تیرے رب  
کرنا ہے کہ آدمیوں کے لیے ایک بین نشانی ہو جس سے وہ بغیر شہر کے تم کو روکا دینا اللہ  
کی رحمت ہے اور یہ کام ازل ہی میں مقرر ہو چکا ہے یہ کہہ کر جبریل چلے گئے فَحَمَلَتْ  
فَاتَّبَعَتْ بِهَا مَكَانًا تَمِيْمًا فَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعٍ اَنْخَضَتْ وَوَلَدَتْ يَاسِيَةً مِّمَّنْ  
قَبْلُ هٰذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مِّنْهُمْ قَدْ دَاهَمَ مِنْ تَحْتِهَا اَلْكَا تَخْزٰى قَدْ جَعَلَ رَبِّيْ تَخْضِرَ  
سِرِّيْ وَهَرِيًّا اِلَيْكَ يَجِزُّ اَلْخَلَّةُ تَسَاقَطَ عَيْنٌ رُّعْبًا فَنِيْلُ فَاَشْرَفَتْ فَتَنَزَّلَتْ  
عَيْنٌ فَاَمَّا نَزِيْعٌ مِّنْ اَنْبِيَاۡ اَحَدًا اَفْقَرُوْا رِزْقِيْ نَزَلْتُ بِرَحْمٰنٍ صَوْمًا فَكُنْ اَكْلًا  
اَيُّوْمَ اِنْسِيَا۔ پس وہ حاملہ ہوئی بعض کے نزدیک نوہینے اور بعض کے نزدیک آٹھ مہینے  
حمل رہا اور بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمل اور وضع ایک ہی حالت میں ہوا اور مقرر  
کے نزدیک حمل کے چند ساعت بعد وضع حمل ہوا بعض کے نزدیک چار بیس دن حمل رہا۔



تو کہنے لگا کہ یوں کہ کلام کر میں ہم ایسے بچے سے جو ابھی گھوڑے میں ہے اللہ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی قدرت سے کو یا کر دیا انہوں نے فرمایا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتا دیا ہے اور مجھے اس نے نبی و برکت دل کیا ہے جہاں رہوں گا مبرا رہے ہی رہوں گا مجھ سے معجزے ظاہر ہوں گے میں بین کی تعلیم دوں گا اور مجھے اللہ نے سحری حکم یہ دیا ہے کہ نماز پڑھتا رہوں اور زکوٰۃ دیتا رہوں جب تک زندہ رہوں اور اپنی ماں کے ساتھ نبی رہوں اس کو زمانہ تمہمت سے بچاؤں (یہ میرا پہلا معجزہ ہے اور اللہ نے مجھے جبار متفق نہیں بنایا ہے مجھ پر خدا کی سلامتی ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں زندہ ہو کر اٹھوں گا صراطِ مستقیم ہے حضرت مریمؑ کی وفات کا محل میں نے غنیمت سے مراد نو غنیمت ترجمہ اُردو داتا غنیمت میں مذکور ہے جسے دیکھنا ہو دیکھیے۔ انتہی۔ جب حضرت مریمؑ کا انتقال ہو تو آپ اپنے رب کے قتلے اس کے بعد آپ نے اکبرؑ بر مس دعوت اسلام کی اور معجزے دکھائے چہرہ شد سے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اب آخر زمانے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ دجوں کو مارنے کے لیے دنیا میں آ دیں گے اور شریعت محمدیؐ پر عمل کرنے لگیں گے ذَا لَکَ عِیْسٰی بِنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِی فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْعَہٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاَیْمًا یَتَوَلَّہُ لَنْ فِیْکُوْنَ یٰ عِیْسٰی بِنُ مَرْیَمَ کَا بَیَانُ ہٰہُ یہی سچ تو ہے جس میں شمار میں شک کر رہے ہیں اور اللہ کو لائق نہیں اور حقیقہ نہیں ہے کہ یہ کہہ جاتے یا شہرے وہ زن و فرزند سے پاک ہے وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے کتاب ہے کہ عدم سے وجود میں آئے وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ استحقاق تمام مسلمانوں کو عندئذ مدد سے بچے درخاتمہ بخیر کرے رَحْمَتُہٗ بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ بِالْکُسُودِ دِیْنًا وَبِطَحْمَتِہٖ صَوْنُ اللّٰہِ عِبَّیْہِ وَسَمَّہٗ نَبِیُّہٗ۔





گیا اپنے بندہ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ مسجد قسمی جس کے گرد گردو بہمنے بڑی  
 دی ہے تاکہ دکھائیں ہم اپنے اس بندہ کو بعض نشانیوں۔ یعنی وہی اللہ سننے اور دیکھنے  
 والا ہے۔ مقرر جہم کتاب ہے سبحان علم ہے تسبیح کے لیے جیسے عثمان راغب کا قول ہے کہ  
 تسبیح کے معنی پانی یا ہو پر جدی سے گزرنے کے ہیں جیسے ہمارے عرب میں ہوتا ہے۔  
 سَبَّحَ سَبَّحًا وَسَبَّحًا یعنی گزرا وہ پانی میں جدی سے اور بھی اڑا رہے ستارے اس وقت کہ  
 کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلٌّ فِي فِئَةٍ يَسْبَحُونَّ کو سترست  
 آسمانوں میں دوڑتے ہیں۔ یہاں حرکت تارے کی فلک پر وقوع نوئی بھی گھوڑوں کی دوڑ  
 پر بھی اس کا مستعمل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالسَّابِقَاتِ سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ  
 جدی کرنا مراد ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ يَكْفِيْ سَبْحًا سَبْحًا وَتَسْبِيْحًا  
 کہتے ہیں کہ سبحان اسم سے مصدر کے مقام پر وقوع ہوتا ہے تسبیح کا مستعمل بغیر غفلت کے  
 نہیں ہوتا اگر بغیر غفلت کے مستعمل کیا جائے تو تسبیح کے لیے ٹھہر جاتا ہے اور اس سبب  
 پائے جانے کی وجہ سے غیر منہوت ہوگا ایک علم دوسرے لف و لون نہ کرے۔ جن حاسب  
 قوں ہے کہ سبحان علم ہے تسبیح کے لیے یہ بھی جان لینے کی بات ہے کہ سبحان کا مستعمل مراد  
 بزرگ میں کیا جاتا ہے۔ اگر معراج منام میں ہوئی تو کوئی بزرگی اس میں نہ تھی اور قریش اس  
 کے انکار پر مباہرت نہ کرتے اور غنیف اور غنم و مرتد نہ موتے ہی غنم سے یہ بات ثابت  
 ہے کہ آپ کو معراج بیداری میں ہوئی گرا جاتے کہ معراج روحی ہوئی تو اس کا کس  
 جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعیدہ کا غنم فرمایا ہے اور عبد کا حلقی اور مراد یہ ہے کہ  
 مع جس پر ہو کر رہا ہے اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ آپ کو مع جسے حاجت بیدار رہا  
 معراج ہوئی۔ دوسرے جواب یہ ہے کہ آپ کو ایک گئے رہا ہے کہ جس جس نے توبہ نہ  
 روح کا اس کو تائید میں جو پیغمبر اپنے دل میں ایک حدیث معتبرہ محمد بن حنفیہ  
 سے نقل کی ہے جس کو دیکھتا ہوں دیکھتا ہوں خداوند قلم معراج ہوئی یہ ہے کہ آپ کو جب  
 ستر قبوین شب و اقامت کے مکان میں ستر صفت فرشتہ چھت چھت چھت چھت چھت  
 آئے اور آپ کو بیدار کر کے مژدہ وصال ہی کیا آپ نے انوار کے دروازے پر

چہ حضرت جبریل نے زمزم پر رک کر آپ کو نہ دیا اور شق صدر کیا آپ نے مقام برہم پر  
دورعت نماز پڑھی اور باقی پر نماز ہوئے اس کا قدم حد نظر پر پڑا تھا آپ پہلے ایک  
سبز زرد پر پھر ایک روشن زیت پڑ گندہ سے چہرہ بیت لحم درجہ بلور کی میوہ پہلی زمین پر  
تھی اور دوسری دینی بیت شکر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں کو یہ طور پر  
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھامے کلام کیا تھا ان سب مقاموں پر آپ نے دو دو رکعت  
نماز پڑھی پھر آپ کو ایک حسین عورت یعنی دنیا در ایک یحییٰ شیطانیہ پھر ایک اور آپ  
نے دینی جانب سے چہرہ دوسری و زبانی جانب سے شنی سنی طرف آپ تفتت نہ ہوئے  
حضرت جبریل نے کہا اگر آپ عورت کی طرف توجہ کرتے تو آپ کی امت دنیا میں پھنس  
جاتی اور اگر لوہے کی جانب متاع ہوئے تو آپ کی امت شیعہ کے قریب میں مبتلا  
ہو جاتی اگر دینی جانب کی اور نہ آپ رخ کرتے تو تمام امت یہودی ہو جاتی اگر بائیں  
جانب کی اور نہ یہ تفتت کرتے تو تمام امت نصاریٰ ہو جاتی۔ پھر آپ کو حضرت موسیٰ علیہ  
السلام اور ابراہیم اور عیسیٰ علیہم السلام سے باہم سلام عیبک ہوئی پھر آپ نے ایک گروہ کو  
خجندیہ سے دیکھا کہ جب وہ خجندیہ کو کہتے ہیں تو پھر خجندیہ نور ویسے ہی نورانہ ہو جاتی ہے  
یہ چاروں کی مثال تھی۔ پھر ایک گروہ مدحی کے سر پتھروں سے توڑے جاتے تھے اور  
نوسنے کے بعد پھر دست ہوتے تھے پھر توڑے جاتے تھے یہ نمازیں کا بنی کرنے و ہوں  
کی حالت تھی۔ پھر آپ کو ایک گروہ مدحیوں سے چھینٹے ہاندھے تھے اور جانوروں  
کی طرح چرتے تھے اور خشک گھاس اور گرم پتھر اور زقوم کھاتے تھے یہ زکوٰۃ نہ دینے  
و ہوں کی مثال تھی۔ پھر ایک گروہ مدحیوں کو عیدہ گوشت چھوڑ کر مڑ ہو گوشت کھاتے تھے  
ان دونوں کی مثال تھی جو منکوحہ عورتیں موجود ہونے کی حالت میں زنا کرتے تھے پھر ایک  
شخص کو آپ نے دیکھا کہ لکڑیوں کا ٹکڑا جمع کرتا ہے اور اٹھاتا ہے مڑ کھا نہیں سکتا پھر بھی  
اس پر مڑیاں زیادہ کرتا ہے اور اٹھانے کا قصد کرتا ہے یہ ان کی مثال تھی جو بہانت میں  
نیابت کرتے تھے۔ پھر ایک گروہ آپ نے دیکھا جن کے نوٹھ اور زبان لاسے لہجہ ہوں  
سے کائے جاتے ہیں پھر دست ہوتے ہیں پھر کائے جاتے ہیں یہ ان لوگوں کی مثال

فقہی جو دین میں فساد پیدا کرنے کے لیے لکچر دیتے ہیں۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک چھوٹے پتھر سے بڑا میں نکلا چاہتا ہے کہ پھر پتھر میں چاہا جائے مگر نہیں جا سکتا یہ ان لوگوں مثال فقہی جو بڑیوں بولتے ہیں۔ پھر شرمندگی سے لوٹنا چاہتے ہیں پھر آپ نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ فرمایا اس کے بعد آپ بیت المقدس میں داخل ہوئے اور نبیان اہمیت کی۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک پیالہ شہد کا دریا پس دوزخ کا پیش کیا آپ نے دوزخ کا پیالہ لے لیا اس وقت حضرت جبریل نے کہا کہ آپ نے اس دم قبول فرمایا

اَنْ شَبَّ كَهْ بِهٖ سِرِّ سَمٰوٰی رَفِیْ زَسْرَ اَسْمٰوٰی  
در پو یہ برق زیر ر منت جبریل چو برق و رعت بیت  
برداشت قدم زریگ بھجی افراشت علم بہ سنگ اتھنی  
برخیل رسل اہمیت داد وز سیر سیل تمامیت داد

پھر آسمان سے معراج آئی تھی اور اس پر چڑھائے گئے تھانوں کے دروازہ پر پہنچے جبریل نے دروازہ کھولا پوچھا کیا کون ہے انہوں نے کہا میں میں جبریل ہے تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا بدے گئے ہیں انہوں نے کہا دروازہ کھولا گیا آپ اس میں داخل ہوئے تمام فرشتوں نے مرجع ہی پر آسمان پڑی رہا کا ہے۔ یہاں آپ نے حضرت آدم کو دیکھا کہ ان کے دہنے بائیں لوگ ہیں وہ دہنے طرف دیکھ کر منتہے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں آپ نے ان کو مدد کیا انہوں نے جواب دیا وَكَلَّمَكَ بِالْأُحْیٰ وَالنَّبٰی سَمِعَہٗ حضرت جبریل نے آپ سے کہا کہ ان کے دہنے عرف ان کی جنتی و رولی روحیں اور بائیں عرف ان کے دوزخی اور دوزخیں ہیں پھر وہی طرح آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یہ آسمان پہلی کا ہے۔ پھر تیسرے آسمان پر آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی یہ آسمان تیسرا کا ہے۔ پھر چوتھے آسمان پر حضرت موسیٰ سے

یہ آسمان سونے کا ہے۔ چہر ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی  
یہ آسمان یہ قوت سُرخ کا ہے۔ وضع نوکہ بر آسمان میں اپنے تخت دے آسمان سے راند  
فرشتے ہیں وہ ہر درشتہ تدرک تسبیح و تہلیل میں مشغول ہے اسی طرح آپ تمام مجاہدات  
قدرت کی سیر کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ حادان عرش کو دیکھا پھر آپ مدۃ منتہی پر چڑھائے  
تے۔ من کے نیچے سے نیل، فرات، تیجون، جیحون چار نہریں جاری ہیں۔ پھر بیت المعمور  
کی سیر کی پھر آپ کے سامنے جنت و در من کے نعمت و در دوزخ و در من کے شدائد پیش  
کئے۔ پھر آپ ایک مستوی مقام پر چڑھائے گئے جہاں آپ نے فلموں کے چمن کی دواز  
سنی چہر جبریل خست ہوئے اور میکائیل ہمراہ ہوئے مجاہدات قدرت تک پہنچے اور ستر  
جواب آپ نے کئے فرمائے چہر فوف پر سو۔ نور آپ عرش تک پہنچے آپ فرمائے  
ہیں میں نے وہاں ایک بڑی بات دیکھی جو زبان پر نہیں آسکتی۔ پھر عرش سے ایک قطرہ  
آپ کی زبان پر ٹپکیا جس کی وجہ سے . . . . . آپ گھوں و گھپیوں کی خبر سے  
ہوئے ورنہ آپ منور ہو گیا پھر ایک نور کے عالم میں پہنچے وہاں وحش ہو۔ آپ  
فرمائے ہیں میں نے شمس و بکر کی آواز کے ایک ورنہ سنی قف فون رَبِّکَ یَصْنَعُ مَکْرَہَہِ  
آپ ہر رب مخلوق میں ہے تاکہ وہ حق علی میں نے نہ سنی اسے قمر قریب ہو جیتے اور آپ کو  
مَدَدَہِ ذٰلِی فَتَنَہِ فَاکَانَ کَذٰبٌ تَوَسَّیْنِ اَوْ اَذٰی حَسْبُکُمْ ورنہ اپنے اللہ کی حمد و در فرمایا اَلْحَمْدُ  
لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَتَحِیَّاتُ السَّلَامِ عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اُسے فرمایا  
سَلَامٌ عَلَیْہِ وَعَلٰی عَیْدِہٖ وَسَلَامٌ عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب آپ کی یہ غلو ہوتی دیکھی ایک زبان  
نور شہدائے گرامہ کا شہادہ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُولُکَ کہنے لگے۔ آپ نے ستر  
ت ورنہ یہ سونے کی مٹوں پر عذاب کیا مست کیا میری مت پر کیا کرے گا رند و ہو  
آپ تو رند نہ ہو جس نعمت پر رحمت توں کے ان و برائیوں کو جہد یوں سے بدل دیں گے  
وہی وہاں بول رہے ہیں گے اور جو تم پر جہر دے کرے گا ہم اس کے لیے کافی ہو جائیں گے پھر  
آپ کی مست پر بھی اس وقت کی نماز فرض ہوئی اور آپ واپس ہوئے حضرت موسیٰ  
نے ان کے مٹی پر شہادت آپ نے تخفیف چاہی آخر میں پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی

اور ثواب میں یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے برابر ہوئیں جب آپ اپنے مکان پر تشریف لائے تو صبح کو یہ واقعہ بیان کیا جن کے دونوں کو اللہ نے یمن کا مل دیہ تھا تھا ثواب نے تصدیق کی اور انعام ہی کے مستحق ہوئے اور جن کے قبوں پر اللہ نے کبریا کی ثواب نے تکذیب کر کے اپنی عفتی بجائی۔ واضح ہو کہ آپ نے اللہ کو یہ جواب دیا اور جو روایتیں اس کے خلاف ہیں وہ قابل وثوق نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

## المجلس العشرون

فی فضیلتہ شہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## ماہ شعبان کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ بَاهِغِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ فَتَحَّتْ لَهُ ابْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُفِرَتْ عَيْنُ نَبِيِّ الْيَوْمِ  
 حضرت بی باہی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 جس نے شعبان میں ایک روزہ رکھ لیا اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں  
 اُسے اور دروازے کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے، اس حدیث کے روح جب معلوم  
 ہونے کے لیے آئے تو آپ کو حکم ہوا کہ تم غنیمت کرو آپ نے ان کے لیے نیچے چادر بچھا  
 دی تمہوں نے اُسے اُٹھائیں اُسے اُٹھائیں سے لگایا اور عرض کیا میری مثال کہ آپ کی چادر  
 پر پائوس لکھوں آپ نے فرمایا: بَوَّاهُ مَنَّا كَذِبٌ وَبَصِيصَةٌ رَجُلٌ مَرَاهِدٌ وَرَجُلٌ  
 مَخْرُوعٌ (شعبان کا مہینہ کہہ سہ فیہ سے اس کے لیے جب وراس کے بعد رمضان  
 آتا ہے اس کی ایک نیکی سات سو تک پہنچتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ  
 میں نہ تو روزے رکھتے تھے اور نہ تھے ذی شہرین رجب ورمضان یغفر  
 لَكَ فِيهِ وَفِيهِ يُزْفَعُ عَمَلُ الْعَبْدِ إِلَى التَّوْبِ كَذِبٌ أَنْ يَرْتَكِبَ عَمَلِي وَأَنْ  
 حَاشَاكَ يَا مَهْمَنُ رَجَبُ وَرَمَضَانُ كَرَمَانُ مِثْلُ اس مہینہ میں اللہ اپنے بندوں کو مغفرت  
 کرتا ہے اور اس مہینہ میں بندوں کے اعمال اللہ کی رحمت سے جاتے ہیں پس میں  
 دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ میرے عمل اللہ کے سامنے ایسی حالت میں پیش ہوں  
 کہ میں روزہ سے ہوں اور فرمادے: فَضَّلْتُ شَعْبَانَ عَلَى شَهْرَيْهِ فَضَّلْتُ عَلَى كَانِيهِ

شعبان کی بزرگی اور مہینوں پر ایسی ہے جیسے اور نبی پر میری بزرگی اور فرمایا ہے  
 إِذَا دَخَلَ شَعْبَتٌ مَهْرُؤًا نَفْسُكَ شَهْرٌ مَضَى وَأَحْسِنُوا بَيْنَهُ قِيَمَةً فَإِنَّ نَفْسَ مَعَدٍ  
 لَفَضِي عَيْنُهُ أَكْبَارُ شَعْبَتِ شَهْرِي وَمَنْ صَامَ يَوْمَ عَشْرِ يَوْمٍ حَتَّى يَكُونَ شَعْبَتُ  
 جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفس کو پاک کرو جیسے رمضان میں پاک کرتے ہو اور اس  
 میں نیکی کرو یہ شک شعبان کی بزرگی میں ہے جیسے میری بزرگی تم پر کہ انور اور انیس  
 میرا مہینہ ہے اس مہینہ میں جو تہ کے یہ دن روزے رکھو اس کے یہ میری شہادت  
 حلال ہوگی اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ أَكْثَلَ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَتِ أَغْفَرَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ  
 تَعْبِيرُ وَكُنْتُ لَهُ عِبَادَةً أَلْفَ سَنَةٍ دَرَفَعْتُ عَنْهُ نَفْسَ دَعْوَى بَنِي مِنَ الْاَسْبَابِ  
 وَغُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ وَنَ كَانَتْ تَكْرُمُ مِنْ بَنَاتِ الْاَرْضِ وَرَدَّجَهُ تَعْبِيرُ  
 اَلْفَ حُورٍ جس نے روزہ رکھا قر شعبان سے عتار کے ساتھ اس کو توبہ مہینہ اس  
 کا اور اس کے یہ بزرگت کی عبادتیں بھی جائیں اور نصرت کے وقت اس کو شہادت  
 کا توبہ ہے اور اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اور یہ دن زمین سے بھی زیادہ نور  
 اور مزہ حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کرے گا بعض علماء کا قول ہے کہ شعبان میں اپنا شرف  
 میں۔ منی سے شرف ہے اور مہینوں پر شاہد عثمان حسنہ ہے شب معراج سے مومن کے یہ  
 رخ سے عزت اور غلو سے عقی میں ب سے برکت اور بہبودی اور بہتری ہے ہر کام میں  
 سے من و مان ہے رُغْف و نور ہے توبہ میں من سے نجات ہے اور جہنم سے نجات  
 پڑھنے سے دوں میں نور سے چاہیے کہ شعبان مثل بر کے ہے اور رمضان مثل عتار  
 ہے۔ جب تک بر نہیں ہوتا پانی نہیں پرستہ ہے۔ پس جب تک نہان شعبان میں پاک  
 نہ ہو کہ رمضان میں پاک نہیں ہو سکتا۔ حضرت سرور رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
 شعبان کی پہلی رات میں دو رکعت نماز میں عراج پر کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ  
 بار سورہ خد ص پڑھے اور سورہ بقرہ میں معمولی تسبیح کے بعد سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ  
 رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ خَلِيقِ السُّبْحَانَ مَنْ هُوَ قُدُّوسٌ عَمَّا يَدْعُونَ  
 بِمَا كَسَبَتْ دس بار زیادہ کرے تو اس کے نامہ عمل میں ترقی و تہجد و بہبود



ہو ثواب کثرت ہے اور سات مومنان جنت میں اس کے یہ بات ہے حضرت شیخ بو تقی  
 صغریہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو  
 خوب میں دیکھ کر پوچھا آپ کو کون ثواب زیادہ پسند ہے فرمایا شعبان کی آٹھ راتوں کا  
 ثواب زیادہ پسند ہے جو ایک سو سو در چار قعدے کے پڑتی ہیں اور ہر رکعت میں سورۃ  
 فاتحہ کے بعد بیارہ بار سورۃ حمد پڑھی جائے جو شخص اس نماز کا ثواب مجھ بھٹکتے کا میں  
 بغیرت کو بخشوا اسے جنت میں نہ جاؤں گی۔ متوجہ کہتا ہے منصف رحمہ اللہ نے لکھا ہے  
 حضرت بی بی فاطمہ کی وفات دسویں شعبان کو ہوئی اور وفات ہو وقوع سے لکھا ہے جس  
 میں شرمور غیر فقیر درج کر دیے ہیں صحیح قول یہ ہے کہ آپ کی وفات دوسری رمضان روز  
 کریمہ کی شب کو ہوئی ہے چونکہ اس مہینہ سے آپ کی وفات کو کوئی تعلق نہیں ہے پس  
 میں نے اس کو ترک کر دیا ہے انتہی سرسہن کو لازم ہے کہ اس مہینے میں اللہ کی زیادہ  
 عبادت کرے اور اپنی غفلی بندے۔ اسے اللہ تم تمام مسکون و ہر زمانے میں اعمال حسنہ  
 کی توفیق دے اور برائیوں کے نکاب سے بچا۔ حج و زیارت نصیب کرے یا بیان دنیا  
 سے نسا اور غلبہ قبر اور نغمہ قبر کا بیفت شمر غلبہ و درخ سے محفوظ رکھ (امین)  
 رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ



جب نہ اوتنے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے رد کرنے کیلئے فرمایا جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے **قَدْ جَاءَ عِبَادَ اللَّهِ رَأْيُ كُوثًا** اور حضرت خاتم النبیین علیہ السلام کے یہ تین رتیں مبارک تھیں ایک شب معراج دوسری شبۃ القدر تیسری شبۃ النور سے فصل ہے تیسرے رات اور پہلے عین میں یہ رتیں آپ کو امت کے لیے بھی مبارک ہیں ان میں عبادت کرنے والے ہر عباد کے لیے گوارہ ہے کہ اس رات کو بزرگی کر دے اس رات کو عبادت کرنے والے اور رخ سے نجات پائے گا اس رات کو زندہ رکھنے والے موت کے بعد بھی زندہ رہے گا یعنی قیامت تک اس کے نامہ شمار میں ثواب کما جائے گا۔ اس رات کو نصف شب پڑنے کے بعد لقمہ پینے پر اور کو بخت ہے کہ جو بھی بخیر یاں باپ کھائے اور شرب خور دے اس مقول کو نہیں بشتا کہ جب وہ توبہ کرے تو اس کو بھی بخش دیتا ہے ہر روز ایک بار پندرہ عین شعبان کو نہت ہو کر مکمل لقمہ علیہ السلام حضرت امام محمد تقیؑ کے یہاں تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہی رات دوسری شبہ کھانے میں تھے آپ کو اپنے بہتر پر نیا کھجے خیر نہ کہ شائد میری باری میں آپ کسی درجہ کے ہیں شریف سے تھے میں میں سب جگہ احوال کی طرف سے چہرے سے چہرے سے ایک دوسرے سے دوستی کو دینی ہمارے دین تو آپ سبہ میں تھے اور دوسرے ور یہ پڑتے تھے **سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَجِدِي وَ اَمِنْ بِكَ قُوَادِي هَذِهِ بَدَعِي اَلْبَقِي اَذْنَبْتُ بِحَدَّثِي غِيْبِي اَلْغِيْبِي اَلْغِيْبِي وَ اَمِنْ بِكَ اَلْبَقِي اَلْبَقِي اَلْبَقِي اَلْبَقِي** چہرے سے سبہ سے کہ حاکم و دوسرے سبہ کیا اس میں یہ پڑے **اَعُوْذُ بِنُوْرٍ يَّجِيْثُ اَبَدِيْ صَاعَتُهُ سَمُوْتُ سَبِيْهِ وَ لَا رُضُوْنَ سَبِيْهِ وَ كَسِيْفٌ يَّهْ تَضْمِتُ دُصْلَهُ سَبِيْهِ مَرُوْكَ وَ يَنْدُ اَخْرِيْنَ مِنْ بَعْدِهِ تَقْمِيْتُ وَ مِنْ تَحْيِيْنَ عَرِيْنِيْتُ وَ مِنْ شَرِيْتِيْ سَبِيْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ يَقِيْنِكَ اَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخِيْفِكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ وَ لَا بَعْدَ مَدْحِكَ وَ لَا اَخْصِيْ تَدْعُوْا اَنْتَ كَمَا اَنْتَ عَنِّيْ نَفْسِيْ يَوْمَ اَمْرِكَ** آپ نے فرمایا **رَزَقْتَنِيْ نَفْسًا نَّقِيَّةً مِنَ الشَّرِّ بَرِيَّةً كَاكْفَرُ وَ لَا شَقِيَّةً فَرَاغْتَ كَيْ بَدَ**



سَعِيدٌ غَيْبٌ وَإِنْ كُنْتَ تَتَبَّنِي فِي أَمْرِ الْكِتَابِ عِنْدَكَ مَعْرُومًا مَقَرًّا عَلَى  
رِزْقِي قَامَ عَتِي حُرْمًا وَتَتَبَّرِ رِزْقِي وَالتَّبْنِي عِنْدَكَ غَيْبٌ مَوْثِقٌ لِدُخَيْرِ  
مَوْثِقٌ عَلَى رِزْقِي فَإِنَّكَ قُتِلَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَثَبِتُ  
وَعِنْدَهُ أَمَّا الْكِتَابُ -



وَعَزَمُوا حُرْمَتَهُ فَإِنَّ حُرْمَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى أَعْظَمُ الْحُرْمَاتِ فَدَلَّ تَسْوُكُ فَإِنَّ  
 الْحَسَنَاتِ يُصَاعَفُ فِيهِ وَالْثَبَرُ وَالصَّنَوَةُ وَاسْتَقْبَلُوا بِتَذَوُّبِ الْقُرْآنِ فِي شَهْرِ  
 رَمَضَانَ أَعْلَى اللَّهُ بِكُلِّ حَرْفٍ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ حضرت عمرؓ سے مروی ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے پہلے ایک دن کھڑے ہو گئے خضم پڑھنے کے لیے  
 اور علیہ پڑھا اس میں لوگوں کو خطاب کیا کہ رمضان تمہارے قریب آیا تم عبادت کے لیے  
 مستعد ہو جاؤ اور جیسے کپڑے پہنو اور اس مہینے کی عظمت کرو بیشک اس مہینے کی حرمت اللہ  
 کے نزدیک تمام حرمت والی چیزوں سے بڑی ہے اس مہینے میں نیکوں کا ثواب دو چندان ہوتا  
 ہے اس مہینے میں نماز اور تہذیب قرآن و کثرت کرو جو اس مہینے میں قرآن پڑھنا ہے اللہ اس  
 کو عزت کے بدرے میں جنتی باغوں میں سے ایک یاغ دیتا ہے اور جس نے روزہ رکھا گو یہ  
 اس نے اللہ سے چھ ہزار برکات کے آزاد کیے اور چھ ہزار اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیے  
 اور چھ ہزار برس اللہ کی عبادت کی (خواہ مقرر کتنا رحمۃ اللہ کے نزدیک روزہ کی تین تین ہیں  
 اور روحی یعنی دل کو وسوسوں اور مادی سے روکنا (۲) عقلی یعنی غفلت و بیہودہ افکار سے  
 روزہ رکھنا) نفس یعنی نفس کو بیوقوف پیم میں جماع سے روکنا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے اَصْوَمُ نِصْفُ الصَّيْرِ وَالصَّيْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ روزہ ادا کیا میرے اور میر  
 کے ایمان ہے حضرت حمید قدوسی رحمۃ اللہ کا مقول ہے اَصْوَمُ نِصْفُ الطَّيِّبَةِ روزہ رکھنا  
 یعنی نیکو خویشتنوں سے روکنا اسی حریت ہے روزہ کے تین درجے ہیں (۱) عوام کا روزہ  
 وہ یہ سب کہ کھانے پینے جماع سے بچے (۲) خواص کا روزہ عشاء و کھانہ کو مکروہ اور غیر  
 حرام سے نہان کو کھانا بیہودہ اور غیبت وغیرہ کرنے سے کان کو بیہودہ کلام اور غیبت وغیرہ  
 کے سنتے سے ہٹ کر بڑی چیز چھونے سے پاؤں کو بڑی جگہ جانے سے شکم کو روزی حرام سے  
 فکا کرنے سے دل کو مکروہ دنیا میں چھٹنے سے نگاہ رکھنے کو روزہ رکھنے میں (۳) خواص خواص  
 کا روزہ حضرت عمرؓ نے رسول خدا علیہ تجتہ و ثناء سے رمضان کے فضائل کو چھپے پینے فرمایا  
 رمضان کو نوریت میں خط (گناہوں کا دور کرنے والا) اور انجیل میں صاب (گناہوں سے پاک  
 کرنے والا) و زبور میں قریب برکت دینے والا قرب ہی حاصل کرنے والا کہتے ہیں رمضان





مباشرت ہے مختلف کو بد ضرورت مسجد سے باہر نہ جانا ہے اعتکاف میں چھپ رہا ہو  
 ہے نہ زمرے کے نہ دولت یا ذرا ہی کرتا ہے ضرورت شدید کے وقت یہ معتکف کو مسجد  
 میں جانا ہے بشرطیکہ یہ مسجد میں نہ اوسے متوجہ تھا ہے بھیجے توں ہی ہے کہ اعتکاف  
 سنت مؤکدہ ہے و بعض نے مستحب سمجھا ہے یہیں توں سن یہ کہ نہ رمضان کے آخر عشرے  
 میں تصان سنت مؤکدہ کے درمیان عشرہ کے علاوہ ہیں مستحب سے جیسا کہ تصان اور سنن  
 سے ثابت ہے مورنا بحر علوم رحمہ اللہ رسائل لارکان میں تحریر فرماتے ہیں اس میں کوئی  
 شک نہیں کہ رمضان کے عشرہ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر اعتکاف کیا لیکن  
 محاب خصمہ فقہائے شیعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ترک اعتکاف بھی ثابت ہے  
 پس اعتکاف کو ایک مؤید خصوصیات حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ و الخیرۃ سے ہوئی اور وہ یہ  
 ہے کہ آپ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے اور قرآن حاصل کرتے پس کہ میر  
 سے نہ کہ اعتکاف عامی نہ ہوگا اعتکاف یا سنت معتد بہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ جو سنت پر مؤکد نہیں یا واجب نہیں ہے نیز فریضہ فطر کے بعد بھی ترجمہ تفسیر لیکن  
 اعتکاف چنانکہ سنت علی میں اعتقاد ہے جیسا کہ فی کرم مورنا بعد بھی رحمہ اللہ نہ اعتکاف  
 فی باب اعتکاف میں ثابت فرمایا ہے پس عقیدہ کہ اعتکاف نہ کرنا نقصان نہ پہنچائے گا  
 آپ کی ولادت کے بعد ازواج معہ اعتکاف کرتی تھیں جیسا کہ بخاری میں مخرج ہے  
 خلفہ کے اعتکاف نہ کرنے کے یہ یہ کہانی ہے اور واجب فتن اعتکاف کا ہونا بعض فقہاء  
 سے ثابت نہیں ہو سکتا جیسا کہ ابن حجر نے فتح الباری میں ثابت کیا ہے

۲۳  
المجلس الثالث والعشرون

فی فضائل لیلة القدر  
فضائل لیلة القدر کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ ابْنِ سَلَةَ صَحِيحٌ لَهُ حَدِيثٌ وَمَعْنَاهُ  
أَنَّ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ابْتِغَاءَ وَاحْتِسَابِ غُفْرَةٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
وَمَا تَأَخَّرَ. حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم نے فرمایا ہے جس نے عبادت کی شب قدر میں غنقا کر کے اور ثواب تجھ کے سرگے  
اگلے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اِنَّ اللَّهَ زَيَّنَ اللَّيْلَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِلَّذِينَ قَامُوا  
کو لیلۃ القدر سے زینت دی ہے اور حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے۔  
فَضَّلَ اللَّيْلَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ (شب قدر تمام راتوں سے افضل ہے) اور فرمایا ہے عبادت  
کے یہ تمام راتوں سے بہتر شب قدر ہے اور سب سے زیادہ درونی رات قبر کی رات ہے۔  
پس اس کے یہ خوشی ہے جو اس مبارک رات میں عبادت کرے تاکہ اس درونی رات  
میں کام آوے اور فرمایا جو شخص اپنی قبر میں روشنی چاہے اس کو لازم ہے کہ شب قدر  
کی آئینہ میں عبادت کرے واضح ہو کہ یہ رات بڑی بزرگ ہے اس رات میں عبادت  
کرنے کا ثواب بھی مثل اس رات کے بزرگ کے اللہ نے شب قدر کو رمضان کی  
راتوں میں پوشیدہ رکھ دیا تاکہ اسے ڈھونڈنے والے رمضان کی تمام راتوں میں  
عبادت کریں۔ عمار کے نزدیک شب قدر غیر معین سے اور احادیث میں بھی اس کا ذکر مختلف  
طور پر پایا جاتا ہے لیکن سب سے زیادہ شب قدر کے لیے اکثر حدیثیں وارد ہیں ہم بوجہ ہر حدیث

کے نزدیک شب قدر ۱۰ رمضان میں ہے لیکن ہر ماں بدلتی رہتی ہے اور امام ابو یوسف  
 اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ۱۱ رمضان کی ایک معین رات ہے۔ تقدیر فرماتا ہے  
 لَا تَزِيدُ لَّيْلَةً فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَلَا تَنْقُصُ لَّيْلَةً لِّلْقَدْرِ سَيِّئَةُ الْخَيْرِ مِمَّا يَفْعَلُ الْمَلَائِكَةُ  
 منہج اور ہم سے تار میں کو قرن وید جیوں کو قرن سے کہہ کر کہہ کر ایک بار پھر وہاں  
 کے بقدر خداوند است بے انت کر کے تار شب قدر میں در اس نے بنایا کہ واسکے چہر کہ  
 شب قدر کی بات شب قدر میں بنی ہو گا علم ہو ہمارے سے وہ نہیں ہے اب ہم خود نہیں  
 جانتے ہیں شب قدر سرزمینوں سے بہتر سے شب قدر کے وقت میں اختلاف ہے  
 بعض علماء کے نزدیک آخر عشرہ میں ہے بعض کہتے ہیں کہ بیۃ قدر میں نورانی ہے در یہ  
 عشرہ میں سورۃ قمر میں تین بار ایک نو وقتیں سے شرب دینے سے ستائیں ہوتے ہیں پس  
 معلوم ہو کہ شب قدر بھی ستائیں شب سے منقول کے کہ نبی ہر میل میں شمعوں کا ہر  
 نے ہر مہینے لکھوں میں حرج عبادت کی حتیٰ کہ دن کو صلا کہ ورت کو کہہ رہا تھا ایک  
 عبادی میں عابد کا حال عجیب میں دیکھ رہی عمر و عمل پر مغموم ہوتے اتفاقاً حضرت سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریف لکے ورت کے مغموم ہوئے کہ سب دریافت کر کے خود آپ  
 بھی مغموم ہوئے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ تم سبیدہ خارجہ ہو کہ کو تم نے بیۃ قدر  
 کی سے تیس کی عبادت ہر مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے تَزَلُّوا لِّلْقَدْرِ لَيْلَةً وَتَذْكُرُوا لِّلْحَدِثَةِ  
 بِأَن رَّبِّيَ جَدِّدٌ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَضَى الْقَدْرُ زَادَ مَوْتٌ مِّنْ مِّنْ لِّلشَّيْءِ  
 اور روح آسمانوں سے زمین پر پہنچے پروردگار کے حکم سے یہاں روح سے بعض کے نزدیک  
 روح تقدیر یعنی جبریل مراد میں اور بعض کے نزدیک روح ایک خاص فرشتے کا نام ہے  
 جو لفظ شب قدر کی میں زمین پر آتا ہے اور بعض کے نزدیک روح سے مومنوں کی روحیں  
 مراد ہیں ہر سمت اور جانب سے آپس میں ملتے ہیں اور ان کا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کی ساری  
 ایمان و انجام بخیر ہونے کی صحیح صاف و پاک دعا کرتے ہیں حضرت پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ بیۃ قدر میں فرشتے آسمان سے تر کر لکھ کر رحمت اس کے بعد دریا پر تقسیم  
 ہوتے ہیں و در صدقہ منتفی کے فرشتے حضرت جبریل کے ساتھ آتے ہیں ان کے ہاتھوں پر

لو ہو جاتے ہیں ایک بو میری قبر پر اور ایک بیت مقدس پر اور یکساں خدائے عظیم  
 ایک صورت پر نصب کرتے ہیں پھر تمام زمین پر پھرتے ہیں اور شراب خواہ رانی ہو اور  
 کے سوا ہر مسلمان مرد اور عورت سے سلام اور صلہ کرتے ہیں جو اللہ کی یاد میں ہوتے ہیں  
 آپ نے فرمایا ہے کہ شب قدر کی علامت یہ ہے کہ تمام وحوش و طیور ساکن نوجاتے ہیں  
 حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں منامات کو دیکھتا تھا کہ وہ میں تھا میں نے منام  
 پائی جیسا کہ تو وہ بیٹھا ہو گیا تھا اور تمام امواج موتوفت ہو گیا تھا اور منامات کی بڑی غیب  
 یہ ہے کہ ساحروں کا اثر بے اثر ہو جاتا ہے اور حاکمیت میں سے کہ منامات کو یہ ہو جاتا ہے  
 پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ  
 وضع ہو کہ ماہ رمضان اور خاص کر اس رات کے فتنات میں حدیث شریفہ وارہیں کر نہ  
 سب سے دیکھنا ہو تو مرقۃ العقبین دیکھو۔ لکھنا سب مسلمانوں کو عثمان نیک در رمضان  
 اور شب قدر کی تعظیم کرنے کی توفیق دے اور حج و زیارت غیب کے خاتمہ خیر رست

(آمین)











ثواب پائے گا اور عیدِ اضحیٰ کے دن اس کے یہ فرشتہ نذر کرے گا اسے اللہ کے ولی  
 بت شروع سے اپنا کام کر کیونکہ اب تک کے گناہ اللہ نے بخش دیئے۔ سندہ اعمال  
 ناصحی و کوشش کرور اللہ سے قبول کرنے کی امید رکھیں کہ اللہ سے ناامید ہونے والے  
 دراز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَشْدَّيْنَ كَايَرَجُوْنَ يَقْنَعَنَّ دَرَضُوْا بِاَلْحَيٰوةِ  
 سَابِقَةِ اَشْدَّيْنَ هُمْ عَنْ اِيَّتِنَّ عَاقِبَتُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُ وَّهُمْ اَتَدْرِيْہَا كَايَرَجُوْنَ ۔  
 بیشک جو لوگ ہماری مخالفت کی امید نہیں رکھتے اور زندگی دُنیا سے خوش ہیں درجہ بڑے  
 ہماری شانوں سے غافل ہیں ان سب کو عیدِ دوزخ ہے یہ ان کو کمانی کا بدلہ ہے (جاننا  
 چاہیے کہ بعض مغسورین سے نزدیکِ بقار سے دیدہ در بعض کے نزدیک ثوابِ مردہ سے سی  
 درجہ جیوتہ دنیا سے بعض کے نزدیک زندگی دُنیا در بعض کے نزدیک اول و مردہ ہے۔  
 واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔





## الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعُشْرُونَ

### فی فضیلتِ اعرَفہ وصلواتِہا

## عرفہ کی فضیلت اور اس کی نماز کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ أَبِي دُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ قَامْتُ عِنْدَ اللَّهِ مُكْرَمًا - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یوم عرفہ کا کرم روز کیونکہ عرفہ کا دن اللہ کے نزدیک کرم ہے اس دن کو عرفہ میں بیٹھتے ہیں کہ حضرت برہمہ جیسے مدعیہ سوم کو سی رات میں حضرت مہاشین علیہ السلام کے ذبح کرنے کی خوب میں جھپٹتے ہوئے تھے اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام جب غنات پر حضرت حوا علیہا السلام سے ملے تھے حضرت نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ أَحْبَبَ لَيْلَةَ الْعَرَفَةِ تَزَوَّدَ مِنَ الْبِرِّ - جس نے شب عرفہ میں بیدار رہ کر عبادت کی پس وہ شخص اللہ کے نزدیک بڑوں سے ہے اور حدیث میں ہے کہ شب عرفہ میں بیدار رہ کر عبادت کرنے والے جو دن مالک سے تینوں ہوتی ہے اور بھی حدیث میں ہے کہ شب عرفہ میں رحمت کے ستارہ بار بار اترتے ہیں جاتے ہیں ساتھ حاجیوں کے لیے اور وہ اتنی مہربان کے لیے حدیث میں ہے کہ شب عرفہ میں جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اولیٰ میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت کرمیٰ سورۃ مرتبہ اور رکعت ثانیہ میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ خدص سورۃ تہ پڑھے تو اللہ اس کو بخش دے گا اور مراتب علی سے دین و دنیا میں سرفراز کرے گا - مراد یہ ہے کہ ایک شخص امام اعظم رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اُسے ٹھیک دیکھ کر سبب پوچھا تو اُس نے





۲۸  
از جمله اینها که در این کتاب مذکور است

فانتهيت الى

فقیہیت اور اخلاق کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]



ایک آدمی نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاں سے کچھ قرآن کریم لے کر اپنے  
 سزا بولے اندھا، مانا، بچہ، غریب و یتیم کو اپنا بیٹے قرآن کا وقت خود ہاں دے  
 اور نبیاً اور فقہ کو بیتہ درست ہے مستحب یہ ہے کہ تیسرے وقت تاخیرت تک  
 دریتہ سے کہ پہلے سے جانور قرآن کو غریب کرے خوب کھوپ کر قرآن کرے چہ قرآن کے  
 حدیث میں سے سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
 كُوفَ بِرَدِّيَوْمًا فَوَدَّ بِلَّالُ بْنُ رَاحِمَةَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ حَدِيثٌ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 كِي قَرَأَ فِيهِ كَوْنُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
 بِمَصْرَاحٍ يَرْتَدُّ بِحُلِيِّ كَرِيْمٍ كَرَبَّابٍ قَرَأَ فِيهِ بَيْنَ قَرَأَ فِيهِ بَعْدَ ذَلِكَ  
 عِيْدُ كَرَضُوهُ هُوَ كَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ  
 قَبْلَهُ كَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ  
 قَرَأَ فِيهِ خُودِ اس كَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ  
 دے اور فرمایا کہ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اٰخِرَتِكُمْ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ  
 فَاِنِّي لَعَلَّمْتُ بِخَبْرِيْ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ وَكَرَبَّابٌ  
 السَّمِيْعَةُ الْعَبِيْمَةُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ نَمَلٍ تَقَبَّلْتَ مِنْ خَيْبِكَ بَرَّهِيْمٍ وَخَبْرِيْ وَخَبْرِيْ  
 الْمُضْطَرَفِّ عَيْنِيْمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پڑھتے اور اگر دوسرے کی طرف سے قرآن کو تو  
 اس طرح کہ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ قُلُوْبِ اس شخص کا نام سے کہ مرد و عورت مرد و عورت  
 بِخَبْرِيْمَا اور عورت کے لیے بِخَبْرِيْمَا کہے۔ اب حضرت سمیع علیہ السلام کی قرآن کا وقت  
 بیان ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے فَتَقَبَّلْ يَلْبَغُ مَعَهُ الشَّيْءُ  
 تَنْ يَأْتِي اِنِّي اَرَى فِي الْمَدَامِ اِنِّي اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا اَتَى اَوْ جَانِبِ سَمِيْعٍ  
 حضرت پر ایم کے دو صاحبزادے تھے حضرت سمیع و حضرت سمیع علیہ السلام  
 دونوں میں حضرت سمیع علیہ السلام کو حضرت پر ایم زیادہ عزیز رکھتے تھے ٹیپس نے  
 طنز کیا کہ اسے اللہ تو نے ایسے کو اپنا نبی بنا دیا جس نے اپنے فرزندوں کو اپنا نبی بنا  
 رکھا ہے یہاں تک کہ ان کے بیٹے بھی اپنے بیٹے کے بیٹے بن گئے اور ان کے بیٹے کے بیٹے



اسے یہ بتا دیا کہ خواب میں ایسا ہے کہ تجھے ذبح کر دیں تو پس ابھی تک رو کر رہ  
 گیا دیکھا کہ یہ سنتی ہی حنت سما عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ تمہیں حکم دیں کریں  
 قریب سے کہ آپ کچھ کہہ پاویں گے اگر تقدیر کے چاہے۔ سمیرا نے دونوں میں سے چھوڑنے کی  
 سما عیسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ عیساؑ خواب ہمراہ حتیٰ کے توتا سے اس سے کہ  
 مستعد ہو گئے وہ فرمایا اب دیر نہ کیجئے در حکم ہی جی۔ وَفَلَمَّا سَمِعَتْ النَّحْلَ بِغِيبٍ  
 پس جب دونوں نے سب سے اتفاق کر لیا تو حضرت برہم نے حنت سما میں  
 دونوں بافتن کے پس پشت بندھے اور نہیں منہ کے بل بایا پھر چھری تیز کر کے  
 ان کی گردن پر چوٹی یہ حالت دیکھ کر عام مہوت میں شور مچا تو آپ چھری کو زور زور  
 سے چھرتے تھے مگر اس نے نشان بھی نہ دیا۔ جب آپ نے چھری پتھر پر دسے تو  
 وہ مع دستہ کے پتھر کے نہ اترتی اور چھری سے اوزنی یا نہیں نہ آپ ہاتھ سے  
 کہ چل اور نہ کچھ کہے نہ چل۔ پس آپ ہی فرماتے کہ میں کس ہ حکم بگاڑوں۔ جب  
 بہت دیر ہوئی تو حضرت سما میں نے فرمایا آپ کیوں دیر کرتے ہیں کیا میرا فدیہ یا قربانی  
 کے حق نہیں ہے۔ یہاں یہی باتیں تھیں کہ وَدَّيْنَاكَ اَنْ يَّرَبَّنَا هَيْهْتُمْ فَاَصَلَتْ اَسْرَارِي  
 کا حکم نازل ہوا یعنی تم نے ن کو نہ کی سے برہم تم نے اپنے خواب کو سچا کر دیا پس  
 اسماعیل کو چھوڑ دو اور اس دیر و جو حنت سے ان کا فدیہ یہ ہے ذبح کر دو۔ اِنْ كُنْتُمْ  
 نَجَزِيْ مَوْجِسِيْنَ بِمَنْ يُّكَلِّمُكُمْ اَوْ كَوْفِيْ بَدْرٍ دِيْتُمْ هِيْنَ جِيْسَ تَمَارَے بِيْتِے كَوْفِيْ بَدْرٍ  
 اِنْ هَذَا لَهٗوَ بَيِّنٌ يَّقِيْنٌ بِرُكْحَدُوْهُمُ تَحِيْنَ قَدْ قَدِيْنَا كُيْدِيْنِے عَفِيْنِے وَرُكْحَدُوْ  
 تَمَارَے بِيْتِے كَوْفِيْ بَدْرٍ عَفِيْنِے مَافِيْ فِدِيْے دِيَا وَتَرَكْنَا غِيْبِيْ فَاِذَا اَخْرَجْنَا سَاكُنَ عَفِيْے رُكْحَدُوْ  
 ہم نے اس کو بچھڑوں کے سے عبرت رکھی ہے سو ممتی در ممت ہے برہم پرتی پرتی چھ ممتوں سے  
 سو ممتی در حنت کیوں نہ ہو۔ یہاں حضرت برہم کے ایک بیٹے حضرت اسحق علیہ السلام کی وہ ہیں۔ تھوڑے  
 حضرت یسہون حضرت موسیٰ حضرت ہارون حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو یہاں اور حضرت سما عیسیٰ علیہ السلام  
 میں جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کو تھا کہ الانبیاء کے عابر فرمایا۔ تثبت ان میں ہر کے لفظ  
 کو دیکھ کر شور و غوغا کرتا ہے۔ لعنة الله عليه

المعین من التاسع والعشرين<sup>۲۹</sup>

فِي فَضِيلَةِ يَوْمِ الْفِطْرِ

عید الفطر کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمَّا صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَاحْذَرُوا مِنْ أَمْعٍ صَحِيٍّ وَاصْطَرِبَ: حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ  
 عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے یوم فطر کا اکرام کیا کرو۔  
 ورمہ صی ورمہ صی سے بچ کر واکرام سے مروی غسل کرنا کپڑے بدلنا۔ باختر ثرثوانہ موچیں مرنہ  
 مسوک کرنا خوشبو نہ صدقہ فطریہ نماز و باہر آنا ہے۔ حدیث میں ہے مَنْ قَسَّ جِبَّةً يَوْمَ  
 الْفِطْرِ كَسَّ يَمِيْنَهُ اَللّٰهُ رَحِيْمٌ نے عید فطر کو عطر ملا اس کو دوزخ و کس نہ کسے کی  
 اور روئے مَن اغْتَسَلَ يَوْمَ الْفِطْرِ اَمِنَ مِنْ نَقَرٍ عَ كَسْبٍ (جس نے یوم فطر کو غسل  
 کیا وہ دہشت نغمہ سے امن میں ہو گیا) و فرمایا ہے مَنْ صَلَّى الْعِيدَ اَمِنَ مِنَ الْوَعِيدِ  
 جس نے عید کی نماز پڑھی وہ وعید سے امن میں ہو گیا اور ایک روایت میں مَنْ لَوَّعِيْدَ  
 كَسَّ نَفْسٍ مِنْ عَذَابِ الشَّيْطَانِ بھی آیا ہے اور جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیم  
 نے فرمایا ہے مَوْنُوْهُ خِيْمَةٌ اِيْنَامُ رَبِّ تَبَادُ وَر صدقہ فطر کو پناؤ شہد و اور جنت و راستہ  
 روئے صدقہ فطر دینے والے کے تمام روزے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے و تمام گنہ بخشا ہے  
 و مرنے کے بعد فرشتے اس کی قبر و زیارت کو آتے ہیں و قیامت کے دن برقی پر مور  
 نو جنت میں جئے گا و ابھی در ہے کہ صدقہ فطر د کرنے والے کو ہر دن کے بدلے میں  
 سات سو سال عبادت کا ثواب دیتا ہے و ہر دن کے بدلے میں جنت میں اس کے یہ

ایک عمر بنانا ہے اور مرد نہ کہ بدلہ میں اس کو ایک حور عفت فرماتے کا وہ بہت بڑی نعمت  
 کے جو شخص صدقہ فقیر دے کرے

لَقَدْ تَعَالَىٰ فِرَاتًا ۖ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۚ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۚ  
 نجات پائی جس نے تزکیہ نفس کیا۔ رمضان میں روزے رکھے اور اپنے پروردگار اور یہ  
 رمضان میں تراویح پڑھی۔ دو گنا عیدہ دیکھنا وہ دن کے شب عیدہ  
 کے فضائل بھی بکثرت ہیں جس طرح دن میں نماز درنیک کاموں کا شیر جزا ہے تو رات  
 میں بھی تہجد پڑھنے کا ثواب بے حد ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا  
 ذِكْرَ كَثِيرٍ ۚ وَسَبِّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكُم مَّا بَدَّ لَكُمْ ۚ وَاصْبِرُوا ۚ











ورقوں کو تہہ حد ورق اور قل عوذ برب الناس پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے  
 اور صدم کے بعد ستھارہ پندرہ مرتبہ پڑھے اللہس کو شہید اور معتقین کا ثواب دے گا۔  
 نماز روزہ بخشنہ صوم و عشر کے درمیان میں دو رکعت اس طرح پندرہ رکعت میں فاتحہ کے بعد  
 یہ تہہ پڑھی تو مرتبہ پڑھے اور صدم کے بعد درود تو مرتبہ ورقوں کو تہہ حد تو مرتبہ پڑھے اللہس  
 رحمت میں جب دشمنان و رمضان کا ثواب عطا کرے گا۔ نماز شب جمعہ میں بعد از عشاء بارہ  
 رکعت میں طرح پندرہ رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب الناس پندرہ مرتبہ پڑھے ہزار برس کی عبادت  
 کا ثواب پڑھے گا۔ نماز روزہ جمعہ قبل از صبح چار رکعتیں اس طرح پندرہ رکعت میں فاتحہ کے بعد  
 یہ تہہ پڑھی ورقوں یا ایچہ مکفرون ورقوں کو تہہ حد ورق اور قل عوذ برب الناس  
 اس مرتبہ پڑھے اور صدم کے بعد سبحان لہذا غیبہ درود درود غفران کا موت اور  
 سفارش شہید تہہ پڑھے حاجت پوری ہوگی اور ستر ہزار برس کی عبادت کا ثواب پڑھے گا  
 اور وہ اس کو ایذا نہ دیں گے۔ نماز شب شنبہ بارہ رکعتیں اس طرح پندرہ رکعت کے بعد ستر  
 میں قل عوذ برب الناس پندرہ مرتبہ پڑھے اللہس سے گناہ معاف کرے گا اور بہت عطا کرے گا۔  
 نماز روزہ شنبہ چار رکعت میں طرح پندرہ رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب الناس  
 پڑھے تو سب سے حد پڑھے گا۔ نماز شروق جب آفتاب قریب ایک نیزے کے ہند  
 ہو تو پانچ رکعت پڑھے پچھلے دو آنے کی نیت سنت شریعتی کرے اس کی پہلی رکعت  
 یا فاتحہ کے بعد یہ تہہ پڑھی خالوت اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد امن الرسول ختم سورۃ  
 البقرہ پڑھے چھ درود کا نہ بہ نیت سنت شریعتی کرے اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد  
 قل عوذ برب غفران اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب الناس پڑھے چھ  
 تہہ درود کا نہ بہ نیت سنت شریعتی کرے اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب غفران اور  
 دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب الناس پڑھے چھ درود کا نہ بہ نیت سنت شریعتی کرے  
 یا فاتحہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ  
 البقرہ پڑھے چھ درود کا نہ بہ نیت سنت شریعتی کرے اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد  
 قل عوذ برب غفران اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب الناس پڑھے چھ  
 درود کا نہ بہ نیت سنت شریعتی کرے اس کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب غفران اور  
 دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل عوذ برب الناس پڑھے چھ درود کا نہ بہ نیت سنت شریعتی کرے



س چ پھر نہ ہر رکعت میں فتح کے بعد قل ہو اللہ احد پھر وہ مرتبہ پڑھ کر لا الہ الا اللہ تیس  
 تیس مرتبہ پڑھے اور رکوع اور سجود اور قنوت اور جلسہ سب میں تسبیح مقررہ کے بعد لا الہ  
 الا اللہ دس دس مرتبہ دراصل م کے بعد لا الہ الا اللہ تین سو سات مرتبہ پڑھتے۔ حضرت بابزید  
 بسملی رحمہ اللہ نماز کو پڑھ اترتے تھے۔ ایک بار آپ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بابزید تو نے چنی نماز اختیار کی سب سے بہتر  
 چنی نماز میں ایک بار اس نماز کو پڑھتے گا اس پر حیرت حائل اور دوزخ حرام ہے۔  
 مترجمہ کتابت ہے دن غائب اور نمازیں تمام سال کی ترتیبیں سے دینی ہوں تو عمدۃ مسائل  
 کو دیکھو۔





[illegible]





لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور درمیان میں دنیاوی بات نہ کرے تو اللہ اس کو نذر جنت عطا فرمائے گا اور جو کوئی دنگو کرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے تو مدبرِ قہر کے ہمارے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک ہم کہہ رہے ہوں گا ان کی تمام تسبیح کو ثواب اس شخص کو دے : اور فرمایا جو شخص سوئے وقت دو مرتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے وہ اس نے اللہ کی راہ میں دو سو روپے زاد کیے اور فرمایا میں اپنے بعد تمہیں لا الہ الا اللہ کی پند میں چلوں گا۔  
 ہوں جس نے اس کی پند پکڑی روزِ آخر سے نجات پائی۔ ستاروں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کیا تم میرے خلاف دوستوں کو جانتے ہو انہوں نے کہا تو ہی عالمِ ودانیت ارشاد ہوا کہ وہ امت محمدی سے ہوں جو روزِ قہر میں شدتِ عذاب میں پھرنے والے ہوں۔  
 میں صحرا و بیابان میں جان کے ساتھ بند و رست کیا۔ لا الہ الا اللہ و اللہ اعلم بالصواب  
 گئے ان کی داز سے کوہِ صحران میں گئے وحشی جانور ان سے انس نہیں گئے نہ کھنکھان  
 خوش الحانی سے وجد میں آتے گئے یہی وہ گویا ہیں جو سب سے پہلے اللہ کے دربار میں  
 اور مثل پیغمبروں کے ثواب پیش گئے اور جہنم میں سے جو شخص جہنم کے بعد اس مرتبہ درجہ  
 کے بعد میں مرتبہ اور غنیمت کے بعد میں مرتبہ اور غنیمت کے بعد میں مرتبہ درجہ کے بعد  
 پہچان مرتبہ اور وتر کے بعد ساتھ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو ثواب پائے گا اور  
 جنت میں ایسے ساتھ شہر میں گویا کہ ہر شہر میں ساتھ ساتھ غلّ گھوٹوں کے درجہ میں  
 ساتھ ساتھ مکان ہوں گے اور سرخان میں ساتھ ساتھ تخت ہوں گے اور تخت پر ہر  
 حور ہوگی۔ میں کویتھی نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الہ الا اللہ  
 اللہ واستغفر ربی لا یغفر الذنوب الا اللہ و لا یغفر الذنوب الا اللہ و لا یغفر الذنوب الا اللہ  
 پس جان سے کہ اللہ کے مومن کوئی مغفود نہیں اور اپنے گناہوں کے لیے اور تمام مومنوں اور  
 مومنات کے لیے ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت درجہ ہوں گے جو  
 ہے بعض غنیمت کے نزدیک یہ خدایہ ہے کتاب میں اور عام نسی مدحیہ اللہ کے لیے ہر  
 فرد میں سے غیر ذلت نبوی ہے کیونکہ آپ خود ہی دانا تھے اور یقیناً پناہ تھے ہر  
 اللہ کے کوئی عبادت کہہ سکتے ہیں کہ درجہ ہوں گے اور غنیمت ہے ہر غنیمت ہے ہر غنیمت ہے

مراد ہے کہ جان تو یقینی لالہ آلہ تمام ذکر و احوال میں انفس ہے جیسا کہ حدیث میں انفس ذکر  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ موجود ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ سے مراد یہ ہے کہ خدا کے سوا نہ کوئی ضرر دینے والا نہ نفع دینے والا نہ ہلاک کرنے والا نہ  
 کرنے والا ہے نہ منع کرنے والا ہے متوجہ ہم کتاب ہے کہ میں نے لالہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو ترکیب  
 اور میں کے تمام معانی کو تفصیل حاشیہ شرح جامی میں درج کیا ہے ورنہ بیت و نہایت  
 در آسمان و زمین عبارت میں مقاصد مفیدہ کو بیان کر دینا ہے جس کو دیکھنا ہو دیکھتے انتہائی  
 حضرت ابن سعور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حبیب و مبین اور مومنات و مرخوات اپنے لیے امر و نہی  
 چاہے تو حضور قلب ضروری ہے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے مَنِ اسْتَغْفَرَ وَ سَمِعَ يَحْضُرُ  
 قَبْلَهُ مَعَ لَيْسَ لَهُ سَمْعٌ يَغْفِرُ۔ جو شخص بخشش چاہے اور دل کو زبان کے ساتھ حاضر نہ  
 رکھے نہ بخش جائے گا، حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نے اللہ تعالیٰ سے  
 دریافت کیا یہ تو کسی گنہگار کو بھی دوست رکھتا ہے ارشاد ہو ہاں میں بخشش چاہنے  
 والے گنہگار کو دوست رکھتا ہوں۔

## المجلس الثاني والثلاثون

## فی فضیلة کلمة الشهادة

## کلمہ شہادت کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ اَمِيْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 فَتَمَّ اللَّهُ لَهُ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ مُخْتَلِفَةٍ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ رَحِمَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کلمہ شہادت  
 کہا تو اللہ اس کے لیے جنت کے گٹھوں دروازے کھول دیتا ہے کہ جس دروازے سے  
 اس کا دل چاہے جنت میں داخل ہو، جانا چاہیے کہ کلمہ شہادت سے ہم دے کے کلمہ  
 ہی اور رسالت نبوی و گوئی دے کے یہی صل توحید ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے جو کوئی اللہ کی وحدانیت اور پیغمبر کی رسالت پر ہی دے کہ اللہ اس کے لیے  
 بہشت واجب کر دے گا اور آپ نے فرمایا ہے کہ میں اس کا نما میں ہوں اور ذیہ خواش  
 سے کلمہ شہادت پڑھنے دے پر دوزخ حرام ہو جاتی ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی کلمہ  
 شہادت پڑھ کر مرے اس کے سب گنہگار و گنہگار بنے جاتے ہیں اور فرمایا ہے کہ اللہ اس  
 پر اس ایک نوری ستون ہے جب بندہ کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے  
 اشد ہوتا ہے کہ سکون اختیار کر دے کہتا ہے تو کلمہ شہادت پڑھنے اس کے دل پر بخش دے  
 تو میں سکون اختیار کروں حکم ہوتا ہے ہم نے بخش دیا اور فرمایا ہے کہ جو کوئی شہادت  
 کہ لا اِلهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ



کلمہ پڑھتی ہوں گی۔ جاننا چاہیے کہ رفع سببہ مستحب ہے اور نماز میں شہادتین پڑھتے وقت رفع سببہ کرنے کو عید سنت کہتے ہیں اور فرمایا ہے جو کوئی ثنیہ جمعہ و کلمہ **اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ تَقْدِيْرُ** چالیس مرتبہ پڑھ کر ایک حج کا ثواب پاتے گا۔ اور غروب آفتاب کے وقت دس مرتبہ کلمہ شہادت پڑھنے اور ایک بردہ **اَشْهَدُ** کرنے کا ثواب پاتے گا اور فرمایا ہے جو کوئی نماز کے بعد **اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَقْدِيْرُ** اور **اَشْهَدُ** بعد **اَللّٰهُمَّ لَا مَنَعَ لِمَا اَعْصَيْتَ وَلَا مَعْصِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ جَدٌّ** پڑھے ہزار سال کی عبادت کا ثواب پاتے گا اور پاپ لے خلد ہمینی سے فرمایا **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ** تا آخر کی برکت سے قبرستان ممدوں کی بخشش کی بشارت دو اور فرمایا موتے وقت **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَقْدِيْرُ** پڑھا کرو سہی طرح جب سوئے ٹھو پڑھو اور فرمایا طلوع آفتاب کے وقت **اَشْهَدُ** کو دس بار پڑھا کرو بعد نیکیاں پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ** اور **اُولُو الْعِمَّةِ** **بِاِقْسَمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعَزُّ الْعَزِيْزِ الْحَبِيْبِ** (اللہ کو ہی دیتا ہے اس بات کی کہ یقینی اس کے موا کوئی معبود نہیں ہے ورنہ فرشتے اور تمام اہل علم جو عدالت پر قائم ہیں انصاف کے ساتھ ہی کہتے ہیں پھر کمرہ یہی فرماتا ہے کہ اللہ کے موا کوئی معبود نہیں وہی غالب حکمت والا ہے) جاننا چاہیے کہ جب دُعا اور عقدا اور تمام وحوش و بیور اس کی وحدانیت کے قائل ہوں تو انسان و جوئی و مختلفہ انت ہے سب سے زائد اس کا مقرر ہونا چاہیے اور **اُولُو الْعِمَّةِ** سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ اللہ کو امور دنیوی میں عقیق ہوں ہرگز عقدا میں نہیں گئے جاسکتے اور قرآن شریف میں اللہ نے اکثر مقام پر اپنی وحدانیت کا ذکر فرمایا ہے جو نہ ہر سے خارج بیان نہیں۔









تو وہ ایک پانی سے جڑے ہوئے گڑھے میں بیٹھ چکا ہے اتنے میں حضرت جبریل نے  
 کرعین کیا کہ چھ مہینے سے یہ میٹھک پیاس سے تیار تھا مگر اس حالت میں بھی ہر وقت  
 اللہ کی تسبیح کرتا رہا جس کے نعلے میں آج چالیس دن ہوئے ہیں کہ اللہ نے اس کے یہ  
 پانی برصایا ہے مگر یہ یہاں تسبیح میں مصروف ہے کہ بتا اسے پانی میں مونسے و  
 خبر نہیں آپ نے پوچھا اس کی تسبیح یہ ہے جبریل نے مَسْبُوحَاتِ نَبِیِّ مَعْبُودِ فِی  
 زَبَدِ الْبَحْرِ کہتا ہے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا سَلِّطُوا لِقَدْحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَرِبَ  
 التَّسْبِيحَ (میٹھک کو نہرو کیونکہ وہ اللہ کی بھلائی سے تیار ہے پس آپ نے اس میٹھک  
 سے کہ حَوْثِ لَكَ يَا صَفْدَاءُ بِمَذْجِكَ رَبِّي بِسَبِّكَ عَذَابِي أَنْتَ حَبِيبِي اسے بند  
 تیرے بے نیشت ہو کہ تو میرے رب کی عربی زبان میں تسبیح کرتا ہے تو میرے پیارے  
 پھر اپنے پوچھا تو روزانہ تیری مرتبہ اللہ کا نام پڑھنے سے کہ دو ہزار مرتبہ حضرت نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ دُكِّرَ لَكَ اللَّهُ وَتَسْبِيحُ  
 کو جو کوئی ایک مرتبہ سے دس ہزار بار دے کر دینے کا ثواب پائے گا اور فریاد ہے  
 کے وقت سنت و فرض کے درمیان میں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِعَنِ الْغَيْبِ  
 وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتُؤَبِّي بَرَّكَتُكَ رُو اور فرمایا ہے کَمَنْزَلٍ خَفِيفَةٍ عَلَى تَسْبِیْ  
 ثَقِيْلَتَيْنِ فِی مِيزَانِ حَبِیْبَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمَنِ وَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 الْعَظِيمِ دو کھمبے ہیں جو زبان پر ہے اور میزان میں تھامی اور اللہ کو پیارے ہیں سُبْحَانَ  
 اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (۲) سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ جو کوئی اس کو روزانہ سو بار پڑھے اللہ اس کو بخش  
 دے گا اور فرمایا ہے کہ منماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۷۷ مرتبہ اور مُدْبِتہ ۷۷ مرتبہ اور سہرے  
 مرتبہ اور کالائے اللہ وَحْدَهُ کا شَرِیف لَہُ لَہُ اَللّٰہُ وَلَہُ سَعْدٌ وَهُوَ عَوْنُ شَیْ  
 قَدِیْرٍ ایک مرتبہ پڑھا کر اور فرمایا ہے اللہ نے آدمی کے تین سو ساٹھ بار پڑھنے سے کہ  
 کوئی تین سو ساٹھ بار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے راستے سے مسلمانوں کو نفع پہنچ  
 کے خیال سے لکھ پتہ سادے درخ سے رہائی پائے گا اور فرمایا ہے کہ وقت سُبْحَانَ  
 اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ دُکِّرَ لَكَ اللَّهُ وَتَسْبِيحُ پڑھا کر دینے کا ثواب پائے گا

اور فرمایا ہے کہ یہ کلمہ قیامت کے دن و پر پہنچے آگے پیچھے نہیں بن کر اپنے کہتے و سنے کو  
 تمام نجات بخشے سے بچ کر صابین میں ملوے گا۔ اور فرمایا ہے کہ اس کلمہ سے گناہ اس طرح جہر  
 جاتے ہیں جیسے تازیانے سے درخت کے پتے۔ ایک عربی نے حضرت خدمت ہو کر خدمت  
 و نہ مجھے ایسی بات سکھا دیجیے جس سے اللہ خوش ہو پس نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھا کر اس نے کہ یہ تو تلو تسبیح سے کچھ میرے  
 یہ بھی بتائیے کہ تَعَالَى وَتَعَالَى وَاعْفُ عَنِّي وَتُبَّ عَنِّي وَارْضَ عَنِّي پڑھا کہ یہ  
 تیرے لیے کافی ہے اس نے پوچھا تسبیح پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا قیامت  
 کے دن سچا اللہ تیرے آگے اور محمد تیرے پیچھے اور اللہ اور اللہ ہیں اور اللہ کبر و منی جانب  
 مؤثر تجھے دوزخ سے بچائے گا اور فرمایا ہے کہ مسجد میں اس کو نیا وہ پڑھا کر اس کے ہر حرف  
 کے بارے تمہارے لیے جنت میں ایک میوہ در درخت لگایا جائے گا جس کا ایک ایک پتہ تمام  
 زین و فہمک سے گا۔ اسے ابو تریرہ جب بندہ سے پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے جنت میں  
 بنا دیتے ہیں جب بندہ چپ ہو جاتا ہے فرشتے بھی رُک جاتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام  
 نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 وَكَافُورٌ وَكَافُورٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ سَمَانِ وَرَمِیْنِ قُلُوبِیْ  
 میں میں برکت سے حضرت آدم علیہ السلام دُعا قبول ہوئی تھی اس کا پڑھنے والا محتاج  
 نہیں ہوتا ہے اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو کوئی روزانہ تسبیح دس مرتبہ  
 پڑھتا رہے وہ جنت میں مبتلا ہوگا اور فرمایا کہ انہوں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے  
 اور شرف سے در درجہ و درجہ کرتا ہے۔ صلوات اللہ علیہ چار رعت ایک سزم سے اس طرح  
 پڑھو کہ رعت اول میں تیس مرتبہ پڑھو کہ بعد سبحان اللہ پندرہ مرتبہ پھر قومہ میں دس مرتبہ  
 پھر سجدہ اول میں تسبیح معمود کے بعد دس مرتبہ پھر جلسہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ ثانی میں تسبیح معمود  
 کے بعد دس مرتبہ پھر قیام ر و اسی طرح چاروں رکعتوں میں تین سو بار پڑھو وقت صبح ہو یا  
 شام میں کے پڑھنے سے پڑش دوزخ حرم ہو جاتی ہے اگر تو اسے تو روزانہ پڑھتے در نہ  
 عفتہ میں ایک بار ضرور پڑھتے میں کے پڑھنے سے کلمہ تکمیل تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

الَّذِينَ فِي الْأَرْضِ وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ وَالْجِبَالِ وَالْشَّجَرِ وَالْأَنْهَارِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْهَارِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْهَارِ  
 تسبیح کی تہ کے یہ انہوں نے جو سمانوں میں ہیں اور نہروں سے حوزِ مین میں ہیں اور وہ  
 بڑا غالب حکمت والا ہے (جاننا چاہیے کہ بعض مائید و تسبیح سُبْحَانَ رَبِّكَ اللَّهُمَّ  
 اور بعض کی سُبْحَانَ نَحْيِ بِيَدِي كَالْبُحْبُوتِ اور بعض کی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ  
 سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ہے اور زمین کے تمام حیوانات جمادات نباتات سب تسبیح کرتے  
 ہیں۔ مروی ہے کہ ایک بار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر تشریف لے گئے  
 آپ نے سنا کہ پہاڑ تسبیح کر رہا ہے سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ فِينَا الدَّمَ وَكَمْ تَحْدِثُ  
 زپا کی ہے اس ذات کے ہے جس نے مجھ میں گلاب پیدا کی مگر مجھے نہیں جویا۔ ایک دن آپ  
 درخت کے نیچے تھے تو تسبیح کرتے سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ تَحْتَهُ حَيًّا بَيْنَ رَجَبٍ  
 زپا کی ہے اس ذات کے ہے جس نے میرے سامنے میں سید رہا ہو تجاہد۔ کہنے یہ وہ  
 مَن کر بستم فرمایا۔



میں ہر مومن کو ایک مرتبہ درود پڑھنا فرض قطعی ہے اگر کسی مومن نے کسی طرح کسی وقت میں درود نہیں پڑھا تو گنہگار مرتکب بیکردہ ہوگا جیسا کہ تارک نماز کا ہوتا ہے۔ درود معاذ اللہ درود کے عبادت ہونے کا منکر بیشک کافر سے اس سینہ کی شرافت نفس سے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ النبیۃ والنسب کا ذکر باہم صفت فرما کر مومنین کو مصلو کا خطاب ارشاد کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ کے نام یا صفت کے ذکر کا ہر نام سامع اور ذکر دونوں پر درود پڑھنے کو واجب کر دیتا ہے۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے رَحِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذَكَرْتُ عَنْكَ وَلَمْ يُصَيِّرْ عَنِّي نَافَكٌ فَكُلُّ جَائِسٍ أَيْسَ شَيْخِنِ وَجِبِ کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے حالانکہ آپ خود احوال قیامت میں اپنی اُمت کے درخیزوں کو ناک گھسے جانے سے میرا کیجئے ہیں پس اس نور سے ثابت ہو کہ ایسے شخص کو آپ اپنی اُمت سے خارج فرماتے ہیں اور جو شخص باوجود ذکر رسالت آپ کی اُمت سے بہرہ یقینی میں کے عملِ حسنہ نگاہ میں جیسا کہ آپ نے فصل و منو میں فرمایا ہے لَا ضَوْءَ لِمَنْ لَمْ يُصَيِّرْ عَنِّي بَرَكْزِ نَبِيٍّ مِّنْ رَّسُولِ اس کا جس نے لہجہ پر درود نہیں پڑھا اور فرمایا لَا ضَوْءَ لِمَنْ لَمْ يُصَيِّرْ عَنِّي نَافَكٌ فَكُلُّ جَائِسٍ أَيْسَ شَيْخِنِ جس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔ حاصل یہ ہو کہ جو شخص آپ کا ذکر کرے یا سننے اور درود نہ پڑھے اس کی کل عبادتیں رنگاں ہیں اور یہ حال منافق کا بھی ہے پس اس میں دلیل متفق ہونے کی پائی گئی لہذا آپ کا ذکر سننے و سنے کو درود پڑھنا واجب ہے لہذا ذکر قبول میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس مضمون میں کہ تمام ذکر میں سننے و سنے کو ایک ہی مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے اور آخر تک پڑھتے۔ یہ مستحب ہے یا ہر جگہ پر درود پڑھنا واجب ہے اور جب فوت سے و ترک واجب حرام ہے تو اختلاف یہ پایا گیا کہ جس ذکر میں ایک مرتبہ درود پڑھ کر آخر تک خاموش رہنا اور درود نہ پڑھنا حرام ہے یا جائز اور رسول کا قیامت سے کہ جس مسئلہ میں حلت و حرمت دونوں کی حنت پائی جائے یا دو مجتہدوں میں حلت و حرمت میں اختلاف پایا جائے یا جو سنت عہد میں دو گروہ مسادی کا حلت و حرمت میں اختلاف پایا جائے تو فتویٰ حرمت ہی پر ہوتا ہے۔ اس مقام پر درود میں سننے و سنے کو پس

ذکر میں ایک بار درود پڑھ کر سکتے رہنے میں دو گروہ کا اختلاف پایا گیا۔ اب فتویٰ سی پر  
 لازم ہے کہ ایک بار درود پڑھ کر آخر تک ماکت نہ لڑے اور ترکِ حرم واجب ہے  
 پس سامعین ذکر شریف پڑھنا تمام درود پڑھتے رہنا واجب اور ماکت نہ لڑنا حرم ہے۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور منافع درود شریف  
 کے بے شمار ہیں۔ حدیث میں ہے مَنْ صَلَّى صَلَاتِي مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً  
 جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس پر لقمہ ستر چھین نازل کرتا ہے۔ عام بھتیگی نے  
 کتاب لذکار میں بسند صحیح شمس بن عوف عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سرور  
 عام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو درود میں کے  
 منہ سے جلدی کر کے نکلتا ہے اور دنیا کے ہر میدان اور جنگل اور دیہات پر گزرتا ہے اور ہر  
 سمت چھرتا ہے میں فداں بن فداں کا درود ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 پڑھا ہے پس ہر چیز اس درود کے پڑھنے والے کے لیے رحمت مانگتی اور اس درود  
 سے ایک سیارہ بندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستر  
 ہزار روکتے ہوتے ہیں اور ہر روکتے میں ستر ہزار مہر ہوتے ہیں اور ہر مہر میں ستر ہزار  
 چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں ستر ہزار منقار ہوتے ہیں اور ہر منقار میں ستر ہزار  
 زبانیں ہوتی ہیں اور وہ پندرہ ہزار بات سے ستر ستر ہزار لغت کی تسبیح کرتا ہے اور اس  
 تمام تسبیح کا ثواب اس درود پڑھنے والے کو ملتا ہے پس خیال کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ  
 درود پڑھنے کے عوض میں کتنے کروڑ تسبیح کا ثواب اللہ تعالیٰ اس بندے کو عطا فرماتا  
 ہے اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مرشد مرشدی حضرت  
 مولانا شاہ عبد رزاق قدس سرہ چشمہ نقیبت میں تحریر فرماتے ہیں یہ جو ایک مرتبہ درود  
 پڑھنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس نیکیوں کا ثواب اور ستر نیکیوں کا  
 ثواب فرمایا وہ سب نئی کثرتِ ثواب کی کہ شمار میں کا مشکل ہے حاصل ہونا فرمایا ہے  
 اس کی تسبیح ہمارے بار محمدین سابقین سے فرماتے ہیں کہ یہ تفاوتِ ثواب ایک ہی  
 مرتبہ پڑھنے میں جوارث و مواہب درود پڑھنے والے کے کو حقِ حادث کا اظہار ہے جو

جو شخص درود شریف کے مامور ہونے کی وجہ سے خالی مذہب نسبت شان حضرت نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم سے درود پڑھتا ہے تو یک مرتبہ کے درود پڑھنے میں دس نیکیاں ہا  
اجر ہے یعنی باوجود حضرت و شان عظمت سے خالی مذہب ہونے کے درود پڑھنے سے دس  
کو اللہ جل شانہ دس نیکیوں سے کمی نہیں فرماتا ہے اور جو شخص ازراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے محبوب حق ہونے کے آپ پر تعظیم کے لحاظ سے درود پڑھتا ہے اس کو یک مرتبہ کے  
درود پڑھنے میں مئیں نیکیاں کہ سات سو و پچھتی ہیں ملتی ہیں اور جو شخص اپنی صورت شریفہ  
میں محض و مستے نذر دامن پاک کے بالتعظیم بنظر متیہ شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
جناب و ہیبت کے پڑھتا ہے اس کو یک مرتبہ کے درود پڑھنے میں پچہ سی نیکیاں ملتی  
ہے کہ جس کا شمار نہیں۔ اَتَمَّتْ كَلِمَةَ الشَّرِيفِ اَتَمَّتْ صِدْقَ وَسِيْمَةِ اَبِيِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَنَبِيِّ  
اَبِي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اس مجلس میں مصنف رحمہ اللہ نے فضائل درود شریف بہت سے  
لکھے ہیں ان کو نزدیک کر کے خاص درود شریف کے متعلق ایک جامع تقریر لکھ دی  
جس کے دیکھنے سے ہر شخص فضائل درود سے کما حقہ کما ہی حاصل کر سکتا ہے۔

## المجلس السادس والثلاثون<sup>۳۶</sup>

فی الدعاء والدعوات الماثورة والصدقة لقضاء الحاجات  
وَمَا أورد دعواتِ ماثورہ اور قضاءِ حاجات کی نماز  
کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عن محمد بن الخطيب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يُنسَبُ شَيْءٌ إِلَى النَّوْمِ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ الدُّعَاءِ حَضَرَتْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَرَّةً فِي  
جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلَّى صَلَاةً وَذَكَرَ نِجَاتٍ فِي فَرْيَابٍ كَمَا أَنَّ اللَّهَ كَرَّمَ وَكَرَّمَ  
سَمِيحٌ زَكَرَ بِرَبِّهِ كَوْنِي شَيْءٌ نَبِيٌّ هُوَ (حَضَرَتْ دَمَ عَلَيْهِ رَمَى دُعَاءُ) وَفَرْيَابٍ هُوَ  
رَبَّنَا فَكُنْ لَنَا قَوْلًا تَعْلَمُ تَعْلَمُ وَتَرْحَمُ تَكُونُ مِنْ أَعْيُنِ حَضَرَتْ  
وَمَرْيَابٍ سَمِعَ دُعَاءُ وَفَرْيَابٍ رَبِّ هَبْ وَفِي تَدْنِكَ ذُرِّيَّةَ حَبِيبَةٍ أَنْتَ  
سَمِيحٌ لَدُنْكَ وَرَبُّكَ فِي مَعْنَى بَدْوٍ وَفَرْيَابٍ تَذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا  
هَبْ لَنَا مِنْ رُوحِكَ ذُرِّيَّةً تَزَكَّى عَيْنٍ أَوْ حَمْدٍ فِي هُوَ كَمَا مَعْنَى وَهُوَ هُوَ  
رَبَّنَا أَنْتَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَذَابَ أَنْتَ رَكِبْتَ فِي الدُّنْيَا  
تَعْلَمُ فِي سَبْعَةِ جَعِبٍ كَيْ خَطَابٍ فِي فَرْيَابٍ وَفَرْيَابٍ غَفِيرٌ وَرَحِيمٌ أَنْتَ  
خَيْرُ الْأَحْيَاءِ فَأَنْتَ وَرَبُّكَ نَبِيٌّ كَمَا وَتَوَلَّى حَضَرَتْ سَمِعَ دُعَاءُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرْيَابٍ سَمِعَ دُعَاءُ سَمِعَ دُعَاءُ كَرَّمَ وَكَرَّمَ تَوَلَّى وَرَبُّكَ هُوَ وَفَرْيَابٍ  
تَعْلَمُ دُعَاءُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ (بِرَحْمَتِكَ) وَفَرْيَابٍ سَمِعَ دُعَاءُ



رَأْسُ عِبَادَةٍ (دعا عبدِ قلوب کا سر ہے) اور فرمایا ہے عَنِكَ رَبِّ لِدَعَائِكَ أَغْظَى وَسَبَّحَ  
 تَمَّ دُعَاؤُكَ زَمْرًا كَرِيمًا دُعَاؤُكَ بَرٌّ وَسَيِّدٌ ہے اور فرمایا ہے لَدُعَاؤِكَ عِبَادَةٌ (دعا عبدیت  
 کا مغز ہے) اور فرمایا ہے الدُّعَاءُ عَجَانُ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت کا بازو ہے) اور فرمایا  
 ہے بِكُلِّ شَيْءٍ زَيْنَةٌ وَزَيْنَةُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ ہر شئی کے لیے زینت ہے اور نور  
 عبادت کی زینت ہے۔ اور فرمایا ہے ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُؤْتُونَ بِرِجَابٍ رَدِيٍّ (مومن  
 سے اور قبولیت کا یقین کرو) اور فرمایا ہے الدُّعَاءُ سَدْرُ الْفَقْرَاءِ وَمَعْبَرَتُ الْفُقَرَاءِ  
 وَالدُّعَاءُ نَجَاةٌ مِنَ الْوَيْلِ وَهَدًى مِنَ الْإِغْوَاءِ (دعا فقر کا چھپرہ اور غمناک  
 کو بچاؤ ہے۔ دعا ہی کو وجہ سے ادیبانے نجات پائی ورنہ کے دشمن ہو کر ہوسے  
 اور فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ غَفِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَجِبُ أَنْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْيَسْرِ يَدًا فَيَرْزُقَهُ  
 صَفْرًا (اللہ غنی اور کریم ہے شرم کرتا ہے اس بات سے کہ بندہ دعا کے لیے سب سے کم  
 ہاتھ اٹھائے اور وہ خالی ہاتھ نہ آئے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (تم  
 مجھ سے مانگو تاکہ میں تم کو دوں) بعثت خبر میں واروے اَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى خُصَّةً عَنِّي  
 وَخُمُسَةَ مِنْكَ الْكُلُوهِيَّةُ مَتَّى وَأَعْبُودِيَّةُ مِنْكَ الْحَقَّةُ مَتَّى وَالسَّغْفَةُ مِنْكَ بَنِيَّةُ  
 مَتَّى وَالشُّكْرُ مِنْكَ انْقَضَ مَتَّى وَالرَّحْمَةُ مِنْكَ إِرْجَابِيَّةُ مَتَّى وَالْأَدْعَاءُ مِنْكَ سَدْرِيَّةُ  
 نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ پانچ چیزیں میری جانب سے ہیں اور پانچ چیزیں  
 تمہاری جانب سے (۱) الوہیت میری جانب سے اور عبادت تمہاری جانب سے (۲) حجت  
 میری جانب سے اور عبادت تمہاری جانب سے (۳) نعمت میری جانب سے ہے و الشکر  
 تمہاری جانب سے ہے

قبولیت دعا کے لیے کس آداب ہیں (۱) با وضو ہونا (۲) قبل دعا دو رکعت نماز کرنا  
 (۳) حمد و ثناء کرنا (۴) قول و آخر دو پرچہ (۵) دُعا تین یا پانچ یا سات بار کرنا یہ سب سے  
 بھی زائد بعد و حق (۶) گروہ و زاری کے ساتھ ہستہ ڈال کر (۷) اگر گڑبگڑ کر دعا کرنا (۸)  
 جیسی حاجت ہو ویسے ہی نام سے التجا کرنا (۹) مبارک اوقات میں دعا کرنا مثلاً فجر و عشاء  
 جمعہ و شہرہ وقت صبح صادق زول آفتاب غروب آفتاب نصف شب وغیرہ میں دعا



اور نام مقصود ہے کہ دعا میں رَبِّکَ کہار و تَضَوُّعاً سے مراد یہ ہے کہ ہر جزی اور ہر ذریعہ  
 سے دعا مانگو۔ دوسرے مقام پر خود فرماتا ہے اَمَّنْ یُعِیْبُ الْمَضْطَرَّ ذَا ذَا سُوْءٍ کے  
 کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے، حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا  
 زیادہ کیا کرو تَعْمَلُ اَنْتَ تَعْمَلُ سِرِّی وَعَدَیْنِی فَاَنْتَ مَعْدِرَتِی وَتَعْمَلُ حَقِّی وَتَعْمَلُ حَقِّی وَتَعْمَلُ  
 سَوِّی وَتَعْمَلُ مَعِی غُشِّی وَتَعْمَلُ دُنُوِّی اَنْتَ اِنِّی سَأَلْتُکَ بِمَا دَاوَمْتُ سِرِّی  
 تَنْبِیْ وَاسْأَلْتُکَ بِیَقِیْنِ صَدَقَ حَقِّی اَنْتَ سَنَ یُصِیْبُنِی الْاَلَمُ کَسَبْتُ وَوَصَدَّ  
 بِمَا تَعْمَلْتُ فِیْ اور فرمایا ہے صبح و شام میں کوہین تین بار پڑھا کرو اَمْلَکْ فِیْ اصْبَحْتَ  
 مِنْکَ فِیْ نِعْمَةٍ وَعَافِیَةٍ وَتَسْتَوْفِیْ فَاَنْتَ نِعْمَتُکَ عَلٰی وَعَافِیَتُکَ وَتَسْتَوْفِیْ فِیْ لَیْلٍ  
 وَالْاٰخِرَةُ اور فرمایا ہے صبح و شام تین بار پڑھا کرو وَفِیْ نِیَّتِ بِاَلَمٍ رَّبَّیْ وَبِاَلَمٍ سَلَامٍ وَبِ  
 وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِیَّتِ اور فرمایا ہے فرض نماز کے غیر تعداد میں تَعْمَلُ  
 اِنِّیْ صَنَعْتُ نَفْسِیْ ضَلَمٌ کَثِیْرٌ وَکَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کَا اَنْتَ تَغْفِرُ فِیْ مَغْفِرَةٍ  
 مِنْ عِنْدِکَ وَرَحْمَتِیْ تَنْتَ اَنْتَ تَغْفِرُ الرَّحِیْمُ اور فرمایا ہے جو شخص فرض نماز پڑھے  
 ہر فرض نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے اَمْلَکْ یَا قَارِجَ اَرْهَمَ وَاِیْ کَا یَنْفَعُ النِّعْمَ اِیْ یُعِیْبُ  
 دَعْوَةُ الْمَضْطَرِّیْنَ فَاَرْحَمَنِ رَحْمَةً تَغْنِیْ بِہَا مِنْ رَحْمَةِ عَمَّنْ سِوَاکَ اور فرمایا ہے  
 حفاظت شمر عمار کے یہ ہے صبح کو پڑھا کرو اَعُوْذُ بِکَمَلَاتِ مَدْرِ اللّٰہِ مَا تَکُوْنُ مِنْ سِرِّ  
 نَفْسِیْ وَمِنْ کُلِّ مَا خَفَیْ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَنْتَ اَخْذٌ بِذَنْبِیْ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی سِرِّ  
 مُسْتَقِیْمٍ اور فرمایا ہے کہ شاد کار کے یہ ہے صبح و شام تَعْمَلُ فِیْ اَعُوْذِکَ اَنْ تَصْرَفَ  
 اَصْرَ اَوْ اِذْلَ اَوْ اَضْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یَجْهَلَ عَنِّیْ پڑھا کرو اور فرمایا ہے کہ تَعْمَلُ بِیْنَ  
 کے لیے اَمْلَکْ یَا رُبِّی الْاِسْلَامِ وَاَلْہِیْمَ مَسْنَدَ الْاِسْلَامِ وَتَنْتَ عَلٰی اَیْدِیْ خَلْقِکَ  
 وَاَنْتَ مَدْرَیْضِ غِبْرِ غَضَبِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ صَبْحٌ وَشَامٌ پڑھا کرو جو کوئی موت و قتل  
 رَبِّیْ تَنْتَ عَلٰی اَلِیْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّرِّ وَالنَّجْوٰی عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ عَلٰی سَلَامٍ  
 اَمْلَکْ اَمِنْ وَحِشَتِیْ وَصِنْ وَحْدَتِیْ وَارْحَمْ غُرْبَتِیْ وَرَبِّیْ جَنَّتْ صَبَاحٌ بِرَحْمَتِ  
 یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ پڑھا کرے یہ رات نبوی سے نازل ہوگا اور فرمایا ہے کہ ہر روز

کے لیے اَللّٰهُمَّ بِرَأْسِكَ يَا قَاهِرَ الْفَوْسِ يَا قَاهِرَ الْفَوْسِ يَا قَاهِرَ الْفَوْسِ يَا قَاهِرَ الْفَوْسِ  
تَحْرِيدُ وَلَمْ يُولَدْ لَكَ يُكَلِّمُ لَكَ كَلِمَاتُ أَحَدٍ حُوشٌ قَدْ بَسَّ يَسَّ سَوْرَتِہٖ پڑھا  
رہا اور فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُبَيِّنْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ وَلَا تَتْرِكْ عَلَيَّ ذَنْبِي وَلَا تَخْذُلْ عَقْدِي  
وَلَا تَجْعَلْ مَشْنُوْنًا وَافْزِلْنِي مَا لَا يُفِيْرُ غَيْرِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (صحیح کو تین مرتبہ پڑھا  
رہا) اِسْمِ اَفْوَالِ سَبَّحُوْكُمْ - ہمارے لیے اِسْمِ اَفْوَالِ سَبَّحُوْكُمْ یہ امر تو ہی ہو گا کہ دعا بغیر واسطے  
درجہ نبوت کو نہیں پہنچتا۔ بخوش نیت اور ترس و سہمہ دعا میں ضروری ہے پس اگر قضا  
سے نہ ہو بلکہ خلاف طریقہ تنفیذ کے کوئی شخص اپنی نیت اور خدا و ملائکت یا واسطے سنت  
ہاں کی غرض سے کوئی نفل کرے تو وہ درست نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے بدلے خود  
بائع ہوگی۔ حقیقہ یہ ہے کہ خود غرضی اور خود رقی نسیان کا اندھا بنا کر ذلیل و خوار کرتی ہے  
لہٰذا ہم مسلمان کو توفیق دے کہ وہ اپنے آپ کو دنیا بازی مکاری خود غرضی سے بچاویں  
اور ہم کے سیدھے رستے پر چلیں۔ آمین

## نماز قضا سے حاجت

حضرت بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا علیہ التَّحِيَّۃُ وَالتَّكْوِيْنُ فرمایا  
ہے جو کوئی بارہ رقیاتیں چھ نعدہ اور ایک مدام سے دن یا رات میں ادا کرے اور نماز کے  
بعد تہ کی حمد پڑھا اور صوبہ درود پڑھے پھر سجدہ کرے اور سجدے سے سر اٹھا کر سات  
مرتبہ سورۃ فاتحہ اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُكَ بِكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ وَلَكَ الْحَمْدُ  
وَالْحَمْدُ اَعْلٰى مِنْ شَيْءٍ قَدِيْرٍ پڑھے پھر تہ کر اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ مَعَادَ الْعِيْزِ مِنَ عَرْشِكَ  
وَمِنْ رَحْمَتِكَ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ اَعْظَمَ وَجَدِكَ اَلَا اَعْلٰى كَمَدِكَ اَللّٰهُمَّ  
پڑھے اللہ سے حاجت پوری کرے گا اور جو کوئی قبل صبح صادق جاگ کر غسل کرے یا  
اور نہ مکان منیفہ پڑھنے اور خوشبو لگائے اور وضو اور مسوک کرے اور درودِ رحمت نماز  
میں ترجیح پڑھے کہ رکعتوں میں فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکفر دن سات مرتبہ اور رکعت

ثانیہ میں فاتحہ کے بعد بیس سو ربک یعنی سات مرتبہ پڑھتے پھر تہجد کر کے درجہ اول  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سِتِّ مَرَّتِبَةٍ وَدُرَّةٍ سِتِّ مَرَّتِبَةٍ پھر سجدے کے ساتھ نماز  
 سات مرتبہ درود شریف پڑھنے کے حاجت طلب کرتے کہ میں اس حاجت پر راضی ہوں  
 گا اور فرمایا ہے جو کوئی شب جمعہ میں چار سو مرتبہ پڑھتے اس طرح پڑھے وہ بھی راضی ہو گا  
 کے بعد کَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سو مرتبہ درود اس کی حالت  
 میں فاتحہ کے بعد اَبِی اِنِّی مَسْتَعِیْظُكَ وَانْتَ رَاسُ الْجَنَّةِ سو مرتبہ اور بیس سو  
 میں فاتحہ کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْصِرُ الْعِبَادَ سُوْمَتِبَہِ اور جو حقیر  
 میں حَسْبِی اللّٰهُ وَنِعْمَ الْکَلِیْلُ نِعْمَ الْوَلِیُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ الْحَمِیْدُ سو مرتبہ اور سو مرتبہ  
 سو مرتبہ پڑھنے کے رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَتَنْصِرْ سو مرتبہ پڑھتے کہ میں اس حاجت پر راضی  
 گا۔ اور فرمایا ہے جو کوئی چار سو مرتبہ اس طرح پڑھے سو مرتبہ درود فاتحہ کے ساتھ  
 پڑھے و سو مرتبہ کے بعد تہجد کر کے اس میں بیس سو مرتبہ پڑھے کہ میں اس مرتبہ پر راضی  
 ہوں و بیس سو مرتبہ پڑھنے پر کہ کَرَّمَ وَجْہَکَ عَلَیَّ اِنَّکَ عَلِیْمٌ بِمَا فِی السُّرُوْطِ سو مرتبہ  
 حاجت پوری ہوگی۔ ہر روز صبح نماز سے اس سے پہلے انیس سو مرتبہ درود پڑھا کر  
 دیکھیں تو نور ہر لمحہ ترقی پزیر ہو گا جو ہر لمحہ دیکھیں اس سے پہلے بیس سو مرتبہ درود  
 اور وظائف بڑھا دیئے ہیں۔



(۲) حد فہ جاریہ (۲) علم دین جو من نے لوگوں کو سکھایا جو جس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا اور فرمایا سے کَايْمُنْعُ مِنَ التَّكَاحِ اَوْ فُجُورٍ (نہیں) بزرگوار نہایت مگر جو نفس بریدہ یا فاجر سے بزرگان دین و ادیب سے کہ میں کا قول سے کہ نفس بزرگوار کو جو اپنے نفس پر پور تو بخل ہو نکاح نہ کرنا، وہی ہے کیونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہی فرمایا ہے يَتَى عَلَى اللَّهِ مِنْ زَمَانٍ يَكُونُ هَذَا اسْتَحْبَبَ عَلَى النَّبِيِّ (قریب ہے کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا نکلی گا کہ وہ تو بچ کے باعث یعنی فرعون کے سبب سے بدک موحی گئے گا۔ ایک حکیم کا قول سے کہ عیال کا نہ ہونا بھی تو ٹھری ہے دشمنان کا زائد ہونا بھی مفاسی ہے حضرت سلیمان و دومی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ عورتوں سے صبر نہ کرنا بہتر ہے اس سے کہ مصیبتوں پر صبر کرے اور کسی بزرگ کا قول ہے کہ اپنے دوستوں ڈالنا عورت کرنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ بیسے نکاح میں سات ذریعے ہیں (۱) درد کا ہونا جو والدین کے لیے وعائے مغفرت کریں گے اور چھوٹے بچے مرتے ہیں وہ قیامت کے دن اپنے والدین کے شفیع ہوتے ہیں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ الْيَتَامَىٰ يَأْخُذُ ثَوْبَ اَبَوَيْهِ وَيَجْعَلُ اِلَى الْجَنَّةِ (قیامت میں چھوٹے بچے اپنے والدین کا دامن پکڑ کر حیات میں پھینچے جاتے ہیں گے) اور آپ نے فرمایا ہے مَنْ مَاتَ لَا نَسَبَ وَلَدٍ لَكُمْ يَبْقُوا اَحْمَ اَدْحَمَهُ ثُمَّ الْجَنَّةُ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ اَيُّ هُمُ جِسْمٌ تَيْنَ جَبُونَ بچے مرے ہیں لہذا اس کو اپنے نفس اور رحمت سے جنت میں داخل کرے گا قیامت میں اللہ وَتَنِينَ قَالَ وَتَوَانَّتِ نَ كَسِي سَنِي دَجْجَا گروہ سے ہوں آپ نے فرمایا میں کو بھی جنت سے و رہا شیہن سے بچہ مہاشرت کی آرزو کا کوئی بد نگاہی سے محفوظ رہا جنت میں ہے مَنْ نَسَخَ فَقَدْ حَصَنَ نَصْفَ دِينِهِ (جس نے نکاح کر لیا اس نے اپنے دین کے نصف حقہ وقوع میں کر لیا) اور بھی وارو ہے کہ جس نے نکاح کیا اس نے شیہن کے شر سے نجات پائی اور بھی آپ نے فرمایا ہے رَتَ الْمَرْءُ كَمَا اِذَا اَقْبَسَتْ فِي صُورَةِ تَنِيَاتٍ فَاِذَا رَاى اَحَدَ كُمْ اِمْرًا كَا فَاَعَجَبْتُهُ فَيَا تِ اَهْمَهُ فَاَنْ مَعَدَّ مَشَرَّ تَدْرِى مَعَدَّ رَجَبِ عَوْرَتِ سَائِسَةٍ تِي ہے ورد کا قیامت میں سے بصورت شیہن و فریب ہینوں





مجاہد کرتا ہوں اور وہ اپنے وراپنے اہل و عیال کے لیے عجب کمال میں مجاہد کرتے  
 (۶) نکاح سے قربت بڑھتی ہے اور محبت کی نسبت غائب ہوتی ہے۔ یہی حقیقت  
 میں ہے کہ نکاح چھ گھرانے میں کیا روٹا کہ چھاپا پانی اچھی زمین میں جاسے اور وہ  
 صالح پیدا ہو (۷) نکاح سے غنا حاصل ہوتا ہے جیسا کہ تو پر ان تینوں نوافل میں سے  
 موجود ہے۔ نکاح میں تین نیتیں ہیں (۱) زمانہ موجود ہیں حد درجہ میں رہتے ہیں کہ  
 (۲) دوسرے حقوق فی زمانہ پورے طور سے نہیں ہوتے مگر معاش کی وجہ سے یا دوسرے  
 غفلت نوقی ہے وضع ہو کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینا جائز ہے اور عین نکاح  
 سنت ہے رشتہ ال میں نکاح کرنا مستحب ہے نکاح کرتے وقت دوست ہیں کا خیال  
 رکھے نہ خلو نفس کا حضرت سرور مد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَنْكِحُوا نِسَاءَ  
 جَمَاعَتِكُمْ وَحَسْبُهُمَا وَدَيْنُهُمَا فَعَلَيْكُمْ نَيْتُهُ دین اور دنیا سے انصاف رکھنا سنت ہے  
 وَاجْتَنِبُوا كُافِيَ الْمَسْجِدِ نیت سے اعلان نکاح کرو در مسجد میں نکاح کرو (۱) چھ قسم کے نکاح  
 پر مبنی کرنا چاہیے (۱) شرف جو بات کرنے میں خوف پہنچے اور کو زمانہ سے  
 جو ہمیشہ اپنے کو بجا بنائے رکھے (۲) زمانہ جو شوہر پر حسن بخت سے (۳) حد درجہ جو بات کرنے  
 میں ہمیشہ تمکاتے ہوئے اٹھ کر رہے (۴) برافقہ جو ہمیشہ برق سے اور شوہر ایک سے  
 تو وہ سزا سنائے (۵) احسان جو شوہر مال سے وہ دیکھتی ہو۔ یہی جان لینا چاہیے کہ شوہر  
 نیک خواہیاد حد درجہ بزرگ چشمہ بنید دوست عورت شوہر کی دوست در نوقی سے  
 حورن جنت کی اللہ نے نہیں وصف سے تعریف کی ہے۔ اور مہرم باندھنا مستحب ہے۔ اگر  
 دس درم مٹری سے کہ نہ کرے۔ یہی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے جو اپنے سے چھ درم  
 حلقہ عمر میں کم ہو مٹری ہو در کیتی عورت سے نکاح نہ کرنا چاہیے۔ مرد کو نکاح کرنے کے بعد  
 آداب نکاح بجالانا چاہیے (۱) زوجہ کو اپنے گھر میں (۲) زوجہ کی پیشانی کے دونوں طرف  
 رکھ کر یہ دُعا پڑھنا اَمْسُكْ حَتَّى الشَّيْطَانِ مَتَى وَفِيهِ اَمْسُكْ فِي اَمْسُكْ حَتَّى  
 اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ رَا شَدْرُهُ دُرٌّ (۳) پہلی ہی شب میں مباشرت کرنا بہتر ہے (۴)  
 بالغ نہ ہوا (۵) دعوت دینا کرنا (۶) زوجہ سے خوش خوئی کرنا (۷) زوجہ کے ساتھ خوش

اور غیبت کرنا (۹) زوجہ کو گستاخ نہ بنانا (۱۰) زوجہ کو نصیحت کرنا غیرت و بنا رہا ہے  
پیشینہ تکلیف نہ دینا (۱۱) زوجہ کو مسکن تھیں و فحاش غفلت نہ کرنا اور غفلت نہ کرنا  
مگر حق بیہوش ہو تو عدل بین زوج کرنا (۱۲) پس کی شکر بچی کو دفع کرنا (۱۳) ادب  
مباشرت کی مخالفت کرنا بہتر ہے کہ نہ کہ نامت بندہ سے درقل ہو نہ حد  
پڑے اور بکیر و تنہا کے ور پڑے بِسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَدَيْهِ حَقِّبَتِ  
اِنَّ لَّكَ قَدَرًا اَنْ يَخْرُجَ مِنْ صُدُقِي وَ قَرِيبَ نَزَلٍ وں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَبَدًا  
جَعَلَ مِنْ مَّا بَيْنَہُمْ اِطْرَافًا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ مَبْثُورٌ اَوْ مَبْثُورٌ فَرَقَہُ  
جنت سے کہ چار اپٹل پر ڈال سے بر منہ مثل چار پاؤں کے مابثرت نہ کرے مابثرت سے  
پس مابثرت کرے اور نہ میں سے کہ جہ سے بہتر طریقہ مابثرت کا یہ ہے کہ عورت اپنے  
درم و اوپر موموں کے علاوہ شکلوں میں عین مابثرت بعض علماء کے نزدیک شب جمعہ کو  
مابثرت کرنا مستحب ہے۔ دینی کے بعد غزل نہ کرے کیونکہ غزل بعض علماء کے نزدیک حرام  
و بعض کے نزدیک جائز ہے۔ بعض نے مابثرت سے زوجہ پر نوافل رکھے۔ حاجت حاجت  
میں گر لکھا ہوا چاہے تو باقی منہ دھوئے غزائے کرے پھر اس سے منہ سے کہ دھو کرے اور  
جامع کے بعد چھو بارے یا شہد کی یا مستحب سے جب تک عورت کو نزل نہ ہو بعد نہ  
دور سے عورت کو زمر سے کہ ہاتھ کے بعد متاخری دیر چیت بیٹی مت تا کہ نطفہ رحم میں قرار  
پا لے۔ عورت اور مرد دونوں کو پناہ بن مابثرت کرے سے بیسے عین و کپڑے رکھنا  
چاہیئے۔ بہتر ہے کہ آخر شب میں مابثرت کرے اور دن شب میں بھی در مابثرت سے حاجت  
جنابت میں صبر کے بال اور ہاتھ پاؤں کے ناخن نہ کٹوئے۔ جامع کے بعد چھٹی عرج غسل  
کرے کہ تَعْدِلُ فَاَمَّا اَنْ تَنْتُمُ حُجْبًا فَاطْفِقُوا اَنْ تَمُحِبُّوا غُفْلًا اَوْ غُفْلًا اَوْ غُفْلًا  
اَوْ اَبَیْ جَد سے اور حاجت غسل میں کسی سے بات کرنا مکروہ ہے۔ جب عورت حرمہ ہو  
تو اس کو نہ کے سفید کپڑے اور خندہ پیشانی سے قلم کرے (۱۴) حاجت میں عورت کو  
نہ کہ نہ کرنا چاہیئے کہ اس نے اس کو عقیقہ نہیں بنایا (۱۵) اگر کہ پیدا ہو تو اسے حد خوش نو اور  
ری پیدا ہو تو نہ کرنا حد خوش و صاف بغض اباحت سے مدد و زمر سے کہ جب تک دینی





## امجسرات من والثلثون<sup>۳۸</sup>

### فی فضیلت السخاوة

## سخاوت کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيْ قَرِیْبٌ  
مِّنَ اللّٰهِ وَكَعْبِیْدُ عِیْنِ النَّازِرِ حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تنہا رسول  
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سخی اللہ سے قریب اور دوزخ سے دور ہے، جتنا چاہتا ہے  
کہ سخاوت نبی کی عادت اور دوزخ سے نجات کا باعث ہے حضرت بن عمر علیہ السلام نے  
فرمایا ہے خُصِّصَتْ لِحَبِیْبِیْ اِنَّ اللّٰهَ اَسَخَّ عَوْدًا مِّنَ الْخَلْقِ وَخَصَّصَتْ لِقَرِیْبِیْ  
میں (۱) سخاوت (۲) خوش خلقی اور فرمایا ہے سَخَّ عَوْدًا مِّنَ الْخَلْقِ اِنَّ اللّٰهَ وَ  
وَعِزَّتِیْ وَجَدَتِیْ کَا یَذْخُمُ کَا سَخِیٌّ سخاوت بیان کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
میری عزت اور جلال و کبریا کے لئے کہ نہ داخل ہوگا جنت میں مگر سخی اور فرمایا ہے سخی اللہ کا دوست  
ہے اگرچہ قاصد ہو اور فرمایا ہے میری امت فقط نماز روزے ہی سے جنت میں نہ جاسے  
گی بلکہ شریعت سخاوت کی بکثرت سے جنت میں داخل ہوگی اور فرمایا ہے اللہ کے نزدیک  
جہاں سخی عام بن جائے بہتر ہے اور فرمایا ہے سخی خدا کا بھی دوست ہے اور میرا بھی اور فرمایا ہے  
جس نے سخاوت اختیار کی نجات پائی اور فرمایا ہے اللہ سخی ہے اور سخی کو درست رخصت ہے اور  
فرمایا ہے سخی کی عمر کا ایک برس بخیر کی عمر کے سو برس سے بہتر ہے اور فرمایا ہے سخی سے  
دشمنی رکھنا خدا سے دشمنی رکھنا ہے ثقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت ام حسن اور حضرت  
ام حبیب اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم حج کو جا رہے تھے راہ میں نبوک دہیز سے



اپنے واسطے ہفتہ سے مہر صدقہ کرتے ہیں کہ ان کے ہاں ہفتہ کو بھی خبر نہیں ہوتی  
وہ آپ نے فرمایا ہے جب صدقہ دینے اور صدقہ دینے سے تو اس کا ہفتہ میں سے ہاتھ  
پا نہیں کٹتا ہے (۱) میں سمجھتا تھا تو نے مجھے بڑا کر دیا تھا (۲) پہلے تو میرا گھبران تھا اس میں  
نہر گھبران ہو گیا (۳) پہلے میں نہر دشمن تھا اب تو سنے مجھے دوست بنا گیا (۴) پہلے میں لاف  
تھا اب سناؤ مجھے بات کر دیا (۵) پہلے میں حقور تھا اب تو سنے مجھے بہت کر دیا۔ اور  
فرمایا ہے جو شخص اپنے مکان جانی کو جھوک بھر کر نہا کھائے اور پہرے میں بھر پانی پیا کھائے اللہ  
اس کو دوزخ سے دور کر دیتا ہے۔ دوزخ جہنم سے اسے اللہ مجھے سجدہ شکر کرنے کی اجازت  
دے گا کہ مجھے موت ٹھہری کے صدقے کرنے والے پر نذاب کرتا تو اسے شرم مانتی تھی  
اور کہنے سے مجھ سے زبردستی ایک بار بنی میری میں تھ پڑا اس زمانہ میں ایک عورت  
سے ایک لقمہ تنہا منے منے کے کھانے کا قصد کیا کہ فقیر نے سون کیا اس عورت  
نے وہ لقمہ سے دے دیا۔ چہ وہ عورت اپنے چھوٹے بچے کو لے کر جنگل میں لکڑیاں کاٹنے  
جاتی اور بچہ کو ایک جگہ بٹھا کر لکڑیاں کاٹنے میں مشغول تھی۔ جیڑا اس کے بچہ کو لٹا کر  
بیٹھا یہ غل مچاتی اس کے پیچھے دوڑی اللہ نے حضرت جبریلؑ کو بھیجی تو انہوں نے بھیڑنے  
کے منہ سے اس بچے کو تھپڑ کر مں عورت کے حوالہ کر دیا اور کہہ تو نے اپنے منہ کا لقمہ اللہ کی  
راہ میں دیا تھا اس کے منہ میں اللہ نے جیڑے کے منہ کا لقمہ سے کور بھیجے کر دیا۔ ایک  
بار حضرت سیدنا عابدؑ کی خدمت میں آکر ایک چیل نے شکایت کی کہ میں فلاں شخص  
کے درخت پر چپے دیتی ہوں اور وہ میرے بچے اٹھا لے جاتا ہے آپ نے اس درخت  
کے ایک کوٹہ کر منع کیا اور وہ چیلوں سے فرمایا کہ سال میں جب یہ چیل بچے دے دے وہ  
شخص اٹھا لے جاوے تو تم میں شخص کے دو ٹکڑے کر کے ایک مشرقی کی طرف اور دوسرے  
مغرب کی طرف پھینک دینا۔ جب دوسرا سال آیا تو ایک درخت ممانعت کو بھول گیا  
اور درخت پر چڑھ کر بچے کھا لیا اور اس سال میں اس نے ایک لقمہ اللہ کی راہ میں  
دیا تھا۔ چیل نے آکر چھڑکایت کی آپ نے ان دونوں جنوں کو جو کہ سخت گرفت کی۔  
انہوں نے کہ ہم نے حکم بجالانے کا ارادہ کیا مگر چونکہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک لقمہ

دیا تھا اس کے صلہ میں اللہ نے اس کی نگہبانی کے لیے درختے بھیج دیئے جنہوں نے  
 ہمہ دونوں کو پکڑ کر ایک کو مشرق کی طرف اور دوسرے کو مغرب کی طرف پھینک دیا۔  
 ائمہ مومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت جس کا رہنا ہفت سو گز  
 ہو اٹھا۔ خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور دعا کی حاجت ہوئی۔ آپ نے اس سے ہفت سو گز  
 چاہتے کہ مہربان ہو چھا اس نے کہا میں سنہ قیامت کو خوب میں رہیں اور دیکھ کہ ٹیکہ اس  
 درخت میں سے اور اس کے ایک ہفتہ چھ ماہ چربی کا پتہ اور دوسرے میں پتہ سے  
 نکڑ سے اور ان سے وہ اپنی جان بچا رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو نے دنیا میں  
 نیک کیا ہے آج غائب ہیں یا نہیں ہند سے اس سے کہا کہ میں نیک نہیں کرتی یہ اس کی سنہ  
 سے ورنہ وہ میں موان دو چہ ورنہ یہ میرے ہفتہ میں ہیں جس سے وہ تیرا  
 یہ میں نہیں دیکھتی آج نہیں کی وجہ سے مذہب میں غفلت سے میں سنہ چھ ماہ  
 پتہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 ذمہ ہو گئی کہ پانی پر رہا ہے میں نے کہا میری دل درخت کے مذہب میں سنہ  
 اور پتہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 پتہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 وہیں سے ایک پتہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 لہذا تیرا ہفتہ خشک کر دے جس سے تو سنہ خوش ہاڑ کا پانی بھیل کو پتہ میں سنہ میں سنہ میں  
 ہو کر پتہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 اس کا ہفتہ آچہ ہو گیا اور وہ سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 دنیا میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 سے اور بخل درخت میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں  
 کی ایک سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں سنہ میں

صدقہ وہ ہر بار دو ہر پچاہ تا بد با تو گرد نہ  
 کند نیز می کند در حق کسی بہترین مرزاں و رشتہ



ایک بار بنی اسرتیں میں قحط پڑا ایک فقیر نے ایک امیر کے دروازے پر روٹی کے  
 تھڑے کا مول کیا اس امیر کی روئے سے تازی روٹی فقیر کو دی وہ بچیں تھا جب اسے  
 یہ حال معلوم ہوا تو غصہ میں آکر لڑکی کا ہاتھ کاٹ ڈر کچھ دنوں میں وہ امیر محتاج ہو کر  
 محتاجی کی حالت میں مر گیا۔ اس کی لڑکی بھی ایک ماٹھے کی ایک دیو سی امیر کے دروازہ  
 پر جا کر اس سے مول کیا اس امیر نے اس کا حسن و جمال دیکھ کر اپنے رُکے کے ساتھ  
 نہ چار روپیہ جب یہ لڑکی رات کو اپنے شوہر کے ساتھ بکھنا کھانے پہنچی تو اس نے  
 یا بے رفاقتا یہ تمہارا شوہر نے کہا سچ کہا ہے کہ فقیر سے ادب ہوتے ہیں یہ لڑکی چپ ہوئی  
 اور چپاں کیا اگر بعد دوں کہ امیر دہنہ ہاتھ پاتھ نہ ہوتے تو شوہر کو بچہ سے نصرت ہو جاتے  
 میں اگرچہ غمگین کہ اس نے نہ اس کے غیبی سنی تو سندھ سننے ہاتھ سے ہماری روٹی بہت  
 کی تھی مگر اسے ہی کے عمل میں نیرادامہ ہاتھ درست کر دیا اس نے ہر کام تو بات  
 درست تھا اور اسی بات سے کھانا کھا، ذکرِ فضلِ اللہ یو تیبہ من یبناہ انتہی۔



اردو مکتب میں تو پہلے میں مذکور آپ کے اس ایشار کی وجہ سے اللہ نے حضرت  
جبریلؑ اور میکائیلؑ علیہ السلام کو آپ کی حفاظت کے لیے بھیج دیا اور کفار کی بد رفتاری  
سے محفوظ رکھا۔ ورنہ آپ کی شان میں نازل فرماؤ: وَمِنْ آتَاتِ رَبِّكَ لَبِثُكَ  
نَفْسُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَصَاكَ لَمْ تُكِنِّ يَدَیْكَ لَمْ تُكِنِّ يَدَیْكَ لَمْ تُكِنِّ يَدَیْكَ  
بِتَّ وَتَنَّى: نقل کیا ہے کہ ایک بائیس دن پر برابرا ہو کہ جب حضرت علیؑ  
نہ وجہ مع حضرت حسینؑ و فاطمہ زہراؑ رضی اللہ عنہم نہ لکھا نہ بیٹھے مسائل نے سوال  
کیا ہے، دن مسکین یا دوسرے دن یتیم تیسرے دن میرے آپ نے تو مکھنا سر روز  
سائل کو دے دیا۔ ورنہ دن دن تو ترسب نے نفق کیسے یہ بیت تازوں موقی۔  
وَصَلَّوْا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ: یہ ہے کہ باوجود اپنی  
قتیلہ کے مسکینوں و یتیموں و مبرور کو کھانا کھاتے ہیں۔ صرف اسی پر تشاہیں  
یہ بند فرمایا: إِنَّمَا نَصْنَعُ الْإِنسَانَ كَلَّامٌ بَدِيعٌ خَلَقَهُ وَكَأَنَّ شَوْكًا مِّنَ  
مِنْ كَيْفَ نَفْسُ كَيْفَ نَفْسُ كَيْفَ نَفْسُ كَيْفَ نَفْسُ كَيْفَ نَفْسُ كَيْفَ نَفْسُ كَيْفَ نَفْسُ  
تہ سے چونکہ تین دن پر برابرا کھایا، جسے تہ سے تین جز ہیں دین اور فرمایا  
فَوَقَّعْنَا لَهُمُ الْبُشْرَىٰ تَبَرَأْتَ هُمُ نَصْرَكَ وَتَسْرُدُ وَجَزَاهُمْ بِمَا كَانُوا  
يَعْمَلُونَ: اللہ نے ان کو قیامت کے شکر سے بچا یا۔ جس وقت سب لوگ  
پریشان ہوں گے وہ تازوں و خوشی دہیں گے ۳ جز دے گا ان کو رب ان کا صبر کی  
وجہ سے جنت رہنے کو و حریم پہنچنے کو۔ حضرت مہر و مدد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
جب جہنم کے سامنے کھانا آئے ورنہ دو ایک نغمہ کہے کہ سائل سوں کرے اور  
وہ سب کھانا سائل کو دے کر تہو کا رہے اور صبر کرے تو تہ فرشتوں سے لکھا ہے دیکھو  
میر بندہ میرے لیے کھانا بنا رہا ہے تو وہ تہو کہہ رہا ہے سے پیش دیا اور جنت اس پر  
حاصل کر دی۔ نقل کیا ہے کہ حالت نزاع میں حضرت بشری رحمہ اللہ سے سائل نے  
سوال کیا آپ کے پاس کچھ موجود نہ تھا پنا پر من تہ کر دے دیا اور خود عاریہ دوسرے  
سے پنا کے رہنا۔ نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ایک نہر کے

باغ میں گذر ہوا وہاں ایک حبشی غلام کو نگہبانی کرتے دیکھا۔ غلام نے روٹی کھائے تو جان  
 اتنے میں ایک کتاب اس نے ایک روٹی اسے دیدی وہ اسے کھایا۔ درمیان میں وہ غلام  
 ایک کر کے سب روٹیاں اس غلام نے سے دے دیں اور خود بچہ نہ کھایا آپ نے  
 اس سے پوچھا اب تو کیا کھائے گا اس نے کہا صبر کروں گا میرے دل نے گوارہ کیا کہ میں  
 میرے توجہ والوں اور یہ جھوکا ہے آپ میں سے بہت خوش ہوئے اس کے بعد اس حبشی کو  
 آپ نے خرید کر کے آزاد کیا اور وہ باغ خرید کے اسی کو دیدیا۔ نقش کیا ہے کہ وہ  
 نے حضرت احمد جمل سرخی رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کو یہ رتبہ بھوکہ آپ نے فرمایا بھوکہ  
 ایشار سے ملے کیونکہ ابتدائے عمر سے میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنا حلقہ  
 دوسروں کو کھد چا دوں۔ مگر جبکہ تہ سے حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں  
 کہ ایک بار میں حج سے فارغ ہونے کے بعد موضع حجر بن عدیل میں سو گیا خوب میں دیکھا  
 کہ حضرت سرور نبی علیہ السلام تہ سے فرماتے ہیں آپ تم بعد کے فلاں ملک میں پہنچاؤ گے  
 نبوی سے میرا سلام پہنچانے کے بعد خبر دینا کہ اللہ تجھ سے رضی ہے میں چہ نک پڑا تو  
 خواب سمجھ کر لٹول پڑھی پھر دھنوکہ کے حواف کھدیا۔ درمیان میں خوب دیکھا سی مریض  
 مرتبہ میں نے یہ خواب دیکھا پس جب بعد میں آیا تو اس ملک میں جا کر ہر مریض کو کھد  
 کر رہا تھا کہ ایک بڑھاد میں نے اس سے پوچھا تو نے بھی اللہ کے یہ نیک کام بھی یہ ہے  
 اس نے کہا ہاں میں نے بیع صفت جدیدہ لوگوں سے کی ہے درمیان سے نیک کام جتنا تو  
 میں نے کہا یہ تو شریعت محمدی میں حرام ہے۔ اس کے موافق ور کیا کیا ہے اس نے کہا  
 میری چار لڑکیاں اور چار لڑکے تھے میں نے پس میں بھائی بہن کی شادی کر دی میں نے  
 یہ بھی حرام ہے تو نے اور کیا کیا ہے اس نے کہا میں نے لڑکیوں کی شادی کے بعد جو بیویاں  
 کی دعوت و لیمہ کی تھی میں نے کہا یہ بھی حرام ہے تو نے ور کیا کیا ہے اس نے کہا یہ بھی  
 ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اس کے ساتھ میں نے خود نکاح کر لیا میں نے کہا یہ بھی  
 حرام ہے تو نے ور کیا کیا ہے اس نے کہا میں شب زفاف میں بچی مریض کے پاس تھا یہ  
 مسلمان عورت تھی اور میرے چرسہ سے چرسہ جدا کر چلی۔ درہم چرسہ بھی وہ بھڑائی در چرسہ

جد کر چلی پھر کچھ دیر میں سمجھ کر یہ چوروں کی جاسوس ہے اس کے پیچھے مولیا جب وہ اپنے گھر پہنچی اس کی روکیوں نے دیکھ کر اس سے پوچھا اے ماں کیا ہمارے یہ کچھ راقی مواب تو ہم میں صبر کی بھی طاقت نہیں رہی اس عورت نے رو کر کہا مجھے اللہ کے سوا کسی سے شکستے ہوئے شرم تھی ہے اور جس کے یہاں ہیں کئی فتنی وہ مجوسی سے اور مجوسی لند کا دشمن موتا ہے اس سے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم تھی میں یہ باتیں سن کر گھڑیا ور یک صبا میں ہر قسم کی چیزیں جھڑا سے دے یہ وہ خوش ہو گئی۔ میں نے کہا وہ یہی نہیں ہے اور تیرے یہ بشارت نو کہ تجھ سے اللہ در اس کا رسول رضی ہے پھر پورا خوب بیان کر دیا۔ اس نے بھلا پڑھا اور بے خوش ہو کر گرتے ہی مر گیا میں نے اسے غنسن و غنن دے کر نماز جنازہ پڑھی۔ یعوب اعبار سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا عین ہر میں اور انار کھانے کی خوشی کی حضرت علی کریم اللہ وجہہ بآزار تشریف لے گئے اور دام پاس نہ ہوئے کی وجہ سے ایک درم قرض سے رانا خرید پھر اسے تھے کہ رہا میں ایک مہار پڑ دیکھ کر اس سے پوچھ کوئی چیز کھانے کو تیرا دل چاہتا ہے اس نے کہا انار کھانے کو دل چاہتا ہے آپ نے انار اسے دیہا۔ مہار چھ ہو گیا اور آپ فرزند ہر و پس آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا آپ فرزند نہ ہوں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ جس وقت آپ نے اس مہار کو انار کھدیا اسی وقت میرا دل انار سے پھر رہا اور مجھے طاقت ہو گئی آپ خوش ہو گئے تھے میں حضرت سمان فری ایک سینی سے ہوتے حاضر ہوئے اور اللہ نے یہ ہر یہ اپنے رسول کو بھیجا تھا اور اس کے رسول نے آپ کو بھیجا ہے حضرت علی کریم اللہ وجہہ نے اس کو کھو تو اس میں نوانار تھے دیکھ کر فرمایا اگر میرے بیٹے تو اس میں دس نار ہوتے حضرت سمان جیسے اور ایک انار چنی استین سے نکال کر رکھ دیا اور کہا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس میں دس نار تھے فقط آپ کے آواز نے کیے میں نے ایک نار نکال دیا۔ انتھی۔ اللہ تعالیٰ ایثار کرنے والوں کی تعریف میں فرماتا ہے  
 اَبُو شَرُونِ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اَوْ رِثًا كَرْتُمْ بَيْنَ بَنِي جَانُوں پرا رجم  
 ن خود بھی حاجت ہو اس کی شان نزول میں خد ف ہے بعض کے نزدیک یہ آیت

ایک انصاری کی شان میں نازل ہوئی۔ واقعہ اس کا یہ ہے کہ ایک بار ایک مہمان خدمت نبوی  
میں حاضر ہوا آپ نے لوگوں سے فرمایا کون ہے جو اس مہمان کو سے جائے ایک انصاری  
اس مہمان کو اپنے یہاں لے گئے۔ غربت کی وجہ سے کھانا اس کے یہاں کھا، انور نے  
اپنی بی بی سے کہا جب میں مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھوں تو تم چہرہ نہ بچھو دینا چہرہ نہ  
کے سامنے کھانا رکھا اور خود بھی بیٹھے ان کی بی بی نے حکم کے موافق چہرہ نہ بچھا کر دیا یہ کھانے  
کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے اور خانی ہاتھ چھیر کر منہ کے قریب لے جاتے تھے ورنہ چوتھے  
تھے نہ کہ مہمان پیٹ بھر کے کھا لے اور اسے یہ بھی نہ معلوم ہو کہ یہ خود نہیں کھاتے ہیں۔  
غرض مہمان نے خوب مسودہ ہو کر کھانا کھایا۔ اس وقت یہ بیت انری حضرت نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے تہنم فرما کر کہا لَقَدْ عَجَبْتُ مِنَ اللَّهِ مِنْ صَنَعِكَ اِنِّى صَيِّفْتُ رَمْلًا فَهَاتِ  
اس کام سے جو تم نے مہمان کے ساتھ کیا تعجب کرتا ہے، اور بعض کاتوں سے مجروحان صحت  
کے لیے ایک انصاریہ پانی سے کر رہیں اور ایک صحابی نے کہا جانتی کی حالت میں تھے نہ سے  
پانی مانگا یہ بی بی پانی سے کرن کی طرف بڑھی تھیں کہ دوسرے زخمی سے پانی مانگا نہ پہلے  
صحابی نے اشارہ کر کے ان بی بی سے کہا کہ پہلے اسے پانی دو جب بی بی نے پانی مانگا تو  
تیسرے صحابی نے پانی مانگا اور ان دوسرے صحابی نے فرمایا کہ پہلے ان کو پانی دو غرض کہ سب صحابہ  
سات دہائیوں نے پانی مانگا اور سب نے فرمایا جب بی بی ساتویں صحابی کے پاس پانی سے کہ  
پہنچیں تو وہ شہادت نوش فرما چکے تھے مجبوراً وہیں ہو کر چھپنے کے پاس آئیں وہ  
بھی جام شہادت سے میرب ہو چکے تھے۔ غرض کہ سب نے درجہ شہادت حاصل کر لیا اور  
پانی سے طرح نہ بی بی کے پاس باقی رہا۔ اس وقت اللہ نے یہ بیت نازل فرمائی سی طرح  
اور سبی و نفعی مفسرین نے اس کی شان نزول کے لئے ہیں۔ و سہ علم حقیقتہ علی۔

## المجلس الرابعون

### فی مَدَمَةِ الْبُخْلِ

## بخل کی مذمت کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخِيلٌ  
عَدُوٌّ لِلَّهِ وَإِنْ كَانَ زَاهِدًا حَضَرَتْ شَيْئًا مِنْ بَخْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهُ مَرَّةً مِنْ بَخْلٍ  
سُورَ نَبِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَنَزَّاهُ عَنْهُ فَرِيًّا بِهِيَ بَخْلٌ خَدُّهُ كَالْثَمَنِ بَعْدَ زَهْرِهِ (۱) اور فریاد سے  
بخل سے دور ہو کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم بخل کی وجہ سے ہلک ہو چکی ہے اور فریاد ہے  
بہن چیل میں آدمی کو ہلک کرنے والی ہیں (۲) بخل رہنا خوش نفسی (۳) تکبر اور فریاد ہے  
کہ عہد بخیل و جنت میں داخل نہ کرے گا۔ نقل کیا ہے کہ ایک بار جناب بنی مریم علیہ  
السلام و تنبیہ صوف کعبہ پر رہے تھے دیکھا کہ ایک شخص در کعبہ کی زنجیر پڑے ہوئے رو  
رہا ہے اور کہتا ہے یہ خدا اس نمازی بڑے سے میرے ساتھ بخش دے یہ سنا پوچھا تو نے  
یہ سنا دیا ہے اس نے میرا نہایت بڑے میں مدد بخیل ہو جب فقیر کو دیکھتا ہوں  
میرے ہم میں گم ہلک ہوتی ہے آپ نے فرمایا پیچھے ہٹ کہیں تیری گم کچھ کو نہ مل جائے  
لَا تَقْرَأُ فَرَاتًا بَعْدَ وَمَنْ يُؤَقِّ شَعْرَةَ نَفْسِهِ فُورِيَتْ كُهُمْ مُفْرِحُونَ - وَمَنْ يَبْخَرُ فَاثَمًا  
يَبْخَرُ عَنْ نَفْسِهِ رَجَوَانِ نَفْسٍ وَبَخْلٍ لَمْ يَنْسَ سَازِبًا لَمْ يَنْسَ فَرَحَ بَخْلٍ - اور جو بخل  
کرتا ہے وہ اپنے نفس کی بخل کرتا ہے۔ اور فریاد سے کہ دو فرشتے روزِ مذکور میں  
کہ اسی جو خرچ کرے اسے اور دے اور جو جمع کرے اس کا ہاں ضائع کرے اور فریاد ہے کہ  
بہن چیلوں کو دشمن رکھتا ہے (۴) پورے روز (۵) متکبر اور بخل اور فریاد ہے

بخل اور ایمان ایک دہلیز میں جمع نہیں ہوتے اگر ایمان غالب ہوتا ہے بخل دور ہو جاتا ہے اور اگر بخل غالب ہوتا ہے تو ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور فرمایا ہے جو شخص اپنے آپ کو بخل کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور فرمایا ہے آدمی کو بچیں اور بزدل نہ بننا چاہیے۔ صاحب ذخیرہ نے لکھا ہے کہ بخل کی گواہی غیر معتبر ہے کیونکہ وہ یا مروت نہیں ہوتا، شرعی حنفیہ کا قول ہے کہ روزِ آخر میں زیادہ جہد سے وہ شخصیں میں بخلی اور بھوٹ۔ اور لکھا ہے کہ تین آدمیوں کو دنیا دشمن رکھتی ہے: غلام (۲) بخل (۲) بہت کھانے والا۔ نقل کیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ سے لوگوں نے پوچھا دنیا میں سب سے بُری خصیلت کون ہے آپ نے فرمایا (۱) بخل (۲) حسد (۳) شرع کی مخالفت کرنے کو بخل کہتے ہیں مثلاً زکوٰۃ اور صدقہ نہ دینا، قربانی نہ کرنا، اہل و عیال و والدین کو باوجود قدرت نفقہ دینے میں کمی کرنا، ولیمہ غلیظہ، ختمہ وغیرہ میں خرچ نہ کرنا، اپنے نوکروں کو بھوکا رکھنا، بخل ضرور روزِ آخر میں جاسے گا، اور جو شخص مہمان کی ضیافت نہ کرے اور سال کا سوال پور نہ کرے کہتے ہیں کو نکرانہ دے گا، وہ بھی بخلی ہے اور جو شخص مسکین کو بھوکا پائے اور کھانا نہ کھائے وہ بھی بخلی ہے اور جو جمعہ یا عید کو باوجود قدرت یا کپڑے نہ پہنے وہ بھی بخلی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَتَقْوُوا اللَّهَ مَا اسْتَضَعْتُمْ وَاسْمَعُوا دَعْوَةَ اللَّهِ وَانْفِقُوا خَيْرًا لِّنَفْسِكُمْ وَمِنْ يُّؤْتِي نَفْسًا قَوْلًا لِّذِكِّهِمْ مَّقْبُولُونَ اللہ سے ڈرو اور تمہارا مکان گناہ سے بچو اور حکام اسی کو دل سے سنو اور فرمانبرداری کرو اور اپنے نفقہ کے لیے صدقہ رہ میں خرچ کرو اور جو لوگ اپنے نفس کے ساتھ بخل کرتے ہیں وہ بخلی کے خلاف نہ کرے اور انہوں نے نجات پائی، ڈرنے کے یہ معنی ہیں کہ سرِ موعود حکمِ شریعت کے خلاف نہ کرے اور کہ اگر صرف مردوں سے بچے اور صرف مومن لبتا کافی نہیں ہے بلکہ میں پر عمل بھی کرنا چاہیے حدیث میں ہے حُذِّبُوا لَيْسَ مَعَكُمْ وَالْطَّاعِ رِشَارَتُكَ اس کے یہ جس نے سن کر وہ میں خرچ کرنا تمہارے ہی نفسوں کے لیے ہے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے رَوَّاهُ سَبَّحْتَ وَخَيْرًا مَا الْتَسَبَّحْتَ یعنی بھڑائی کا بدلہ بھڑائی اور بُرائی کا بدلہ بُرائی ہے جب روئے دیا پڑے



حدیث میں ہے مَنْ سَخِيَ نَجِيَ وَمَنْ يَخِلْ هَلَكَ رَحِمٌ نے سخاوت کی نجات پائی اور جس نے بخل کیا ہلاک ہوا، متوجہ ہم کتاب ہے مشکوٰۃ میں ہے کہ قارون سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زکوٰۃ دینے کو فرمایا پس قارون نے اپنے مال سے مال زکوٰۃ نکال کر ایک جگہ جمع کیا تو وہ مثل ایک نیلے کے ہو گیا پس اپنے بخل کی وجہ سے اُس نے زکوٰۃ نہ دی اور بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام تمہارا مال لینا چاہتے ہیں سب نے کہا جو تم کو ہم اس پر عمل کریں۔ قارون نے کہا فلاں زانیہ کو لے آؤ تاکہ وہ حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگاتے لوگ اُسے لے آئے قارون نے اُسے کہا اگر تو موسیٰ پر زنا کی تہمت لگاتے اور اس زنا سے اپنے کو حاملہ بناتے تو میں تجھے ہزار دینار دوں گا۔ پھر عید کے دن قارون نے لوگوں کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعظ کہنے کی درخواست کی۔ آپ نے وعظ کیا اور بیان کیا جو چوری کرے ہم اس کے ہاتھ کاٹیں گے اور جو کوئی کسی کو زنا کی تہمت لگاتے اس کے کوڑے ماریں گے اور جو باعصمت شخص زنا کرے اُسے سنگسار کریں گے۔ قارون نے کہا اگر خود آپ سے ایسا کیا ہو آپ نے فرمایا میرے لیے بھی یہی سزا ہے۔ قارون نے کہا بنی اسرائیل کا گمان ہے کہ آپ نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا اُسے بلاؤ جب وہ آتی تو آپ نے اسے اللہ اور تورات کی قسم دے کر کہا کہ سچ کہہ اُس نے کہا آپ اس سے بری ہیں بلکہ قارون نے مجھے ہزار دینار دینے کو کہا تھا اس شرط پر کہ میں آپ پر زنا کی تہمت لگاؤں لیکن میں اللہ سے ڈرتی ہوں کہ اس کے نبی پر زنا کی تہمت لگاؤں حضرت موسیٰ علیہ السلام مسجد سے میں گر پڑے اور رو کر کہا اے اللہ اگر میں تیرا برحق نبی ہوں تو تو میری فریاد رسی کر۔ وحی نازل ہوئی کہ ہم نے زمین کو تمہارے حکم میں کر دیا۔ آپ نے لوگوں سے کہا جو قارون کے ساتھ ہوں وہ اس کی معیت پر ثابت قدم رہیں اور جو میرے ساتھ ہوں وہ اس سے کنارہ کشی کریں پس وہ شخصوں کے سوا سب قارون سے الگ ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے زمین ان کو بیلے زمین نے انہیں گھٹنے تک لے لیا پھر آپ نے حکم کیا زمین نے کمر تک لے لیا پھر آپ نے حکم کیا گردن زمین میں دھنس گئے۔

اور وہ لوگ برابر گریہ و زاری کرتے تھے مگر شدت غضب کی وجہ سے اپنے التفات نہ کیا۔ چوتھی مرتبہ آپ کے حکم سے وہ بالکل زمین میں غائب ہو گئے بنی اسرائیل آپ میں کہنے لگے کہ حضرت موسیٰؑ نے قارون کو اس لیے بد دعا دی ہے کہ اس کا مال خود لے لیں جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی دعا کی اس کا مال اسباب سب زمین میں سما گیا بجبیلی کا نتیجہ پایا۔

آنکس کہ بدینار درم خیر نیند وخت سر عاقبت اندر سر وینار و درم کرد  
خواہی منتفع شوی از نعمت دنیایا خلق کرم کن چو خدا باتو کرم کرد  
مسلمانوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا آئِبَہَا النَّٰیِیْنَ اٰمِنُوْا فَاَنْفُسُکُمْ وَاٰہِلِیْکُمْ نَارًا وَاَنْتُمْ هَا  
النَّاسُ وَاَلْحِیَاۃُ اِسے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ سے  
بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے اے اللہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو توفیق دے کہ  
تیری اور تیرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام کی پوری پابندی کریں اور ہمارا خاتمہ  
بجیر کرنا اپنے جوار رحمت میں جگہ دینا۔

بادشا با جرم مارا در گزار ما گنہ کاریم و تو آمرزگار  
بر در آمد بندہ بگر بخت ابروئے خود ز عصیاں ربختہ  
مغفرت دارم امید از لطف تو زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا  
چشم دارم از گنہ پاکم کئی پیش ازاں کا ندر محمد خاکم کئی  
اندر اں دم کز بدن جانم بری از جہاں یا نور ایسا نم بری

### تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

الحمد لله کہ "جلیس الناصحین" ترجمہ "انیس اراغین" (مترجمہ افضل الفضل اکل الکلام  
مولانا حافظ محمد برکت اللہ لکھنوی قرنگی علی غفر اللہ القوی) حسب فرمائش ایچ ایم سید  
کمپنی، مالکان ایجوکیشنل پریس کراچی زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اللہ پاک اسی  
سعی کو قبول فرمائیں (آمین)





# ہدایہ ادارہ کی شائع کردہ چند نادر ادبی نکتے

ترجمان السنہ

کاملہ ۲ حصے

ذخیرہ بکر ضروری نثریات و مباحثے۔

تالیف: ۱۔ قطب العارفین مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی  
اردو زبان میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع اور مستند

جواہر الحکم

کاملہ ۳ حصے

نقشہ قرآن و حدیث کے روشن میں

تالیف: ۱۔ قطب العارفین مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی  
اسلام میں حاکمیت کا تصور اور اسلامی معاشرت کا صحیح

صحبتہ با اولیاء

ملفوظات: شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ  
اصلاح نفس، فکر آخرت، ایمان و یقین اور تصوف کے

رموز و آداب پر مشتمل نادر مجموعہ

نزهت المجالس

اردو ذخیرہ المجالس

اور ایمانے افروز نصیحتوں کا مجموعہ۔

تالیف: علامہ حضرت مولانا عبد الرحمن صفوی شافعی  
وچیسے حکایات، عجیب و غریب قصے، لطائف و ظرائف

مکتوبات صدی اردو

حصہ اول، دوم کاملے

ایکے خط ضخیم کتابوں کا مجموعہ۔

تالیف: حضرت شیخ شرف الدین احمد نجی میری  
بیشے بیس مکتوبات، تصوف کے اسرار و معانی کا خاکہ

نزهة البساتین اردو

روغن الدیامین

انقلاب پیدا کرنے والی کتاب۔

تالیف: امام ابی محمد عبد اللہ بن یحییٰ  
اولیاء اللہ کے مستحالات و ملفوظات کا نایاب مجموعہ میں دینی

اسلام کا نظام امن

دین رحمت

رہبر حجاج

غیبت کیا ہے؟

تالیف: ۱۔ محمد ظفر الدین مغانی  
اسلام میں امن و امان کے اجماع کے موضوع پر مکتبہ تالیف۔

تالیف: ۱۔ مولانا معین الدین احمد مدنی  
اس میں اسلام کی عظمت اور عالم انسانیت پر اس کے اساتذہ کو بیان کیا

تالیف: ۱۔ الحاج کریم الدین صاحب مدظلہ  
رج و عمرہ اور زیارت مدینہ منورہ سے متعلق مفصل معلومات۔

تالیف: ۲۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب قرنی علی بھٹوی؟  
غیبت کے موضوع پر واحد مستند کتاب جو اسے تمام کبریٰ کے

برہنوں کا باجر کر کے اس کے ہلکتے خیر کے احساسے دلاتی ہے۔  
ناشر: ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی۔ ادب منزل پاکستان چوک کراچی